U8565 Date - 6-1-10

Title - SHIREH QANOON SHAHADAT MAJRIYA HIND MAY QANOON HALF MAJRIYA HIND

Creator - Sayyed Mehmood.

Publisher - Institute Press (Aligarh).

Date - 1876.

Pages - 472.

Subjects - Qanoon Shahadat - Hindustan; Qanoon - Qanoon Shahadat - Qawaneen - Hind - Siyasiyaat; Sayyed Mehmood - Tasaneef - O - Taleefaat.

آئینہ وکالت

بزبان اردو

متضمن ہدایات عملی نسبت پیروی مقدمات دیوانی و فوجداری اور
گواہون سے سوال اور سوال جرح اور مکرر سوال کرنے اور صفات اور
فرائض وکلاء اور ایکٹ اشخاص قانون پیشہ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء مرمّمہ حسب
ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۴ء معہ شرح و خلاصہ نظائر متعلقہ ایکٹ مذکور لغایۃ حال
اور سرکلرات مصدورۂ عدالت العالیہ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی
متعلق باشخاص قانون پیشہ

مصنفہ

پنڈت گرراج کشور دت صاحب منصف ایٹہ
ممالک مغربی و شمالی

مصنف ترجمہ اردو کتاب متاکشرا مصنفہ کولبروک صاحب معہ شرح و
خلاصہ نظائر دھرم شاستر اور ڈیجسٹ نظائر فوجداری بزبان اردو
من ابتداے ۱۸۶۲ء لغایت ۱۸۸۵ء اور ڈیجسٹ نظائر پریوی کونسل
بزبان انگریزی من ابتداے ۱۸۷۳ء لغایۃ ۱۸۸۷ء

اورینٹل جوب پریس آگرہ مین چھپا

قیمت فی جلد
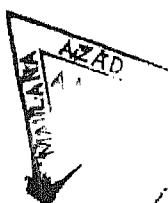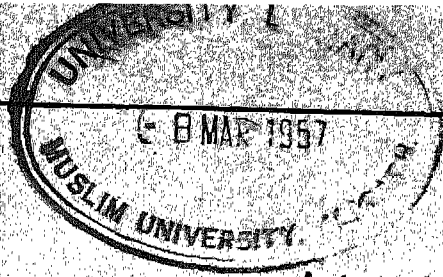
بجناب

آنریبل ڈگلس اسٹریٹ صاحب بہادر بیرسٹر ایٹ لا

و

آنریبل ڈبلیو ٹریل صاحب بہادر سی ایس

دو صاحبان جج عدالت العالیہ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی ؛ ؛

یہہ کتاب جناب ممدوحین کی عنایت آمیز اجازت سے بطور نشانی

تعظیم و احسانمندی کے بنام نامی معنون کیجاتی ہے ؛ ؛

؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛

دیباچہ

اس امر کی نسبت اکثر شکایت سنی جاتی ہے کہ اگرچہ نہایت مفید مضمون فن وکالت پر انگریزی زبان مین
کتب موجود ہین مگر اسوقت تک کوئی اس قسم کی کتاب اُردو مین شایع نہین ہوئی اور اگرچہ کتب انگریزی
اصول اور مسائل عملی سے پُر ہین مگر کتب مذکور انگریز قانون پیشو نکے لیے جو بزبان انگریزی روبرو عدالت
انگریزی کے کار پیشہ کرتے ہین تصنیف کی گئی ہین اور عدالتہاے اس ملک سے جنمین سے اکثرون مین زبان
عدالت اُردو ہے اور غالبًا رہیگی بہت کم تعلق رکھتی ہین اور ایسی کتاب کی ضرورت اشخاص قانون پیشہ کو
ابتدا اور نیز اہلکاران پولیس اور دیگر اشخاص کو جنکو بعض اوقات منجانب مستغیث پیروی کرنا پڑتی ہے
سخت ضرورت ہوتی ہے -

چونکہ کوئی مدرسے یا لکچر فن وکالت کے جسقدر کہ اونکا تعلق دستور العمل عدالتہاے ہند سے ہے نہین ہین
پس بقول ایک لایق مصنف اس مضمون کے جدید پاس شدہ وکیل کو جہانتک اوس سے ممکن ہوتا ہے اپنا راستہ
اکثر بذریعہ نقصان حقوق اہم اور بصرف بہت سے محنت موکلون کے معلوم کرنا پڑتا ہے - بلا شک یہہ امید کرنا
فضول ہے کہ ایک کتاب مثل کتاب ہذا سے وہ حاضری طبیعت اور تیزی گرفت امور مقدمہ کی بہم پہونچ
سکیگی جو صرف وکالت مین تجربہ عملی سے حاصل ہو سکتی ہے مگر مصنف یہہ باور کرتا ہے کہ یہہ کتاب
جوان وکلا کو اسقدر مفید مطلب ہو سکتی ہے کہ وے اکثر اون غلطیون سے جو بصورت نہونے ایسی کتاب کے
کرتے بچتے رہین گے اور نیز نقایص طریق عمل اور عبارت جن سے بعد کچھ عرصہ کے نجات پانا وقت طلب ہوتا ہے اخذ کرنے
سے باز رہینگے پس یہہ باور کرسکے کہ ایک کتاب بزبان اردو متضمن ہدایات عملی نسبت پیروی مقدمہ منجانب
مدعی و منجانب مدعا علیہ اور نسبت اہتمام استغاثہ فوجداری اور جوابدہی منجانب شخص ملزم اور نسبت
اوہون نے سوال و سوال جرح و مکرر سوال کرنے اور نسبت پیروی مقدمہ اپیل منجانب اپیلانٹ

ورسپانڈنٹ اور بالعموم نسبت صفات ضروری اور فرائض وکلا کے صرف ناتجربہ کار ہندوستانی اشخاص
قانون پیشہ کے لوہی مفید ہوگی بلکہ کسیقدر فضول گفتگو اور غیر متعلق امور کار روائیات عدالتی مین داخل
ہونیکی مانع ہوگی اور باعث کفایت عوام کے وقت اور روپیہ کے ہوگی مینے یہہ کتاب بزبان اردو
اس نہایت مفید مضمون فن وکالت پر گو بہت پس و پیش کے ساتھہ شایع کرنیکی جرات کی ہے ترتیب
اس کتاب کی حسب ذیل ہے باب **اوّل** مین مضمون وکالت کی تمہید ہے اور چند اشارات نسبت تشریح
اردو لفظ وکیل اور اسکے معنی کے جسمین لفظ مذکور کتاب ہذا مین مستعمل ہوا ہے درج ہین - **باب دوم**
مین جسمین ذکر پیروی مقدمہ منجانب مدعی کے ہے ہدایات واسطے ترتیب عرضیدعوی اور نیز واسطے ابتدائی
تقریر وکیل مدعی کے لکھی گئی ہین اور قانون متعلق اونکے بالتفصیل مشرح بیان کی گئی ہے -
باب سوم مین پیروی مقدمہ منجانب مدعا علیہ کا ذکر ہے اور اوسمین ہدایات واسطے ترتیب
بیان تحریری اور بہت عمدہ طور پر منجانب مدعا علیہ تقریر کرنیکی درج ہین **باب چہارم** مین
ہدایات واسطے تقریر مقدمہ منجانب مدعی بعد اختتام مقدمہ منجانب مدعا علیہ کے ہین جسکو اصطلاح
مین جواب مدعی کہتے ہین **باب پنجم** مین جسمین ذکر پیروی مقدمہ منجانب مستغیث ہے ہدایات
بغرض ترتیب درخواست استغاثہ اور وہ طریقے جنکو ایسے مقدمہ کی پیروی مین ملحوظ رکھنا چاہیے
اور فرق مابین فرائض وکیل مستغیث اور وکیل ملزم اور تعریفات چند الفاظ جو مقدمات فوجداری مین
مستعمل ہوتے ہین اور طریقہ بحث مقدمہ منجانب مستغیث بیان کئے گئے ہین - **باب ششم**
مین جسمین بیان پیروی منجانب ملزم بمقدمات فوجداری ہے ہدایات بغرض جوابدہی شخص ملزم
اور نیز طریقہ مقدمہ مین منجانب ملزم بحث کرنیکا ہے **باب ہفتم و ہشتم و نہم** مین
بیان گواہون سے سوال اور سوال جرح مکرر سوال کرنیکے طریقونکا ہے **باب دہم** مین
جسمین ذکر پیروی مقدمہ اپیل منجانب اپیلانٹ اور رسپانڈنٹ ہے پورے طور پر ہدایات بغرض
ترتیب یادداشت اپیل اور نیز اشارات نسبت بحث مقدمہ منجانب اپیلانٹ و رسپانڈنٹ
منفرداً درج ہین اور **باب یازدہم** مین جو باب آخر ہے مفصل طور پر صفات ضروری

اور فرائض وکلا کے درج ہین اور بغرض ترقی کتاب کے مینے اوسکے آخر مین ایک ضمیمہ منسلک کردیاہے
جسمین کل سرکلرات مصدرہ عدالت العالیہ جوڈیشل کمشنری ممالک مغربی و شمالی متعلق باشخاص
قانون پیشہ اور ایکٹ اشخاص قانون پیشہ نمبر ۱ سنہ ۱۸۴۶ع مع خلاصہ الفاظ مع الفاظ و شرح ضروری شامل ہے
اس کتاب کا نسبت مضمون فن وکالت کے کامل یا فاضلانہ یا عالمانہ تصنیف ہونیکا دعوی نہین ہے
اور نہ اون تجربہ کار اشخاص قانون پیشہ اہل ہند کو مدد دینے کا اقرار ہے جنکے پاس اپنی ذاتی روشنی
کافی طور پر بغرض اپنی رہنمائی کے موجود ہے اور جنکے افعال سے ظاہر ہوتا ہے کہ وے بہ نسبت مضمون
مندرجہ کتاب ہذا کے بہت زیادہ علم رکہتے ہین اور مقصد کتاب ہذا کا محض یہہ ہے کہ ناتجربہ کار ممبران
ممبران پیشہ وکالت کو مدد دیجاوے اور اونکو اپنے معزز پیشہ کے فرائض کی انجام دہی مین فاش
غلطیان کرنے سے باز رکہا جاوے یہہ بات قابل خواہش تہی کہ ایسی کتاب کو کوئی ایسے صاحب جنکو بہ نسبت مصنف
کے زیادہ تر فواید اور تجربہ عدالتہاے ہند اور نیز اعلے قسم کی قانونی اور پیشہ کی لیاقتین حاصل ہوتین شایع
کرتے مگر جب معلوم ہوا کہ کسی ایسے صاحب کا کتاب مطلوبہ چہپوانیکا میلان نہین ہے تو مینے باوجود علم اپنی
کمی لیاقت اور ناکافی تجربہ صرف گیارہ سال کے کسیقدر ایک مدت کی ضرورت کو رفع کرنیکی کوشش
کی ہے اور ایسا کرنے مین مینے اس اصول پر عمل کیا ہے کہ تہوڑی سی روشنی بہ نسبت بالکل روشنی نہونیکے
بہتر ہے ۔ مجکو امید ہے کہ ذیعلم صاحبان حکام و وکلا براہ نوازش میری کوشش کو پسند کرینگے اور جو کچہہ
غلطی یا نامناسبت عبارت یا خیالات مین اونکو معلوم ہوگی اور نیز کسی قسم کا مشورہ واسطے ترقی کتاب
کے (اگر نوبت اوسکے طبع ثانی کی نوبت پہونچنے کے) اونکی رائے مین مناسب ہو اوس سے مجکو مطلع فرماکر ممنون
اور مشکور کرینگے ۔ ہر شخص واقف بسر اوقات حکام دیوانی کو معلوم ہوگا کہ میرے روزمرہ کے فرائض سے مجکو بہت
کم فرصت ملتی ہے اور مین اس کتاب کو دیر تک بوقت شب محنت کرنے سے تصنیف کرسکا ہون عبارت
کتاب ہذا الحتی الامکان بلحاظ تحفظ محاورہ زبان اردو ممکن تہا صاف و سریع الفہم اور مختصر رکہی گئی ہے اور کتاب
ہذا کے دلچسپ و مرغوب طبع اور قابل سیر کرنیمین کسی قسم کی محنت مین کوتاہی نہین کی گئی ہے کتاب
ہذا کے مرتب کرنے مین مین شکریہ کے ساتھہ اوس مدد کا اقرار کرتا ہون جو منشی بردم صاحب کی تہرت

کامن لا انگلینڈ اور ہدایات فن وکالت مصنفہ ہیرس صاحب اور قانون فوجداری احاطہ بنگال
طبع ثانی جلد اول مولفہ انریبل جارج ناکس صاحب اور تجربہ لیبر اوقات بیرسٹر مصنفہ مسٹر جنیٹ بلیننٹائن صاحب
اور کتاب عجائبات فصاحت اور فصیح زبان سے پائی ہے - اور اگرچہ کتاب ہذا کی نسبت کسی قسم کی اختراع
کا دعوی کرنا منجانب میرے ایک قسم کی گستاخی ہوگی مگر اسقدر مین جرات کرکے کہہ سکتا ہون کہ نصف سے
زیادہ مضمون کتاب ہذا کا میرے ذاتی تجربہ اور فکر کا نتیجہ ہے اس موقع پر مین لالہ بیجناتھ صاحب بہادر ڈپٹی
ایسکا جواب جج ماتحت علیگڈہ کے ہین اور ممنون ہون کیونکہ اولاً مجکو اس کتاب کی ترتیب کا مشورہ دیا اور بلا انکی عنایت
آمیز مشورہ کے اس کتاب کی ترتیب اور شایع کرنیکا خیال ہرگز میرے ذہن مین نہ آتا دلی شکریہ ادا کرتا ہون
جناب آر ایس ایکمن صاحب بہادر ایم - اے سی ایس ڈسٹرکٹ و سشن جج مین پوری کا بھی واسطے
چند نہایت مفید مشورون کے جو جناب ممدوح نے دئے اور واسطے اوس دلی ہمدردی اور تحریک کے جو اسنے بابت سند کے دوران
ترتیب کتاب ہذا مین جناب ممدوح کی ان دلی شکریہ ادا کرتا ہون سب سے آخر مین بہ احقر عالیجناب معلی القاب
آنریبل ڈگلاس سٹریٹ صاحب بہادر اور عالیجناب معلی القاب آنریبل جناب ڈبلیو ٹڈبل صاحب بہادر دو صاحبان جج
عدالت العالیہ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی کا جو ہر شئے متعلق بہ ترقی انصاف اس ملک مین پورا
تعلق رکھتے ہین بابت اوس عزت افزائی اور بندہ نوازی کے جو جناب ممدوحین نے احقر کی اس کتاب کے اپنے معزز
اسما کی شہرت متعلق کرنے سے کی ہے تہ دل سے نہایت شکریہ ادا کرتا ہے -

---

العبد

پنڈت گراج کشور دت منصف ایٹہ

باب اوّل تمہید

ایک مشہور بیرسٹر صاحب ارچرڈ ہیرس صاحب کا قول ہے کہ عام فہم عمدہ وکالت کی بنا ہے
ممکن ہے کہ ایک شخص بہت لایق وکیل ہو اور پیشہ وکالت مین کامیاب بہی ہو مگر محض جبتک
وہ کہ اوسکی فروغ کی کسی طور پر ناتجربہ کار کی رہنمائی کے لئے روشنی نہوگی بلکہ خلاف
اسکے ممکن ہے کہ ناتجربہ کار وکیل اوسکی کثرت روشنی سے گمراہ ہو جاوے اور خطرناک غلطیون
مرتکب ہو لایق وکیل اپنی جرات سے مقدمہ مین کامیاب ہوسکتا ہے اور بصورت قاصر
رہنے کے عمدہ اور برجستہ کوششون کے ذریعہ سے اپنی شکست کو دور کرسکتا ہی مگر ایک
معمولی شخص بحالت اقدام نقل مین قاصر رہنے کے بہت قبیح معلوم ہوگا عام فہم جو کل امور
اور پیشون انسانی مین بے بہا شئے ہے پیشہ وکالت مین ازحد مفید مطلب ہے بلکہ یہ ایک
ایسی صفت ہے کہ اسکے بغیر کل دیگر صفات بیکار ہین اور اسکے موجودگی مین اکثر
دیگر صفات فضول ہین۔

گو پیشہ وکالت کی نسبت کوئی قانون یا قواعد باضابطہ اس قسم کے اب تک مرتب نہین
ہوئے ہین جو اس پیشہ کی تاریک اور فی زمانہ تنگ راستہ مین ناتجربہ کار وکیل کے
لئے لالٹین کی روشنی کا فایدہ دین مگر اس مین کوئی شبہہ نہین کہ ایسے قواعد موجود ہین
گو قلمبند نہین ہوئے ہین یہہ سچ ہے کہ جسقدر ہر وکیل کو تجربہ ہوتا ہے اوسیقدر

اوسکے لئے راستہ صاف ہوجاتا ہے اور تجربہ سے وکیل کی لیاقت کو بھی ترقی ہوتی
ہے مگر محض تجربہ کسی شخص کو فی الواقع لایق وکیل نہین کرسکتا بلکہ قواعد متعلقہ ہمیشہ
وکالت کو عمدہ طور پر سمجھنے اور اونکو ہمیشہ مناسب طور پر متعلق کرنے سے لایق وکیل
ہوسکتا ہے اور بلا علم ان قواعد کے وکالت مین ناموزون اور بے ترتیب اور
بے قاعدہ عادات مکمل اور مستقل ہوجاتے ہین اور جو وکیل ان قواعد پر غور اور
اونکو مطالعہ نہین کرتا ہے وہ بصورت ناتجربہ کار ہونے کے ہمیشہ اور بحالت تجربہ کار
ہونیکے بعض اوقات اپنے سوالات اور اسپیچ سے اپنے ارادہ سے مختلف اثر پیدا
کرتا ہے ۔

منجملہ کثیر فوایدکے جو فن وکالت کے صحیح اصول پر عمل مین لانے سے ہوتے ہین عوام کی
وقت کی کفایت اور نیز خرچ کی کفایت ہوتی ہے ہم نے اپنے تجربہ مین دیکھا ہے
کہ مفصل کی عدالتون مین اکثر چھوٹی چھوٹی باتون مین فضول اور بیجا گفتگو اور بحث
مین وقت ضایع کیا جاتا ہے مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء مین وکیل کی
یہہ تعریف کی گئی ہے کہ وکیل سے مراد ایسے ہر شخص سے ہے جو دوسرے شخص کی
جانب سے عدالت مین حاضر ہونے اور سوال وجواب کرنیکا مستحق ہو اور اوسمین
ایڈوکیٹ اور وکیل اور اٹرنی ہائیکورٹ کے شامل ہین اور مجموعہ ضابطہ فوجداری
ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء مین لفظ وکیل سے جب وہ کسی عدالت کی کسی کارروائی کی نسبت
مستعمل کیا جاوے وہ وکیل مراد ہے جو عدالت مذکور مین از روے کسی قانون
مجریہ وقت کے وکالت کرنیکا مجاز ہو اور اوسمین اولاً وہ ایڈوکیٹ اور وکیل اور اٹرنی
ہائیکورٹ کا جو اوس بابت کا اختیار رکھتا ہو اور ثانیاً ہر مختار یا دوسرا شخص جو عدالت کے
اجازت سے ایسی کارروائی مین عمل کرنیکے لیے مقرر کیا جاے شامل ہے ۔
پس اس کل کتاب مین ہم لفظ وکیل کا پیروی مقدمات دیوانی مین بموجب تعریف

لفظ وکیل مندرجہ مجموعہ ضابطہ دیوانی اور پیروی مقدمات فوجداری مین بموجب تعریف مندرجہ مجموعہ ضابطہ فوجداری استعمال کرینگے۔

بموجب خیالات چند لایق ہندوستانی بزرگون کے جنکو ممالک مغربی وشمالی سے تعلق ہے وکیل مین بموجب چار حروف لفظ کے چار صفتین ہونا ضروری ہین یعنی واؤ سے واقف کاری کاف سے کلہ درازی اور یاے تحتانی سے یادداشت اور لام سے للو پتو یعنی شیرین اور دلپسند گفتگو ۔ یہہ چار صفات جو بلحاظ حروف لفظ وکیل کے وکیل مین ضروری قرار دئے گئے ہین بیشک صحیح طور پر قرار دئے گئے ہین مگران کے سواے لایق وکیل ہونے کے لئے اور بہی بہت سی صفتون کی ضرورت ہے جنکو ہم اس کتاب مین مناسب مواقع پر بیان کرینگے۔ ہم لفظ وکیل کے ہر چہار حروف کو اسیطور پر وسعت مناسب دیسکتے ہین۔

واو سے

- واو سے واو یار

(۱) واقف کاری قوانین نافذالوقت اور تجربہ کارروائی عدالت اور فطرت انسانی کا۔

(۲) وقف کرنا اپنے آپکو واسطے حاصل کرنے تجربہ لبسر اوقات انسانی اور کارروائیا عدالت وغیرہ اور فائدہ اپنے موکلون کے موافق اصول دیانت داری کے۔

(۳) وقت کی قیمت جاننا یعنی اپنے وقت کو کبہی ضایع نہونے دینا اور نہ کبہی عدالت یا کسی اپنے ہم پیشہ کا وقت ضایع کرنا۔

ک سے

ک سے کلہ درازی

(۱) کلہ درازی یعنی جرات۔

(۲) کلام کا شیرین اور دلپسند اور فصیح ہونا۔

(۳) کتب علی الخصوص کتب قانون اور نظایر کے دیکہنے کا شوق ہونا۔

(۴) کمرہ دفتر وکالت کا صاف عمدہ فرش وغیرہ سے آراستہ رکہنا اور ایک معقول سوا...

اپنے استعمال کے لئے رکہنا کیونکہ پیشہ وکالت مین کچھہ نمالیش بھی ضرور ہے۔

(۵) کپڑے عمدہ اور صاف پہننا۔

(۶) کچہری کو اول وقت قبل شروع ہونے کچہری کے جانا اور بعد برخاست کچہری یعنی عدالت کے مکان پر والیس آنا

یاے تحتانی سے

ی سے یاد۔ یار

(۱) یادداشت واقعات مقدمہ اور قوانین اور نظایر اور کل کارروائیات مقدمہ کی

(۲) یار یعنی اپنا دوست بنانا حاکم عدالت اور اہل عملا اور موکلون کو بذریعہ اپنی خوش بیانی۔ نیک نہادی۔ دیانت داری صفائی معاملہ اور ادب وتہذیب کے۔

ل سے

ل سے للو پتو

(۱) للو پتو یعنی گویائی خواہ شیرین کلامی۔

(۲) لباس اچہا ہونا۔

(۳) لوٹ کسی قسم کا نہونا۔

(۴) لالچ سے پرہیز کرنا۔

(۵) لچھن یعنی روش اپنے پسندیدہ رکہنا۔

(۶) لڑائی سے سخت پرہیز کرنا۔

وکیل کو ہمیشہ فطرت انسانی سے تعلق رہتا ہے فطرت انسانی محض آلہ ہی اوسکے کام کرنے کی نہین ہے بلکہ اوسکی محنتون کا میدان ہے خواہ وکیل اپنے مخالف کی تردید کرے یا گواہ کی طبیعت اور طرز بیان کی نسبت بحث کرے یا واقعات مقدمہ کو اپنے موافق دکہلا دے مگر ان سب صورتون مین انسانی فطرت یا انسانی طور اور طریق کا علم کامیابی کی کنجی ہے حاکم عدالت کو محض ایک کل سمجھنا جیسا کہ بعض اوقات بعض وکلا خیال کرتے ہین ایک ایسا امر ہے کہ جس سے قطعی عدم

موجودگی اوس علم کی ظاہر ہوتی ہے جو سب سے آخر مین حاصل ہوتا ہے مگر ہمیشہ وکیل کے
لئے سب سے مقدم اور ضروری ہے۔ حاکم عدالت کو اپنے آپ سے کم لیاقت سمجھنا
یا خارج از عقل خیال کرنا نہایت خطرناک غلطی اور سخت برائی کی بات ہے اور جسقدر
کسی وکیل کو تجربہ زیادہ ہوگا اوسیقدر وہ اوس شخص کی جسکے اختیار مین اوسکے
مقدمہ کا فیصل کرنا ہے بہت زیادہ تعظیم و ادب کریگا۔
ملایم شایستہ طرز تقریر بہ نسبت زیادہ شور کی تقریر کے ہمیشہ زیادہ موثر ہوتا ہے شور کے
زور سے فیصل مفید مطلب حاصل ہوتے کبھی سننے مین نہین آیا لاحاصل اور نامعقول
گفتگو سے خاموشی بدرجہا بہتر ہے مگر جہانتک آجانا قابل قدر نہین ہے اور
محض چرب زبانی مین قوت نہین ہوتی ہے اس سے ہماری یہہ غرض نہین ہے
کہ خانگی گفتگو کا طریقہ قابل پسند ہے کیونکہ کم زور اسپیچ سے ججونکے دل پر اثر نہین پیدا
ہوتا ہے مگر زور شور کی گفتگو سے کوئی فائدہ نہین ہے بلکہ اوس سے ایک قسم کی
حیرت پیدا ہوتی ہے۔ حاکم عدالت کے خواہ وہ کسی لیاقت کا ہو ہمیشہ یہہ خواہش ہوتی
ہے کہ موافق قانون اور انصاف کے عمل کرے اور جبکہ حاکم عدالت واقعات موجودہ
مثل سے بغیر صحیح رائے قایم کرے تو لائق وکیل کا جسکے موکل کے خلاف رائے ہو فرض ہے
کہ حاکم عدالت کو اوسکی غلطی کا یقین دلادے اور یہہ بات زور شور سے حاصل نہین
ہوسکتی ہے بلکہ قواعد مباحثہ کے عمل مین لانے سے ایسی صورت مین وکیل کو لازم ہے
کہ صرف اوس رائے کو ہی صاف نکرے بلکہ جس بنا پر رائے مذکور مبنی ہو اوسکی
بیخ و بن دور کردے اور اس مقام پر اوّل وکیل کے قوائی مدرکہ کا اور بعدہ اوسکے
قوائی مباحثہ کا کام ہے اور بلاشبہہ وکیل پر فرض ہے کہ صاف طور پر حاکم عدالت
کی رائے نسبت رویداد کے معلوم کرلیوے اور وکلا اسکے لئے یہہ ایک فعل
محض عام فہم کا عمل مین لانیکا ہے یعنی ایک سلسلہ دلیل کا ہے جو علم فطرت انسان

پر مبنی ہے - بہت خوشامد کے الفاظ سے بالعموم حاکم عدالت خوش نہین ہوتا ہے
بلکہ اوسکو یہہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ وکیل ہمکو ضعیف المغز یا کم عقل تصور کرتا ہے
خوشامد کے الفاظ سے ہماری غرض ایسے الفاظ سے ہے - اس عدالت کے
نہایت لایق اور فہیم اور تجربہ کار حاکم - ایسے بیدار مغز اور ذہین اور ہشین اور فاضل حاکم
عدالت وغیرہ - اسمین کچھہ شبہہ نہین کہ بعض خوشامد فرحت بخش اور دل خوش
کن ہوتی ہے مگر عمدہ طور پر خوشامد کرنا ایک فن ہے اور یہہ ایک ایسا جوہر ہے
جو بہت کم اشخاص کو حاصل ہوتا ہے یہہ خوشامد ایسی عبارت کے استعمال پر مشتمل ہے
جس سے فی نفسہ صریح طور پر خوشامد نہین ہوتی ہے مگر سننے والا اپنے آپ پر ناز و فخر
کرتا ہے یہہ خوشامد باریک اور ناقابل ادراک ہے ازانجا کہ وہ خوش کن اور نا
قابل مزاحمت ہے - وکیل کا بہت خوشامد کرنا اور محض اپنے موکل کی غربت
اور بیکسی پر حاکم عدالت سے رحم چاہنا اچھی بات نہین ہے بلکہ اس سے حاکم عدالت کی
رائے مین وکیل کی نسبت برا خیال پیدا ہوتا ہے لیکن لایق وکیل اپنا مطلب پورے
طور پر پر جوش ملایم تقریر اور اپنے فنون کو بدیانت کام مین لانے سے نکال
سکتا ہے -

نہایت اثر پذیر طریقہ حاکم عدالت کی توجہہ مائل کرنیکا جوش مین ہو جانا یا اقل
درجہ جوش مین اپنے آپ کو ظاہر کرنا ہے اگر فی الواقع وکیل جوش مین ہو تو
اوسکے طبیعت کا کچھہ اثر حاکم عدالت پر ضرور ہوگا اور یہہ ہی فن گفتگو کا ہے جس سے
وکیل کی گفتگو سننے والے طبیعت اور خیالات مین اوسکے ساتھہ ہو جاتے ہین -
دوسری بات قابل لحاظ کے یہہ ہے کہ وکیل کی گفتگو منطقی یعنی دلائل کے ساتھہ ہو اور
بلا اسکے گفتگو صریح الفہم نہو گی چند باتین وکیل کی سمجھہ مین آجائینگی مگر بالعموم اوسکے
اسپیچ یا اڈرس بے ترتیب مجموعہ الفاظ اور پراگندہ خیالات کا ہوگا اس کہنے سے

ہماری یہہ غرض کسی طور سے نہین ہے کہ وکیل کو دونون طرف کی گفتگو منطقی
کرنا چاہیے کیونکہ اس سے تو یہہ بہتر ہوگا کہ وکیل عدالت کے باہر بحث کرے بلکہ
ہماری غرض وکیل موصوف کے مقدمہ سے ہے اور یہہ بات بغیر اہم ہے کہ آیا حاکم
عدالت جسکے روبرو وکیل بحث کرے تعلیم یافتہ اور ذی علم ہے یا کہ معمولی لیاقت کا
آدمی ہے انسان کی طبیعت ایک حجت کرنیوالے کل ہے اور وہ اون دلائل کی بآسانی
گرفت کریگی جو منطقی طور پر ترتیب کیے گئے ہین بہ نسبت اون دلائل کے جو بلا لحاظ مقدم
اور موخر اور علت اور معلول کے پیش کیے گئے ہین - کسی مقدمہ مین گفتگو کرتے وقت
وکیل کا مقصد حیرت پیدا کرنیکا نہین بلکہ حاکم عدالت کو معقول کرنیکا ہوتا ہے ایک
ہوشیار اور تجربہ کار وکیل حاکم عدالت کی طبیعت کی رجحان سے بہت جلد واقف
ہوجائیگا اور اوسکی موافق عمل کریگا اور اوسکو یہہ بہی معلوم ہوجائیگا کہ آیا اوسکی
گفتگو کا اثر حاکم عدالت کے دل پر ہوا یا نہین اگر وکیل عمدہ اور موافق قانون بحث کے
ساتہہ اپنا مقدمہ بمقتضائے طبیعت اور خیالات حاکم عدالت کے پیش کریگا تو بیشک
حاکم عدالت کی طبیعت اوسکی طرف رجوع ہوجائیگی - حاکم عدالت سے ہمدردی کی
خواہش کرنا عمدہ بات نہین ہے مگر یہہ امر جائیز ہے کہ حاکم عدالت کو معناً اس
قسم کی ترغیب دیجائے وہ شخص جو صاف و صریح طور پر خواستگار رحم کا ہوتا ہے
فی الواقع ایک بیکس اور ناچیز وکیل ہے مگر وہ شخص جو اپنے مقدمہ کے واقعات کو
اسطور پر پیش کرے کہ حاکم عدالت اوسکے موکل کیطرف رحم کے ساتہہ لحاظ کرے
فی الحقیقت ایک بڑا لائق وکیل ہے شخص آخر الذکر انسانی فطرت کا علم رکہتا ہے مگر شخص
اوّل الذکر بے علم ہے شخص آخر الذکر طبیعت مین رحم پیدا کرتا ہے مگر شخص اوّل
الذکر حاکم کے دل مین اپنی نسبت تحقیر پیدا کرتا ہے - اب ہم ذیل مین ہدایات نسبت
پیروی مقدمہ منجانب مدعی اور پیروی مقدمہ منجانب مدعا علیہ اور جواب مدعی اور پیروی

مقدمہ منجانب مستغیث اور جوابدہی ملزم مقدمات فوجداری اور طریقہ گواہون سے سوال کرنے اور سوال جرح کرنے اور سوال مکرر کرنیکے مع چند دیگر متفرق امور کے جن سے آگہی وکلا کے لئے ضرور ہے بیان کرینگے اور گو مقصد ہمارے کتاب کا یہہ ہے کہ اس سے ناتجربہ کار وکلا کو بشرطیکہ وے ہمارے ہدایات پر عمل کرین کامیابی حاصل ہو مگر ہم اس بات کو جرأت کرکے کہہ سکتے ہین کہ اکثر تجربہ کار وکلا عدالتہائے مفصل کو بھی اس کتاب کے مطالعہ سے فائدہ پہونچیگا اور بہت سی باتین جدید متعلق اپنے پیشہ کے اونکو معلوم ہونگی اب ہم اپنی تمہید کو ایک ذی علم سے (مسٹر ریچرڈ ہیرس صاحب) کے اس مقولہ کے ساتھہ ختم کرتے ہین کہ پیروی مقدمہ مین وکیل کے لئے نہایت اہم اسباب کا سیکھنا ہے کہ کونسی بات نکرنا چاہیئے۔

باب دوم - پیروی مقدمہ بجانب مدعی

ہر مقدمہ دیوانی مین تین اشخاص یعنی مدعی اور مدعا علیہ اور جج کا ہونا ضرور ہے یا بالفاظ
دیگر یون کہنا چاہیئے کہ مدعی اور مدعا علیہ اور جج یعنی حاکم عدالت مقدمہ دیوانی کے
اجزاے ضروری ہین مدعی کی جانب سے شروع مقدمہ کی بذریعہ دایر کرنی نالش حسب
قانون مجریہ وقت کے ہوتی ہے مسئلہ قانون کا یہہ ہے کہ کوئی حق ایسا نہین ہے
کہ جسکا چارہ کار نہو پس ہر استحقاق کا قانونًا چارہ کار مقرر ہے مثلًا اگر کسی ایک شخص
نے کسی دوسرے شخص کو روپیہ کسی وقت معینہ پر معہ سود ادا ہونے کے اقرار پر دیا ہو
تو اوسوقت معینہ پر شخص اول الذکر کو شخص آخر الذکر سے وہ روپیہ معہ سود پانیکا استحقاق حاصل ہوتا ہے
اور اگر اوسکا روپیہ مدیون وقت معینہ پر ادا نکرے تو اوسکو چارہ کار نالش کا حاصل ہے
اسیطور پر اگر کوئی شخص ناجایز طور پر اپنے کسی جائداد سے بیدخل ہو جاوے تو اوسکو چارہ
کار دلاپانے دخل جائداد مذکور پر بیدخلی شخص مداخلت بیجا کنندہ کے بذریعہ نالش حاصل
ہوتا ہے غرضکہ اس مسئلہ کے تائید مین بے شمار مثالین ہو سکتے ہین سر ای -
کوک صاحب نے تعریف نالش کی یہہ کی ہے کہ ایک شخص کے استحقاق کا از روے قانون طلب
کرنا نالش ہے اور اہل روم کے قانون کے بموجب حق نالش سے اوس چارہ کار قانونی سے
مراد ہے جسکے ذریعہ سے ہر شخص اپنا حق یا استحقاق نافذ کرا سکتا ہے اور یہہ حق -
اوسوقت ہوتا ہے جبکہ استحقاق قانونی نسبت ہر جہ یا دلا پانے کسی خاص شے کے پیدا
ہوتا ہے اور نالش خود ایک باضابطہ اور مقررہ طریقہ کارروائی کا ہے جسکے رو سے
عدالت قانون مین یا تو حق مذکور نافذ کرایا جاتا ہے یا اوسکا استقرار کرایا جاتا ہے
پس الفاظ تعریف حق نالش اور نالش سے جو ہمنے بیان کئے ہین صاف ظاہر ہے کہ کسی
خاص مقدمہ مین نالش دایر کرنے سے پہلے ہر وکیل کو اس بات پر غور کر لینا چاہیئے

کہ اوّل آیا حق نالش فی الواقع ہے یا نہین اور اگر اس سوال کا جواب اثبات مین ہو
تو دوسری بات قابل غور یہہ ہے کہ حق مذکور کے نافذ کرنے کے لئے صحیح اور مناسب
اور خاص طریقہ کیا ہے کیونکہ ہر ضرر یا نقصان کی بابت اور بالخصوص خیالی ضرر یا نقصان کی
بابت حق نالش نہین ہوتا ہے اور یہہ ہر قسم کے ہرجہ کی بابت جو دوسرے کے فعل سے
عاید ہو قانون کی رو سے چارہ کار ہوتا ہے مثلاً بعض اوقات ہرجہ بلا ضرر کے ہوتا ہے
ہمارے لئے اسوقت یہہ ضرور نہین ہے کہ ضرر یا ہرجہ کی تعریف کرین یا یہہ لکھین کہ کونسی
صورت مین ہرجہ کا دعوی ہو سکتا ہے اور کن حالات مین ہرجہ کا دعوی نہین ہو سکتا
بلکہ یہہ مضمون متعلق کتاب تارٹ یعنی قانون ہرجہ سے ہے اور ہم اس بات کو قیاس کئے
لیتے ہین کہ ہمارے ناظرین کل ضروری قوانین اور ایکٹ ہائے نافذالوقت سے اچھی
خاصی وقفیت رکھتے ہین اب ہمکو دیکھنا چاہئیے کہ نالش دایر کسطور پر ہونی چاہئیے اور
شروع سے آخر تک پیروی مقدمہ منجانب مدعی کے ضروری لوازم کیا ہین مخفی نہ رہے
کہ جزیرہ برٹین یعنی انگلستان اور بلاد پریسیڈنسی ہند مین کارروائی ترتیب عرضیدعوی اور
بیان تحریری اور کل دیگر کارروائیات تحریری کا کام متعلق اٹرنی اور سالیسٹران وغیرہ کے ہے
مگر کل ہندوستان مین باستثنائی بلاد پریسیڈنسی کے کل ترتیب مقدمہ کے اور کارروائی
تحریری وکلا کو کرنا پڑتی ہے اور چونکہ یہہ کتاب بغرض فایدہ وکلا اہل ہند کے طبع کرائی
جاتی ہے لہذا ضروری کہ ہم کچھہ ہدایات نسبت ترتیب مقدمہ کے لکھین سب سے اوّل ہم چند
ہدایات نسبت ترتیب عرضیدعوی کے لکھتے ہین کل تحریری کارروائی پیشہ وکالت مین کوئی
کام عرضیدعوی مرتب کرنے سے زیادہ اہم اور مشکل نہین ہے اور ترتیب عرضیدعوی کا
اثر مقدمہ کی آخر نوبت تک پہونچتا ہے ترتیب عرضیدعوی مسئلہ قانونی ذیل پر مبنی ہے

مقصد دعوی دار اور وہ وجوہ جنپر اوسکا دعوی مبنی ہے اور نوعیت خود دعوی کی جسکا
تجویز ہونا مطلوب ہے صاف اور صحیح اور تحقیق ہونا چاہئیے - بموجب دفعہ ۴۸ - ۱۴۲ ایضاً

سنہ ۱۸۸۲ء (مجموعہ ضابطہ دیوانی) کے ضرور ہے کہ نالش بذریعہ عرضیدعوی کے عدالت مین دایر کیجاوے اور از روئے دفعہ ۱۳۹ ضرور ہے کہ عرضیدعوی عدالت کی زبان مین لکہی جائے پر شرط یہہ ہے کہ اگر وہ زبان انگریزی نہو تو (عدالت کی اجازت سے) عرضیدعوی کا انگریزی مین لکہا جانا جایز ہے لیکن اسصورت مین اگر مدعاعلیہ چاہے تو ترجمہ عرضیدعوی کا عدالت کی زبان مین عدالت مین داخل کیا جائیگا حسب دفعہ ۵۰ مجموعہ مذکور عرضیدعوی مین مراتب مندرجہ ذیل کا درج ہونا ضرور ہے۔

(الف) نام اوس عدالت کا جسمین نالش رجوع کیجائے۔

(ب) نام اور ولدیت اور قومیت اور پیشہ وغیرہ اور جائے سکونت مدعی کی۔

(ج) نام اور ولدیت اور قومیت اور پیشہ وغیرہ اور جائے سکونت مدعاعلیہ کی جہان تک کہ دریافت ہو سکے۔

(د) صاف اور مختصر بیان اون مراتب کا جو مقدمہ کی بناء دعوی ہون اور یہہ کہ بناء دعوی کب اور کہان پیدا ہوئی۔

(ہ) استدعا داد رسی کی جو مدعی چاہتا ہے اور

(و) اگر مدعی نے دعوی مین کچہہ مجرا دیا ہو یا دعوی کی کسی جزو کو ترک کیا ہو تو مجرا دی ہوئی یا ترک کئے ہوئے جزو کی تعداد اگر مدعی زر نقد دلا پانیکا دعویدار ہو تو عرضیدعوی مین بیان جہان تک کہ اوس مقدمہ مین ممکن ہو دعوی کی صحیح تعداد لکہی جائیگی۔ جو نالش بندوبست ملات ہو اور جو نالش اسطرحکی ہو کہ بذریعہ تنقیح مدعی اوسکے اور مدعاعلیہ کے درمیان حساب نا طے شدہ کے لئے جانے پر معلوم ہوگا اوسمین عرضیدعوی کے اندر زر متدعویہ کے صرف تعداد تخمینے لکہنے کافی ہے۔

جبکہ مدعی بحیثیت قائم مقامی کے نالش کرے تو عرضیدعوی مین نہ صرف یہہ ظاہر کیا جائیگا کہ مدعی شے مدعا بہا مین ایک واقعی غرض موجودہ رکہتا ہے بلکہ یہہ بہی لکہا جائیگا کہ اوسکے

دلا پانیکی نالش کرسکنے کے لیے جو جو کاروائی ضروری تہی اوسکو مدعی عمل لاچکا ہے عرضیدعوی
مین یہہ ظاہر کرنا چاہیے کہ مدعا علیہ شے مدعا بہا مین غرض رکہنے کا دعوی کرتا ہے اور ذمہ دار
رسیات کا ہے کہ مدعی سے کہ مطالبہ کی جوابدہی اوس سے کرائی جاسکے اگر بنا دعوی اوس مدت
بیشتر پیدا ہوئی ہو جو عموما اوس نالش کے رجوع کرنے کے لیے کسی قانون مدسماعت مین مقرر ہے
تو عرضیدعوی مین یون لکہا جائیگا کہ مدعی کسوجہہ سے قانون مذکور کی تاثیر سے استثنا کا دعوی کرتا ہے

اب ہم مضامین دفعہ ۵۰ کی جو ہمنے اس مقام پر نقل کئے ہین وجہہ اور شرح بیان کرتے ہین

کیونکہ مسائل قانونی یہہ سے کہ وجوہ قانون کی روح ہے اور بسبب وجہہ کسی قانون کے نہین رہتی
تو وہ قانون بہی نہین رہتا ہے - اول اوس عدالت کا نام لکہنے سے جسمین نالش دایر ہو یہہ سہولت ہے
کہ عرضی کے شروع ہی سے معلوم ہوجائے کہ کس عدالت مین نالش ہوئی اور آئندہ جب کبہی
کسی مقدمہ مین نقل عرضیدعوی مذکور کسی ثبوت مین داخل کیجاے تو معلوم ہوجاے کہ نالش
فلان مقام کی فلان عدالت مین دایر ہوئی تہی ضمن (ب) دفعہ ۵۰ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع
مین جو ترجمہ اوپر لکہا گیا ہے وہ ترجمہ لفظی نہین ہے بلکہ اردو کے ایک [illegible] مین ترجمہ بلحاظ
مطلب کیا گیا ہے نقل کردیا گیا ہے بالکل ٹہیک لفظی ترجمہ ضمن (ب) مذکور کا یہہ ہے
نام اور پتہ اور جاے سکونت مدعی کی - پس ترجمہ مین بجاے لفظ پتہ یا تعریف کے ولدیت و
قومیت و پیشہ اسوجہہ سے لکہا گیا ہے کہ بالعموم عدالت ہاے [illegible] مین [illegible] شخص کی تعریف
یا پتہ اصطلاحا بذریعہ اندراج اوسکے ولدیت اور قومیت اور پیشہ وغیرہ کی ہوجاتی ہے - مدعی کا نام
اور ولدیت و قومیت اور پیشہ وغیرہ اور جاے سکونت لکہنے سے مدعی کی شناخت پوری طور پر
ہوتی ہے اور نسبت شناخت مدعی کے کچہہ شبہہ نہین رہتا ہے اور دوسرا شخص اوسی نام کا
فریب یا دہوکہ دہی سے ڈگری حاصل کرکے مدعی جاری نہین کرسکتا ہے اور نہ کسی اور
طور پر مدعی کی نالش سے استفادہ بیجا حاصل کرسکتا ہے - جب نالش کسی کمپنی یا کوٹہی کیجاتی
ہو تو نالش کوٹہی یا کمپنی کے نام سے دایر نہین ہونا چاہیے بلکہ مالکان یا شرکاء کوٹہی یا کمپنی

نام بطور مدعیان درج عرضیدعوی ہونا چاہیے (دیکھو رائے سر بارنس پیکاک صاحب چیف
جسٹس بمقدمہ مدہوسدن بہارجی سین بنام حسن مطبوعہ بنگال لا رپورٹ جلد تتمہ صفحہ ۴۹
اور ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۹۰ اور مقدمہ گوسائین گنگاوت بہارتی بنام ربھی داس بابو
مطبوعہ ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۱۱۸) اور بموجب دفعہ ۴۳۵ ضابطہ دیوانی کے جب نالش بنجانب
ایسی کمپنی یا کارپوریشن کے ہو جسکو یہہ اختیار حاصل ہو کہ کسی افسر یا امین کے نام سے نالش
کرے اور اوسپر سطور سے نالش کیجائے تو عرضیدعوی پر دستخط اور تصدیق کوئی ڈائرکٹر یا
سکرٹری یا کوئی خاص افسر کارپوریشن یا کمپنی کے طرف سے کریگا جبکہ ایک عرضیدعوی مین
مدعی کا یہہ پتہ لکھا تھا کہ (ج) مہتمم کمپنی (د) اور عرضیدعوی مین مدعی کمپنی کا کئی مرتبہ ذکر
لکھا گیا تھا مگر یہہ ظاہر نہین کیا گیا تھا کہ کمپنی مذکور کو یہہ اختیار حاصل تھا کہ کسی افسر یا امین کے
نام سے نالش کرے یا اوسپر کسی افسر یا امین کے نام سے نالش کیجائے اور نہ یہہ ظاہر کیا
گیا تھا کہ کمپنی مذکور بسبب دفعہ ۴۱ ایکٹ کمپنی ہاے ہند کے درج رجسٹر ہوے تھے تو تجویز ہوئی
کہ نالش بیجا مرتب ہوئی اور ڈسمس ہونا چاہیے (دیکھو مقدمہ [illegible] بنام [illegible] انڈین
لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۱۴) - مدعی کا یہہ پتہ [illegible] کافی پتہ
مدعی کا نہین قرار پایا (دیکھو سالومن بنام [illegible] جلد [illegible] صفحہ ۲۹۶) ضمن
(ج) دفعہ ۵۰ - ایکٹ [illegible] مین بھی نقل ضمن (ج) [illegible] لفظ تعریف
[illegible] کے ترجمہ مین الفاظ [illegible] پیشہ وغیرہ [illegible] اسکی وجہہ یہہ
[illegible] اور بیان [illegible] نام و ولدیت و قومیت و پیشہ و سکونت وغیرہ کے
[illegible] یہہ غرض ہے کہ غلط شخص پر تعمیل سمن کی نہو کیونکہ اگر غلط شخص پر تعمیل سمن کے
[illegible] تو اوسکی بنا پر نالش کا خارج ہونا آسان ہے اور نالش دائر کرنیکا نتیجہ نہوگا نالش
[illegible] بمقابلہ کسی خاص شخص یا اشخاص کے دائر ہوتی ہے اور اوسی خاص مدعا علیہ
یا مدعا علیہم پر تعمیل سمن ہونا چاہیے جو مدعی کیطرف سے ذمہ دار قرار دیے گئے ہون اور

کسی شخص غیر متعلق پر تعمیل سمن کی نہونا چاہیے اگر نالش بنام کمپنی یا کوٹھی شراکتی کے کیجاے تو عرضیدعوی مین نام شرکاے کوٹھی مذکور بطور مدعاعلیہم کے لکھی جانا چاہیے اور سمن کسی ایک یا زیادہ شرکا پر جو اندر علاقہ عدالت رہتے ہون تعمیل ہونا چاہیے (دیکھو پکینا نسہا باجی بنام چاندخان جی رپورٹ ہائیکورٹ بمبی جلد ۱ صفحہ ۸۵ و مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء دفعہ ۴۷) جبکہ ایک مقدمہ مین مدعاعلیہم کی تعریف اس طور پر درج عرضیدعوی ہوئی کہ (الف) ڈپٹی ایجنٹ ایسٹ انڈین ریلوی اور (ب) ڈسٹرکٹ انجینیر راج محل و بیر بہوم اور یہہ دونون شخص بشمول شرکا مدعاعلیہما بنائی گئے مگر واقعی مدعاعلیہم ایسٹ انڈین ریلوے کمپنی تہی تو تجویز ہوئی کہ حسب احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی تعریف مدعاعلیہم کی درج عرضیدعوی نہین ہوئی تہے اور نالش بنام کمپنی کے ہونا چاہئی تہی (دیکھو رامداس سین بنام کلکٹر مرشدآباد بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۶ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۶ - نوبین چندر پال بنام اسٹیفنسن ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۵۳۴) - اگر مدعی کو نام کسی کمپنی کے شرکا کے معلوم نہون تو مدعی کو کمپنی پر نالش اوس نام سے کرنا چاہیے جس نام سے کمپنی مذکور کا کاروبار جاری ہو اور عرضیدعوی مین اپنی ناقابلیت نسبت زیادہ صحیح طور پر تعریف مدعاعلیہ کمپنی کے درج کرنیکی ظاہر کرنا چاہیے (دیکھو کیلاش چندر رائے بنام ایلیس ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۵۴) جو نالشات منجانب یا بمقابلہ سکرٹری آف اسٹیٹ ہند با اجلاس کونسل یعنی گورنمنٹ کے ہون اون مین سکرٹری آف اسٹیٹ موصوف کے نام اور تعریف اور سکونت لکھنے کی ضرورت نہین ہے بلکہ صرف سکرٹری آف اسٹیٹ ہند با اجلاس کونسل لکھدینا کافی ہوگا (دیکھو دفعہ ۴۱۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) ہر نالش منجانب کسی نابالغ کے بذریعہ کسی جوان شخص کے جو نابالغ مذکور کا ولی کہلائیگا دائر ہونی چاہیے - (دیکھو دفعہ ۴۴۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) اور ہر درخواست منجانب نابالغ سوا اے درخواست مندرجہ دفعہ ۴۴۹ - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء کے اوسکا رفیق یا ولی دوران مقدمہ گذرانیگا اور جب کسی مقدمہ مین مدعاعلیہ نابالغ ہو تو جب عدالت کا یہہ اطمینان ہوجائے

کہ مدعا علیہ نا بالغ ہو تو مدعا علیہ کا ولی دوران مقدمہ کسی شخص مناسب کو مقرر کریگی (دیکھو دفعہ ۴۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع) معمولی طریقہ کارروائی کا یہہ ہے کہ عرضیدعوے کے ساتھہ درخواست منجانب رفیق مدعی نا بالغ بغرض حصول اجازت دستخط اور تصدیق عرضیدعوی) اور پیروی مقدمہ منجانب مدعی نا بالغ معہ حلف نامہ بدین مضمون کہ مدعی نا بالغ ہے اور رفیق مذکور کوئی حق مخالف حق مدعی نہین رکہتا ہے گذرنے چاہیے اور بصورت نالش بمقابلہ مدعا علیہ نا بالغ دائر ہونیکی عرضیدعوی کے ساتھہ درخواست بشعر تقرر کسی شخص مناسب کے جسکا نام درخواست مین درج ہو بطور ولی دوران مقدمہ یا رفیق مدعا علیہ نا بالغ پیش ہونا چاہیئے اور درخواست مذکور کے ساتھہ ایک حلف نامہ بدین مضمون پیش ہونا چاہیئے کہ ولی مجوزہ صلاحیت ولی ہونیکی رکہتا ہے اور کوئی غرض مخالف حق نا بالغ کے نہین رکہتا ہے۔ نا بالغ کیطرف سے عرضیدعوی مین نام مدعی نا بالغ کا اسطور پر درج ہونا چاہیے (الف ب) نا بالغ ولد (ج د) بذریعہ ولایت (ہ و) الخ اور جبکہ نا بالغ بطور وارث اپنے باپ متوفی کے نالش کرے تو بجائے لفظ ولد کے پسر و وارث و قابض جائداد اور بعد لفظ (ج د) کے لفظ متوفی بعنوان عرضیدعوے مین درج ہونا چاہیئے۔ اور مناسب طریقہ نا بالغ مدعا علیہ پر جسکا کوئی ولی ہو نالش کرنیکا یہہ ہے کہ نا بالغ مدعا علیہ کا نام معہ اوسکے ولی کے نام کے اسطور پر عرضیدعوے مین لکہنا چاہیے کہ فلان نا بالغ تولدیت فلان ولی نا بالغ مذکور الخ۔ چنانچہ جبکہ مدعا علیہم کی تصریح عرضیدعوے مین اسطور سے ہوئی تہی کہ سرو داسندری دبتیا بیوہ اجی کے عکسر قانی متوفی ماں و ولیہ بیدر حکم نا بالغان اور بوقت اوخال عرضیدعوی کے مدعی نے عدالت مین درخواست دیکر حکم بشعر بنا سرو داسندری دبتیا کے ولی نا بالغان مذکور واسطے اغراض مقدمہ کے حاصل کے تو تجویز ہوئی کہ نا بالغان فریق نالش نہ تہیے اور نالش بمقابلہ اونکے ڈسمس ہو جانا چاہیے (دیکھو گورنمنٹ حکم دتی بنام کالی کشن ٹاگور انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲) منشا ء قانون کا یہہ ہے کہ جب کسی مقدمہ مین کوئی مدعی یا مدعا علیہ نا بالغ ہو تو اوسکی طرف سے بخوبی

پیروی مقدمہ مین کیجائے اور اوسکے حقوق کو کسی طرحکی مضرت نہ پہونچے اور اسیوجہہ سے
قانونًا از روے ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۵۸ع اور باب ۳۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی اور اکثر نظائر اور
دیگر کتب قانون کی روسے یہہ قرار پایا ہے کہ کسی نابالغ کیطرف سے یا اوسکے مقابلہ مین
کوئی نالش بلا وساطت کسی رفیق یا ولی کے نہین ہو سکتی پیشتر اسکے کہ ہم ضمن (ف)
دفعہ ۵۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع کی وجہہ اور شرح بیان کرین یہہ مناسب
معلوم ہوتا ہے کہ لفظ بنائیدعوے سے جو کہ ضمن مذکور کی تعریف کیجاے ۔ لفظ بنائیدعوی
سے اون کل حالات سے مراد ہے جو مدعی کو بغرض اپنا استحقاق نالش ظاہر کرنیکے بیان کرنا ضروری
ہین یا بالفاظ دیگر یون کہنا چاہیے کہ بنائیدعوی اون کل امور سے مراد ہے جو استحقاق
نالش پیدا کرنیکے لئے ضروری ہین بمقدمہ ہرچرنداس بنام نراینکلال مطبوعہ انڈین جورسٹ
سلسلہ قدیم جلد ۱ صفحہ ۱۲ بنائیدعوے کے یہہ تعریف کی گئی ہے کہ بنائیدعوے سے مراد اوسنا
وجوہ سے ہے جن سے مدعی مستحق چارہ کار مستدعیہ کا ہے ۔ صاف اور مختصر بیان اون مراتب کا
جو مقدمہ کے بنائیدعوی ہون اور یہہ کہ بنائیدعوے کب اور کہان پیدا ہوئی درج
عرضیدعوی ہونا اسغرض سے ضرور ہے کہ بوقت پیشی مقدمہ کے مدعیکو یہہ ثابت کرنا
ہوگا کہ اوسکا استحقاق نالش ہے اور اوسکی نالش اندر میعاد اور اندر اختیار سماعت اوس عدالت
کے ہے جسمین نالش دائر ہوئی بمقدمہ بیدونا تھہ سرما بنام اوجن بی بی مطبوعہ ویکلی
رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۰ کلکتہ ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ نالش دلا پانے دخل مین مدعیکو
لازم ہے کہ جہان تک ممکن ہو صاف وصریح طور پر تاریخ اپنی بیدخلی کے عرضیدعوی مین
لکہدے اور بمقدمہ بروک بنام گہن مطبوعہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۷۴ تجویز ہوئی کہ
از روے مجموعہ ضابطہ دیوانی مدعی پر فرض ہے کہ عرضیدعوے مین یہہ دکہلا دے کہ
اوسکی بنائیدعوے اندر میعاد پیدا ہوئی (نیز دیکہو عظیم الدین خان بنام ضیاء النساء مطبوعہ
انڈین لاء رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۰۹) اور جبکہ کوئی انتقال حق نامبردہ مدعی کے

دعوے کی بنائیدعوے کا جزو اہم ہو تو اوسکو یہہ امر واقعی درج عرضیدعوے کرنا چاہیے
جبکہ عرضیدعوی مین صرف یہہ لکہا تہا کہ بنائیدعوے قبل ۲۱ اگست ۱۸۶۹ء کے پیدا ہوئی اور
اوس سے یہہ ظاہر نہین ہوتا تھا کہ نالش بیرون میعاد نہین ہے تو عرضیدعوے مذکور کے خارج
ہونیکا حکم ہوا (دیکہو سونامل بنام سونارام رڈتی بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۲۳) اور مقدمہ کالی
شنا بنام رجیب لوچن سوز و مدار مطبوعہ انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۲ صفحہ ۳۴۳ یہہ تجویز ہوئی
کہ عرضیدعوی مین وقت پیدا ہونے بنائیدعوی کا لکھا جانا وجہہ اخراج عرضیدعوے کے نہین
مین استدعائی دادرسی کے جو مدعی چاہتا ہے لکھے جانے کی ضرورت عیان ہے کیونکہ جب تک عدالت
کو یہہ معلوم ہوجاوے کہ مدعی کیا دادرسی چاہتا ہے تب تک عدالت مدعی کو کوئی دادرسی
عطا نہین کرسکتی اور عرضیدعوی مین ترک جزو یا کسی رقم کا مجرا دینا درج کرنے سے ترتیب
عرضیدعوے اور سلسلہ واقعات مظہرہ مدعی صحیح طور پر قایم رہتا ہے بقیہ امور مندرجہ دفعہ ۵۰
ضابطہ دیوانی مذکور کافی طور پر صاف ہین اور اونکی تمثیلین بہی دفعہ مذکور مین درج ہین لہذا
اونکی وجہہ یا شرح کی کوئی ضرورت نہین ہے - از روے دفعہ ۵۱ مجموعہ مذکور ضرور ہے
کہ عرضیدعوی پر دستخط مدعی اور اوسکے وکیل کے (اگر کوئی مقرر ہوا ہو) ہونے چاہئین اور
اوسکے ذیل مین مدعی یا کوئی اور شخص جسکا مقدمہ کے واقعات سے واقف ہونا حسب اطمینان
عدالت ثابت ہوا ہو اوسکی تصدیق کریگا مگر شرط یہہ ہے کہ اگر مدعی بوجہہ غیر حاضری یا کسی
اور وجہہ معقول کے عرضیدعوے پر دستخط نکر سکے تو جائز ہے کہ اوسکی طرف سے اوسکا مختار
ذی اختیار عرضیدعوے پر دستخط کرے اور از روے دفعہ ۵۲ مجموعہ مذکور کے تصدیق
باین مضمون ہوگی کہ تا حد علم تصدیق کرنیوالے کے یہہ سچ ہے سوا اوسکے جو ان فقرات کے
جو اور لوگون کے بیان اور اپنے یقین سے لکہے گئے ہون اور فقرات آخر الذکر کی نسبت کہا
جائیگا کہ اونکے سچ ہونیکا اوسکو یقین ہے اور عبارت تصدیق پر تصدیق کرنیوالے کے دستخط ہونگے
اصول بنسبت تصدیق عرضیدعوے مندرجہ دفعہ ۵۱ مذکور بیشتر اکثر نظائر مین قرار پاچکا ہے

ادیکہو کیشو سنگہ رائے بنام الیشا چندر رائے ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۳۲ رام موہن مکرجی
بنام نر سنگہ دیب ویکلی رپورٹر جلد اجلاس کامل صفحہ ۵۴ ۔ بسنت بخش سنگہ بنام شیو نراین سنگہ
ویکلی رپورٹر جلد ۷ متفرقہ صفحہ ۵۹ ۔ بمقاملہ درخواست لیلانند سنگہ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۶۸)
بمقدمہ سالوین بنام عبدالعزیز مطبوعہ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۲۲ یہہ تجویز ہوئی کہ جبکہ
عرضیدعوی مین ایسے مراتب درج تہے جنکے نسبت تصدیق کرنیوالے کو ذاتی علم تہا اور جنکی
نسبت یقین یا علم بذریعہ دیگر اشخاص کے ظاہر کیا گیا ہو تو اور ایسی تصدیق سے جس سے یہہ ظاہر
نہوتا ہو کہ کسقدر بیان مندرجہ عرضیدعوے کی نسبت تصدیق کرنیوالیکو ذاتی علم ہے اور
کسقدر کے نسبت اوسکو یقین اور علم دوسرے اشخاص کے ذریعہ سے ہے شرایط دفعہ ۵۲ مجموعہ
ضابطہ دیوانی کی پوری نہین ہوتین ۔ نیز دیکہو بمقابلہ آدہار لال بوس انڈین لا رپورٹ سلسلہ
کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۷۶ ۔ جبکہ ایک مقدمہ مین مدعیان نے بہت فریب ظاہر کیا ہو اور مقدمہ
بالخصوص مدعیان کے ذاتی علم پر منحصر ہو تو مدعیان پر فرض ہے کہ وے خود یا اونمین سے
کوئی ایک شخص عرضیدعوے کی تصدیق کرے ۔ دیکہو پرتاپ چندر بنرجی بنام شتو کشور
انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۸۵ اور جارڈین اسکنر و کمپنی بنام شترو ی ویکلی رپورٹر
جلد ۲۴ صفحہ ۱۵ (۲۱) بمقدمہ رام چندر بنام چینی لال مطبوعہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۵
تجویز ہوئی کہ جب نالش منجانب ایک کوٹہی کے دائر ہوئی تو ایک شریک عرضیدعوی منجانب اپنے
اور دیگر شرکا کے تصدیق کرسکتا ہے ۔ بطور پیر عرضیدعوی کو مختار مجاز عدالت مین پیش
کرسکتا ہے اوسیطور پیر نا سپردہ اوسپر دستخط کرسکتا ہے اور ایسے دستخط سے دفعہ ۵۱ مجموعہ
ضابطہ دیوانی کی تعمیل متصور ہے ادیکہو دہنپت سنگہ بہادر بنام جہوملک کہاوس کلکتہ لا رپورٹ
جلد ۳ صفحہ ۵۷۹) وہ شخص جسکے پاس مختارنامہ عام ہو عرضیدعوے پر بطور مناسب دستخط کرسکتا ہے
اور اوسکو تصدیق کرسکتا ہے اور جبکہ مدعی کے سوائے کوئی اور شخص عرضیدعوی کو تصدیق
کرے تو عدالت کو اسبات کا اطمینان ہونا چاہئے کہ تصدیق کرنیوالا واقعات مقدمہ سے واقف ہے

لیکن بصورت مختار عام یا کسی دیگر مختار مجاز کی تصدیق کرنیکے عدالت زیادہ ثبوت چاہیگی)
(دیکھو کاستاالیئو بنام رستم جی دادابہائی انڈین لاریورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۶۸)
اور جبکہ عرضیدعوے کی تصدیق سوائے مدعی کے کوئی اور شخص کرے اور شخص مذکور لیتا کو یہہ ظاہر کرے
کہ وہ تصدیق مذکور کے کرنیکا مجاز ہے تو عرضیدعوی خارج ہوجائیگا (دیکھو اور ینڈ گرلی وکمپنی
بنام اسٹیل انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۱ صفحہ ۳۹) ۔غرضکہ عرضیدعوی مین مراتب مندرجہ
دفعات ۵۰ اور ۵۱ اور ۵۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی بالضرور درج ہونا چاہیے اور عرضیدعوی جہانتک
ممکن ہو اسطور پر بالفاظ مختصر اور صاف مرتب ہونا چاہیے کہ تمام مراتب متنازعہ کی نسبت تجویز
قطعی کرنیکی اوسکے وجہہ پائی جاوے اور مراتب مذکور کی بابت آیندہ پہر نزاع عدالت نہو سکے
(دیکھو دفعہ ۵۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۔ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء) کیونکہ عرضیدعوے جو بلا ضرورت طول
اور تفصیل ہو قابل اخراج یا ترمیم کے ہوگا (دیکھو لچمن سہائے سنگہ بنام بیر کشور سنگہ ویکلی رپورٹر
جلد ۱ صفحہ ۲۹۵ اور دفعہ ۵۳ ضمن (ب) مجموعہ ضابطہ دیوانی) ۔عرضیدعوی مرتب کرنیکے وقت
جملہ قوانین وایکٹ ہائے مجریہ وقت اور نظایر کا خیال رہنا چاہیے بالخصوص مجموعہ ضابطہ دیوانی
اور ایکٹ معاہدہ اور ایکٹ دادرسی اور ایکٹ میعاد سماعت اور ایکٹ شہادت وایکٹ لگان
وغیرہ اور اون نظایر کا جو ایکٹ ہائے مذکور پر ہوئے ہون مثلاً عرضیدعوے لکہتے وقت یہہ خیال
رہے کہ کوئی ایسا نقص نرہ جاوے کہ جسکی وجہہ سے بموجب دفعات ۵۳ اور ۵۴ اور ۵۷ ۔
عرضیدعوی خارج یا نامنظور ہوسکتی ہے یا ترمیم کے لئے واپس ہوسکتی ہے یا دعوی بعارضہ
تمادی یا کسی دفعہ ایکٹ معاہدہ یا دادرسی کے ڈسمس ہوسکتا ہے اور عرضیدعوی موافق اون
نمونہ جات کے مرتب ہونا چاہیے جو ضابطہ دیوانی کے آخر مین لکھے ہوئے ہین یہہ صحیح ہے کہ
اکثر نالشات خاص کے نمونہ ضابطہ دیوانی کے نمونہ جات مین نہین ہین مگر طریقہ ترتیب عرضیدعویکا
کافی طور پر دیا ہوا ہے اور یہہ امر تو ظاہر ہے کہ ہر مقدمہ کے خاص حالات کے موافق عرضیدعوے
مرتب ہونا چاہیے ۔مناسب طریقہ یہہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی وکیل کی معرفت نالش دایر کرے

کے لئے آوے تو وکیل اوّل کل حالات مقدمہ صاف وصریح طور پر اپنے موکل سے دریافت کیا کرے اور عرضیدعوے مرتب کرتے وقت سوائے جملہ قوانین مجریہ وقت اور نظایر پر نظر رکہنے کے اسباب کا بہت بڑا خیال وکیل موصوف رکہے کہ بوجہہ پوری طور پر واقعات مقدمہ معلوم ہونیکے کوئی غلط شخص مدعی یا مدعاعلیہ نہ بنایا جاوے یہہ باتین ایسی صاف وصریح ہین کہ شاید ہمارے ناظرین کہین گے کہ یہہ باتین ہر وکیل جانتا ہے اور انکے لکہنے کی کیا ضرورت تہی اسکا جواب ہم یہہ دینگے کہ سچ ہے مگر یہہ فرمائیگا کہ ان صریح امور پر لحاظ کتنے وکلا کرتے ہین ہمنے ابہی چند روز ہوئے ایک منصف کی عدالت مین دیکہا ہے کہ بوجہہ وفات پانے ایک ہندو داین تمسک رجسٹری شدہ کے جو دو نابالغ بیٹے چہوڑ گیا تہا داین کے بہائی کیطرف سے نالش دائر ہوئی اور بوجہہ غیر حاضری مدعاعلیہ کے مقدمہ مین یکطرفہ کارروائی شروع ہوئی حاکم عدالت نے گواہ مدعی سے اتفاقیہ دریافت کیا آیا داین متوفی کوئی لڑکا چہوڑ مرا تہا تو گواہ اثبات مین جواب دیا اور کہا کہ دو لڑکے نابالغ داین متوفی کے موجود ہین جو مدعی اپنے چچا کے پاس پرورش پاتے ہین پہر منصف نے مدعی سے دریافت کیا اوسنے بہی اس بات کو قبول اور تسلیم کیا چنانچہ منصف نے دعوی مدعی خارج کر دیا۔ پس جبکہ ایسی فاش غلطیان بعض جونیر وکلا عدالت ہائے مفصل مین کرتے ہین اور یہہ کتاب بالخصوص جونیر اور ناتجربہ کار وکلا کے فایدہ کے لئے مرتب کی گئی ہے تو ایسے ہدایات کا گو وہ صاف وصریح ہون لکہنا نازیبا وبیموقع نہو گا۔

اب ہم چند ہدایات مرحوم صاحب کی کتاب کا من لا سے منتخب کر کے اسجگہ درج کرتے ہین گو ہمنے اس ملک کی عدالتون کی کارروائی کے مطابق کرنیکی غرض سے ہدایات مذکور مین قوانین مجریہ برٹش انڈیا کا حوالہ دینیکے ذریعہ سے بعض بعض جگہہ ترمیم کر دی ہے اور ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے ناظرین ان ہدایات کو پسند کرینگے۔ قبل نالش شروع کرنے یعنی عرضیدعوی مرتب کرنیکے وکیل کو چند ابتدائی امور کے نسبت اطمینان کر لینا چاہیئے یعنی وکیل کو مناسب ہے کہ پہلے وہ تحقیق

کرلیوے کہ آیا مدعیکو بنائید عوے پورےطور پر پیدا ہو گئی ہے اور آیا حق نالش ملتوی یا ساقط تو نہین ہوگیا ہے اور آیا حق نالش مین تمادی عارض ہو گئی ہے یا نہین اور کسی اطلاع یعنی نوٹس ماقبل کے ضرورت ہے یا نہین اور اگر ہے تو نوٹس مذکور کس شخص کو اور کس وقت دینا چاہیے ۔ وکیل کے لئے یہہ طے کرلینا بہی قرین مصلحت ہوگا کہ طریقہ اور صورت نالش کیا ہونا چاہیئے اور کن اشخاص کیطرف سے اور کن اشخاص کے مقابلہ مین نالش ہونا چاہیے ایسا نہین ہے ہر مد کی نسبت جدا گانہ چند الفاظ کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ وکلا جنکو کافی تجربہ نہین ہے بوقت ترتیب نالش ان ضروری امور کو فروگذاشت نکرین ۔

(۱) اوّل نسبت اس امر کے اطمینان کرلینا چاہیے کہ فریق نالش کنندہ یعنی مدعیکو پورے بنا ئید عوے بمقابلہ مدعا علیہ حاصل ہے کیونکہ بوقت تجویز یہہ ثابت کرنا ہوگا کہ نالش کرنے سے پہلے حق نالش موجود تہا اور مدعیکو حاصل ہوگیا تھا بعض اوقات اس امر کے دریافت کرنے مین معلوم ہوگا کہ معاہدہ فرضی کو جسپر بطور وجہہ نالش استدلال کیا گیا فی الواقع فریق مخالف نے کبہی پورے طور پر منظور نہین کیا تہا یا آنکہ شرائط معاہدہ کی ایسے کافی طور پر توضیح نہین کی گئی تہی کہ وہ قابل پابندی ہون یا آنکہ حق نالش کے پیدا ہونیکا صرف بصورت وقوع کسی امر واقع کے جو ہنوز واقع نہین ہوا ہے یا بصورت بجاآوری شرط ماقبل منجانب مدعی یا اوس شخص کے جسکا مدعی قایم مقام ہے مقصود تھا اور اوس شرط کے پورے کرنے مین مدعی یا وہ شخص جسکا مدعی قایم مقام ہے قاصر رہا گو یہہ قاعدہ کلیہ نہین قرار دیا جاسکتا کہ درحالیکہ از روے معاہدہ کے ایک فعل کا کسی تاریخ آیندہ پر کیا جانا قرار پایا ہو تو کوئی نالش بابتہ خلاف ورزی یا انحراف معاہدہ کے تا انقضائے تاریخ معینہ کے نہین ہوسکتی مثلاً اگر کوئی شخص کسی عورت سے کسی تاریخ آیندہ پر شادی کرنیکا وعدہ کرے اور اوس تاریخ سے پہلے دوسری عورت سے شادی کرلیے تو نامبردہ پر فوراً بلا انتظار تاریخ معینہ کے نالش خلاف ورزی اقرار شادی کے ہوسکتی ہے اور اسیطور پر اگر کوئی شخص کسی اراضی کا کسی تاریخ سے اور کسی میعاد کے لئے پٹہ تحریر کرنیکا معاہدہ

اور اوس تاریخ سے پہلے اوسی اراضی کا اوسی میعاد کے لیئے کسی دوسرے شخص کے نام پٹہ کردے تو اوسپر انحراف معاہدہ کی نالش ہوسکتی ہے اسیطرح اگر کوئی شخص کسی شخص سے مال اسباب یا کوئی چیز کسی تاریخ آیندہ پر بیچنے اور حوالہ کرنیکا معاہدہ کرے اور اوس تاریخ سے پہلے کسی دوسرے شخص کو بیچکر حوالہ کردے تو اوسپر فورًا وہ شخص جس سے اوسنے پہلے معاہدہ اشیاء مذکور کے بیع اور حوالہ کرنیکا کیا تہا نالش کرسکتا ہے ان مثالون سے ظاہر ہے کہ از روے اوس معاہدہ کے جو کسی فعل کی تاریخ آیندہ پر کرنیکے لئے ہوا ایک رشتہ مابین فریقین کے قایم ہوجاتا ہے اور اوسی وقت مین ایک ضمنی اقرار یہہ پیدا ہوتا ہے کہ کوئی فریق کوئی فعل خلاف اوس رشتہ کے جس سے دوسرے فریق کو ضرر پہونچے نکریگا پس ظاہر ہے کہ کوئی نالش جب تک کہ پورے طور پر بنائے دعوی پیدا نہو جاوے دائر نہونا چاہئے۔

(۲) وکیل کو عرضیدعوی مرتب کرنے سے پہلے یہہ بہی دیکہہ لینا چاہئے کہ آیا حق نالش فریقین کے فعل سے ملتوی تو نہین ہوگیا ہے یا آنکہ حق مذکور بالکل معدوم تو نہین نالش ملتوی ہوسکتا ہے مثلاً کچہہ خاص عرصہ کی مہلت مدعا علیہ کو دینے سے یا ہنڈوی یا پرامیسری نوٹ جو کسی تاریخ آیندہ پر واجب الادا ہو بالعوض بنائے دعوی کے مدعا علیہ سے لینے کے کہ یہہ ایک قسم کا ادائے شرطیہ ہے اور حق نالش قطعًا معدوم ہوسکتا ہے مثلاً بذریعہ ادا یا فارغخطی یا معافی کے اور اگر ایک مرتبہ حق مذکور معدوم ہوگیا ہے تو پہر زندہ نہین ہوسکتا۔

(۳) مدعیکو صرف بیجا اور ناامیدی سے بچانے کے لیئے وکیل کو عرضیدعوی مرتب کرنے سے پہلے ایکٹ حد سماعت کا اس غرض سے دیکہہ لینا ضرور ہے کہ آیا دعوی مدعی مین تمادی عارض ہے یا نہین اور آیا کسی طور پر دعوی مدعی اثر تمادی سے محفوظ ہوسکتا ہے مثلاً بذریعہ ادا کے جزو یا سود یا اقرار وغیرہ کے۔

(۴) جب نالش کسی قانون یا ایکٹ نافذ الوقت کی رو سے دائر کرنا منظور ہو تو وکیل کو نالش دائر کرنے سے پہلے یہہ دیکہہ لینا چاہئے کہ کل ضروری احکام قانون یا ایکٹ مذکور کے جو متعلق

متعلق ہوں تعمیل ہوگئی ہے یا نہیں مثلاً بعض مقدمات میں منظوری جج ضلع یا ایڈوکیٹ جنرل کی نالش دائر کرنے سے پہلے ضروری ہوتی ہے (دیکھو ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء اور دفعہ ۵۳۹ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء)۔

(۵) عرضیدعوی مرتب کرنے سے پہلے ایک اہم امر قابل غور یہہ ہے کہ قبل نالش نوٹس مدعا علیہ کو دینے کی ضرورت ہے یا نہیں یہہ بات فی الواقع سچ ہے کہ جب کسی حق نالش کے نفاذ کا قصد کیا جائے تو نوٹس یعنی اطلاع معقول کارروائی مقصودہ کے (اوس صورت میں بھی جسمیں اوسکا دیا جانا لازمی نہو) فریق مخالف کو دینا چاہئے یا کچھ تقاضا معاوضہ زر کا یا کچھ درخواست بعض تعمیل اوس فعل کے جو بلا کیا ہوا چھوڑ دیا گیا ہو فریق مخالف سے کرنا چاہئے تا کہ فریق مخالف مذکور کو تصفیہ کرنیکا اچھا موقع ملجاوے اور زیر باری خرچہ اور تکلیف حاضر عدالت سے بھی ناسپردہ محفوظ رہے اور اسی وجہہ سے معزز وکیل قبل عرضیدعوی موافق ہدایت موکل کے مرتب کرنے کے کسی قسم کا تقاضا منجانب اپنے موکل کے ضرور کریگا مگر اسکے سوا ے مقدمات میں بھی بعض اوقات ایسے ہوتے ہیں کہ جنمیں تقاضا مدعی اور انکار مدعا علیہ کا ثبوت دیگر وجوہ سے نہایت مناسب بلکہ کامیابی کے لئے ضرور ہوتا ہے مثلاً مقدمات ہتک میں نالش دائر کرنے سے پہلے یہہ دریافت کرنا نہایت مناسب ہوتا ہے کہ آیا فریق مخالف اون الزامات ہتک استیر پر جنکی شکایت ہے قایم ہے یا کہ اون سے دست بردار ہے یا اونکو واپس لیتا ہے مگر سوا ے ایسے مقدمات کے بعض مقدمات اس قسم کے ہوتے ہیں جنمیں نالش کرنے سے پہلے باضابطہ نوٹس دینا قانوناً ضروری ہے مثلاً کوئی نالش بمقابلہ سکرٹری آف اسٹیٹ ہند یا بمقابلہ عہدہ دار سرکاری بابتہ کسی فعل کے جو اوسنے اپنے اختیار منصبی سے کیا ہو اوس وقت تک نہیں ہوسکتے جب تک کہ دو ماہ پہلے سے باضابطہ نوٹس دعوی بانیحاج مراتب ضروری شخص مجاز لینے نوٹس کے پاس نہ پہونچ جاوے (دیکھو دفعہ ۴۲۴ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء)۔

(۶) بغرض اس امر کے کہ نوٹس یعنی اطلاع نالش کے بشرط ضروری ہونیکے دیدی گئی دوسرا امر
قابل لحاظ یہہ ہے کہ شکل نالش کی کیا ہونا چاہئے نالشات بہت قسم کی ہوتی ہین مثلاً دعوی
دخل جائداد غیر منقولہ یا دعوی استقرار حق نسبت ملکیت جائداد مذکور یا دعوی قرضہ یا ہرجہ
یا حساب فہمی وغیرہ اور وکیل پر فرض ہے کہ عرضیدعوی مرتب کرنے سے پہلے اسباب کو اپنے
دل مین طے کر لیوے کہ نالش کس طریقہ اور صورت مین بغرض کامیابی مدعی دائر ہونی چاہئے
ہمنے بعض اوقات مفصل کی عدالتون مین دیکھا ہے کہ نالش صرف باستدعائے ڈگری استقراریہ
ایسی حالت مین ہوتی ہین جبکہ چارہ کار مستلزمہ کی مدعی استدعا قانوناً کر سکتا تھا اور یہہ بموجب
نالشات مذکور بعارضہ دفعہ ۴۲ - ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۷ع خارج ہوگئین اور بعض اوقات جبکہ نالش صرف
باستدعائے صادر ہونے ڈگری استقراریہ کے ہوسکتی تھی مدعی نے چارہ کار مستلزمہ کے استدعا کی
ہے پس اس سے ظاہر ہے کہ وکیل کو عرضیدعوی مرتب کرنے سے پہلے یہہ امر کہ نالش کس شکل
مین ہونا چاہئے بغور اپنے دل مین طے کر لینا چاہئے اور بعدہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا
نالش بموجب اوس نمونہ ضابطہ دیوانی کے جو متعلق ہو مرتب کر کے دائر کرنا چاہئے۔

(۷) یہہ بحث کہ کن اشخاص کیطرف سے اور کن اشخاص کے مقابلہ مین نالش ہونا چاہئے عرضی
دعوی مرتب کرنے سے پہلے طے کر لینا بہت ضرور ہے یہہ بحث غیر اہم یا فضول نہین ہے
بلکہ بہت اہم اور ضروری ہے اور ہمنے اپنے تجربہ مین دیکھا ہے کہ بعض اوقات غلط اشخاص
کے مدعی یا مدعا علیہ بنائے جانے سے عرضیدعوی نامنظور و خارج ہوگئے ہین اور دعوی ضمن ہوگئے
ہین پس اسبات کا دیکھنا کہ نالش مین مدعی اور مدعا علیہ کون اشخاص ہونا چاہئے ازحد ضرور ہے
اور جواب اس سوال کا کہ کون شخص مدعی یا مدعا علیہ کسی خاص مقدمہ مین ہونا چاہئے اوس مقدمہ
کے واقعات پر منحصر ہے گو یہہ امر بطور عام قاعدہ کے کہا جاسکتا ہے کہ کوئی شخص مبنا کسی
معاہدہ کے نالش نہین کر سکتا جبتک کہ معاہدہ مذکور نامبردہ یا اوسکے مختار یا کسی ایسے شخص کے
ساتھہ لکھا گیا ہو جو منجانب اوسکے عمل کرنا ظاہر کرتا ہو اور جسکے فعل کو اوسنے منظور کیا ہو اور

نالش اوس شخص کی جانب سے ہونا چاہئے جسکے حق قانونی یا جائداد پر دوسرے شخص کے فعل بیجا سے اثر پہونچا ہو اور وہ شخص جسکے فعل بیجا کیوجہہ سے ایسا اثر پہونچا ہو مدعاعلیہ ہونا چاہئے بصورت کسی معاہدہ تحریری

۳ فریقین معاہدہ یا اونکے قایم مقامان از روے معاہدہ مذکور نالش کر سکتے ہین اور جو شخص بطور فریق معاہدہ دستاویز معاہدہ مین ظاہر کیا گیا ہو وہ معاہدہ مذکور کی بنا پر دعوی نہین کر سکتا اور بصورت سادہ معاہدون کے معاہدہ کے معاوضہ دینے والے کو استحقاق نالش کرنیکا ہوتا ہے اور نیز جس شخص کے فائدہ کے لیئے معاہدہ تحریر کیا گیا ہو نالش کر سکتا ہے اور اکثر نظائر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بصورت معاہدہ تحریری کے جبکہ چند اشخاص کے حق مین معاہدہ مشترکاً کیا گیا ہو اور اونکا حق از روے معاہدہ مشترک ہو تو اونکی طرف سے نالش مشترک بمقابلہ معاہدہ کرنیوالے کے ہونی چاہئے مگر جبکہ اونکے حقوق از روے معاہدہ منفرد اور جداگانہ ہون تو نالش جداگانہ اونکی طرف سے ہو سکتی ہین اور بصورت عبارت معاہدہ مبہم ہونے کے معاہدہ کی تعبیر موافق نیت فریقین کے کرنا چاہئے۔ جبکہ معاہدہ کارندہ نے کیا ہو تو نالش آقا کو کرنا چاہئے اور جب کوٹھی شراکتی کے حق مین معاہدہ لیا گیا ہو تو شرکا کی طرف سے مشترکاً نالش ہونا چاہئے اور از روے دفعہ ۲۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع نالش منجانب ایسے جملہ اشخاص کے دائر ہونا چاہئے جنکو ایک ہی بنائے دعوی کے بابت کسی جائداد متدعویہ کے استحقاق کا ہونا مشترکاً یا منفرداً یا بعض کو بجائے بعض کے بیان کیا جاوے الخ اور از روے دفعات ۲۸ اور ۲۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی جائز ہے کہ وہ جملہ اشخاص زمرہ مدعاعلیہم مین شامل کیئے جاوین جنکے مقابل ایک ہی معاملہ کی بابت وادرسی کے استحقاق کا ہونا مشترکاً یا منفرداً یا بعض بجائے بعض کے ہونا بیان کیا جاوے اور مدعی کو اختیار ہے کہ اگر اوسکی مرضی ہو ایک ہی مقدمہ مین اون اشخاص مین سے سب کو یا بعض کو مدعاعلیہ کرے جو ایک ہی معاہدہ کی بابت منفرداً یا مشترکاً اور منفرداً ذمہ دار ہون اور اون اشخاص مین وہ لوگ بھی شامل کیئے جا سکتے ہین جو بل آف اکسچینج اور ہنڈویات اور پرامیسری نوٹون کے فریق ہون۔

از روے دفعہ ۵۸ مجموعہ مذکور مدعی پر فرض ہے کہ ایک یادداشت اون دستاویزات کے (اگر کوئی ہون) جو نامبردہ نے عرضیدعوی کے ساتھہ پیش کی ہین ظہر عرضیدعوی پر لکھدے یا اوس سے منسلک کردے اور اگر عرضیدعوی منظور ہوجاے تو جتنے مدعاعلیہ ہون اوتنی ہی نقول سادہ کاغذ پر داخل کرین بجز اوس صورت کے کہ بوجہہ طوالت عرضیدعوی یا تعداد مدعاعلیہم یا کسی اور کافی وجہہ سے عدالت مدعی کو اوسی تعداد کے بیان مختصر نوعیت دعوی یا چارہ کار یا دادرسی مطلوبہ نالش پیش کرنیکی اجازت دے اور اوس صورت مین نامبردہ بیانات مذکور داخل کریگا اور اگر مدعی بحیثیت قایم مقامی نالش کرے یا مدعاعلیہ پر ایسی حیثیت سے نالش کیجاے تو بیانات مذکور مین یہہ ظاہر کیا جائیگا کہ کس حیثیت سے مدعی نالش کرتا ہے یا مدعاعلیہ پر نالش کیجاتی ہے بموجب دفعہ ۵۹ مجموعہ مذکور ضرور ہے کہ اگر مدعی بربنا کسی ایسی دستاویز کے دعوی کرے جو اوسکے قابو یا اختیار مین ہو تو نامبردہ اوسکو بوقت عرضیدعوی پیش کرنیکے عدالت مین داخل کریگا اور اوسیوقت دستاویز مذکور یا اوسکی نقل کو عرضیدعوی کے ساتھہ داخل ہونیکے لئے حوالہ کریگا۔ اگر کسی دستاویزات پر (خواہ اوسکے قبضہ مین ہون یا نہون) بطور شہادت بتائید اپنے دعوی کے مدعی استدلال کرے تو نامبردہ ایسی دستاویزات کو ایک فہرست مین جو عرضیدعوی کے ساتھہ منسلک کیجائیگی درج کریگا۔ بموجب دفعہ ۶۰ مجموعہ مذکور کے ضرور ہے کہ اگر کوئی ایسی دستاویز مدعی کے قبضہ یا اختیار مین نہو تو بشرط ممکن مدعی بیان کریگا کہ دستاویز مذکور کسکے قبضہ یا اختیار مین ہے۔ اگر دستاویز مثائید دعوی تحریر مندرجہ کسی بہی کھاتہ یا دوسری بہی کی ہو جو اوسکے پاس یا اوسکے اختیار مین ہو تو مدعی کو لازم ہے کہ عرضی داخل کرتے وقت وہ اصل بہی اور نقل تحریر کی جسپر اوسکو استدلال ہے پیش کرے اور اصل دستاویز بعد مقابلہ کے مدعی کو واپس دیجائیگی۔ جو دستاویز مدعی کو بوقت گذرنے عرضیدعوی کے عدالت مین پیش کرنی یا جو فہرست مندرجہ یا منسلکہ عرضیدعوی مین داخل کرنی ضرور ہے اگر وہ اسی طور پر پیش کی جاے یا داخل نہ کیجاے تو مقدمہ کی سماعت کے وقت بغیر اجازت عدالت کے اوسکی طرف سے وجہہ

ثبوت مین نہ لیجائیگی گو یہہ عبارت اون دستاویزات سے متعلق نہین ہے جو مدعا علیہ کے گواہونسے جرح کے سوالات کرنیکے لئے یا بجواب کسی مقدمہ کے جو مدعا علیہ نے قایم کیا ہو عدالت مین پیش ہون یا جو کسی گواہ کو محض اوسکی یادد ہی کے لئے دے جائین۔

بعد عرضیدعوی مرتب اور داخل عدالت کرنیکے وکیل کا یہہ کام ہے کہ اسباب کو دیکھے کہ کون کون سی اوسکو درخواستین بغرض پیروی مقدمہ منجانب مدعی اور اوسکے فائدہ کے دینا ضروری ہین اسبات کی نسبت کہ کس کس قسم کی یا کیا کیا درخواستین کس کس وقت دینا چاہئے کوئی قاعدہ کلیہ بیان نہین کیا جاسکتا کیونکہ درخواستون کا دینا ہر مقدمہ کے خاص حالات پر منحصر ہے بعض مقدمہ مین کسی درخواست کا پیش کرنا ضرور نہین ہے بعض مقدمات مین بہتیون درخواستونکا دینا بغرض فائدہ اپنے موکل کے ضروری ہوتا ہے مثلاً بعض مقدمہ مین درخواست بغرض حصول اجازت شامل کرنے کسی بنائے دعوی کے ساتھہ نالش دلا پانے جایداد غیر منقولہ حسب دفعہ ۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی اور بعض مقدمات مین بغرض اجازت دستخط اور تصدیق عرضیدعوی حسب دفعہ ۵۱ و ۵۲ مجموعہ مذکور جبکہ سوائے مدعی کے کوئی اور شخص عرضیدعوی پر دستخط اور اوسکو تصدیق کرے یا حسب دفعہ ۱۲۱ مشتمر اظہار لئے جانے فریق مخالف بذریعہ ہند سوالات یا بغرض اجرائے اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۲۸ مجموعہ مذکور یا حسب دفعہ ۱۳۱ مجموعہ مذکور بغرض اجرائے اطلاعنامہ یا حسب دفعہ ۳۶۵ مشتمر مدعا علیہ بنائے جانے قائمقام جایز مدعا علیہ متوفی کے یا حسب دفعہ ۴۴۰ مجموعہ مذکور بغرض اجازت دستخط اور تصدیق عرضیدعوی منجانب نابالغ مدعی کے یا حسب دفعہ ۴۴۳ بغرض تقرر ولی مدعا علیہ نابالغ کی ضرورت ہوتی ہے پس ہر مقدمہ مین حسب موقع اور ضرورت درخواست عدالت مین پیش ہونا چاہئے اگر چند امور ضروری مدعا علیہ سے دریافت کرنا ہون یا جس حالت مین وکیل کو معلوم ہو کہ مدعا علیہ مقدمہ کوئی شخص معزز ہے اور بصورت اوسکا اظہار بحلف ہونیکے وہ صحیح حال مقدمہ بیان کردیگا اور اوسکے صحیح بیان کرنے سے موکل کا فائدہ ہوگا تو وکیل کو مناسب ہے کہ بغرض حاضری اصالتاً مدعا علیہ اور اوسکے اظہار کی درخواست عدالت مجوزہ مین پیش کرے

اور اگر صرف چند دستاویزات پیش کردہ اپنے مدعاعلیہ سے تسلیم کرانے کی ضرورت ہو تو یا تو حسب دفعہ مجموعہ مذکور درخواست دیگر اطلاعنامہ تسلیم دستاویزات بنام مدعاعلیہ جاری کرنا چاہئے یا اوسکے وکیل سے (اگر کوئی مقرر ہوا ہو) دستاویزات مذکور کے تسلیم کرانے کی درخواست پیش کرنی چاہیے اگر کوئی امر سہواً عرضیدعوی مین فروگذاشت ہوا ہو یا کوئی اور سہو ہوگیا ہو تو تاریخ پیشی اول تک ترمیم عرضیدعوی کی درخواست دینا چاہیے اور وجود دستاویزات مدعاعلیہ یا کسی دوسرے شخص کے قبضہ مین ہون اونکی طلبی کی اور نیز اپنے گواہون وغیرہ کی طلبی کی عدالت مین درخواست دینا چاہیے۔ انکے سوائے اور بیسیون قسم کی درخواستین موافق خاص حالات مقدمہ ہوسکتے ہین مگر اونکی نسبت جب تک واقعات اور حالات مقدمہ معلوم نہون کچھہ کہا نہین جاسکتا ہے اور یہہ امر ہر وکیل کے تجربہ اور تیز فہمی اور جودت طبع پر منحصر ہے جہان جیسا موقع ہو وکیل کو درخواست دینا چاہیے بعد ترتیب عرضیدعوے کے اور درخواست ہائے ضروری قبل تنقیح پیش کرنے کے مدعی کو بتاریخ تنقیح کل ثبوت دستاویزی ضروری نسبت اون امور کے جنکا مدعی پر بار ثبوت ہو پیش کرنا چاہیے اور بتاریخ فیصلہ قطعی کل ثبوت لسانی متعلق اون امور کے ترتیب وار پیش کرنا چاہیے اور جبکہ مقدمہ کی پیشی کی اول ہی تاریخ فیصلہ قطعی کی ہو تو کل ثبوت دستاویزی اور لسانی بتاریخ مذکور پیش کرنا چاہیے اب ہم ترتیب مقدمہ ختم کر کے چند ہدایات نسبت گفتگو یا تقریر منجانب مدعی کے لکھتے ہین۔

ہمنے چند عام ہدایات مقدمہ مین تقریر کرنیکے کی نسبت باب اول مین لکھدئے ہین اور جو ہدایات کہ ہم اب لکھتے ہین اونکو متسلسل اونہین ہدایات کے تصور کرنا چاہیے فن وکالت مین تقریر ایک جزو اعظم ہے اور بالعموم موکل اس ملک مین وکیل کی لیاقت کا اندازہ موافق اوسکے تقریر کے کرتے ہین گو اسمین کچھہ شبہہ نہین کہ تحریر کا اثر عدالت ہائے اپیل اور مقدمہ کے آخر نوبت تک پہونچتا ہے اور تقریر ابتدائی کا اثر عدالت ابتدا سے پر محدود ہوتا ہے۔ گفتگو کی عمدگی جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے گفتگو کے اختصار اور سریع المعنی ہونے مین ہے نہ کہ طوالت اور زیادہ گوئی مین

اگر کوئی وکیل یہہ چاہے کہ اوسکی گفتگو سریع الفہم اور قابل پسند ہو تو اپنی گفتگو مین نمایشی استعارات کی عبارت استعمال نکرے کیونکہ اس قسم کی عبارت ایسی مضبوط اور پُر تاثیر نہین ہوتی جیسے کہ عمدہ طور پر منتخب شدہ معمولی الفاظ ہوتے ہین بعض اوقات وکلا ایسے فقرات مین اپنا مطلب مبہم کر دیتے ہین جو زیادہ تر ایک بیہوش آدمی کے منہ کے الفاظ معلوم ہوتے ہین بہ نسبت ایک صحیح العقل اور تعلیم یافتہ شخص کے - ایک اچھی بالطبع گفتگو کرنیوالے کو بہت مدت تک مشق کرنے سے اپنی اسپیچ یا اڈریس کو استعارات سے زینت دینے کی قدرت حاصل ہوتی ہے مگر بہت عمدہ اور تجربہ کار گفتگو کرنیوالے استعارات کو بہت محدود طور پر استعمال کرتے ہین کثرت استعارات سے اکثر اوقات تقریر یا گفتگو کا مطلب خبط ہو جاتا نمایش سے ہمیشہ پرہیز کرنا چاہئے ہر شخص جب نمایش کی گفتگو سنتا ہے وہ اوس سے نفرت کرتا ہے اور اوس شخص کی نسبت جو ایسی گفتگو کرتا ہے مجبوراً نخواہ بری راے پیدا ہو جاتی ہے نمایش ایک ایسا نقص ہے جو بعض اوقات لایق اشخاص مین بھی پایا جاتا ہے اور گو بعض اوقات ہوشیار اور لایق شخص مین نمایش جائز رکھی جاتی ہے مگر کبھی پسند نہین کیجاتی ہے وکیل کے لئے صرف اسقدر ضرورت ہے کہ عدالت کے روبرو اپنا مقدمہ شروع کرنے مین صاف اور عمدہ طور پر واقعات مقدمہ بیان کرے جسقدر کہ الفاظ کم ہون اوسیقدر بہتر ہے اور جسقدر کہ گفتگو حجت سے مبرا ہو اوسیقدر وکیل کا بیان غالباً زیادہ تر باور کیا جائیگا وکیل کا مقدمہ عدالت کو ایک عجیب و دستان معلوم ہوگی اگر اوسمین قبل اسکے کہ فریق مخالف ایک لفظ بھی کہے حجت اور بناوٹ کرنیکی ضرورت ہو مثلاً ایک وکیل مقدمہ منجانب مدعی شروع کرتا ہے مین یہہ کہی کہ مدعی فلان وقت بہ نیک نیتی عمل کر رہا تھا اور مین عدالت کو یقین دلا دونگا کہ بلا شک مدعی بہ نیک نیتی عمل کر رہا تھا الخ یہہ طریقہ بہت ناقص ہے کیونکہ اسکے شروع ہی مین مدعی کا خاص بیان پر شبہہ پڑتا ہے بہت عمدہ طریقہ اس غرض کے پورا کرنے کے لئے کہ عدالت وکیل مدعی کے بیان کو تردید سے پہلے باور کرے یہہ ہے کہ مدعی کے گواہان حلفاً سے بیان

مدعی کی تائید کرتے ہین۔ جب فریق مخالف وکیل مدعی کی تردید مین واقعات بیان کر چکیے
اوس وقت وکیل موصوف کی بحث کے لئے پورا موقع آویگا اور اوسکی دلیلون مین اوسوقت
ایسی تازگی ہوگی جو بصورت پیشتر سے استعمال کئے جانے کے ہرگز نہوتی اور اوسوقت وکیل
موصوف کے دلائل موافق اوسکے مطلب کے بہت زیادہ کارآمد ہونگے۔ دوسرا فائدہ جلدی سے
قبل از وقت شروع ہی مین مباحثہ نکرنے مین یہہ ہے کہ وکیل مخالف کو وکیل مدعی کے بھی دلائل
کو خلاف اوسکے پلٹ دینے یا اپنے خاص دلائل کو وکیل مدعی کے مطابق کرکے اپنے مفید مطلب بیان کرنیکا
موقع نہ ملیگا۔ ناقص اور بے احتیاط طریقہ سے مقدمہ شروع کرنے مین عمدہ مقدمہ بھی بعض اوقات
بگڑ جاتا ہے اور عمدہ طریقہ سے گفتگو شروع کرنے مین بے جان مقدمہ بھی جاندار معلوم ہوتا ہے
مقدمہ شروع کرنے مین اول بات یہہ ہے کہ وکیل عدالت کے دل مین یہہ خیال پیدا کرے کہ اقل درجہ
وہ اپنے مقدمہ کو سچا باور کرتا ہے یہہ بات اسقدر صریح اور سیدھی ہے کہ اسکے ذکر کرنیکی ضرورت
ظاہرا نہین معلوم ہوتی ہے کیونکہ ہر وکیل اس بات کو اپنے دل مین جانتا ہے اور اسبات کو سب
لوگ جانتے ہین مگر یہہ خیال رہے کہ ہماری صرف یہہ غرض نہین ہے کہ ہر شخص اسکو جانے
بلکہ ہمارا منشا بہت مختلف ہے اور وہ یہہ ہے کہ عدالت کو یہہ امر باور کرایا جاوے کہ وکیل اپنے
مقدمہ کو سچا سمجھتا ہے علم بیشک ایک عمدہ شے ہے مگر جب تک علم پر عمل نہو تب تک علم بالکل بیکار ہے
ہمنے بعض وکلا ایسے دیکھے ہین کہ اونکا طریقہ ایسا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وے مشکل سے
اپنے خاص مقدمہ کو سچا باور کرتے ہین اور اونکے طرز تقریر اور گفتگو مین وزن نہین معلوم ہوتا تھا
اور یہہ طرز گفتگو مین سخت غلطی ہے اور اس سے پیشہ مین بہت نقصان پہونچتا ہے۔ دوسرے بات
[illegible] پیشتر سے خیال کر لیتے ہین اور [illegible]
[illegible] کہ بعض وکلا جواب ہی کو پیشتر سے خیال کرنا اور اوسکو مناسب
[illegible] کام بہت مشکل ہے اور اگر کوئی وکیل اسکام کو عمدہ اور
[illegible] تو ضرور کرے مگر یہہ کام ہر شخص کا نہین ہے اور انصاف [illegible] بہت

قابل لحاظ نہین ہے وکیل پر فرض ہے کہ اپنے مخالف کا عمدہ طور پر مقابلہ کرے اور ہرگاہ اوسکے
مخالف کو بھی اپنا مقدمہ پیش کرنیکا استحقاق حاصل ہے پس وکیل مدعی کو لازم ہے کہ اپنی تقریر
مین اپنے مخالف کے تقریر مقدمہ کو پہلے سے خیال کر کے شکست کرنیکی کوشش نکرے بلکہ مخالف کی تقریر
ختم ہونیکے بعد اوسکا مقدمہ شکست کرنیکی کوشش کرے - اگر ٹھیک طرز تقریر جو فریق مخالف کا وکیل
اختیار کیا چاہتا ہے وکیل مدعیکو معلوم بھی ہو جائے تو بھی پیشتر سے اوسکی تردید کرنا مناسب
نہین ہے بالعموم وہ طریقہ جسمین مخالف کا مقدمہ پیش ہوگا معلوم نہین ہوتا گو اوسکی جواب دہی معلوم
ہو جائے اور بعد اسکے کہ فریق مخالف اپنے مقدمہ اور دلائل تائیدی پیش کر چکے وکیل مدعیکو ٹھیک
طرز اختیار کردہ اپنے مخالف کے معلوم ہو جائینگے اور اگر وکیل مدعی اوس وقت مخالف کے مقدمہ
کو شکست نکر سکے تو یہہ بات یقینی ہے کہ وہ اسکے پیشتر سے مخالف کے مقدمہ کو کسی طور پر
شکست نہین کر سکتا تھا -

اکثر نوجوان اور ناتجربہ کار وکلا اور بعض اوقات بعض تجربہ کار وکلاء اسطور پر دوران گفتگو مین بعض
فقرات کہہ جاتے ہین - مین نہین سمجھتا کہ میرے لایق دوست وکیل مدعا علیہ کی کیا جوابدہی ہو سکتی ہے
فی الواقع یہہ ایک ایسا مقدمہ ہے کہ جسکی جوابدہی فضول ہے الخ اور اکثر اوقات بعد ان فقرات
کے فیصلہ اوس لایق دوست کے حق مین صادر ہوتا ہے جسکا کچھہ مقدمہ یا جوابدہی نہین ہے
ایسے فقرات بالکل عبث اور فضول ہین اور اون سے کسی قسم کی تائید بیان مدعی کے نہین ہوتی ہے
اور نہ اونکا عدالت پر کچھہ اثر ہوتا ہے پس ایسے فقرات کے استعمال سے سخت پرہیز کرنا چاہئے
ہرگاہ ہم اکثر جدید اور ناتجربہ کار وکلا مین نقص زیادہ گوئی کا دیکھتے ہین اسلئے ہم پھر اس
ہدایت کا مکرر کہنا اپنا فرض سمجھتے ہین کہ جسقدر الفاظ وکیل کی تقریر مین کم ہون اوسیقدر
اوسکی تقریر عمدہ اور برجستہ ہوگی اور جسقدر عبارت خیالات ظاہر کرنیکے لئے فی الواقع ضرور نہو
وہ فضول ہے اور اگر ایسی عبارت استعمال بھی کیجائے تو وہ نہایت عمدہ اور شستہ عبارت
ہونا چاہئے اور بغرض زیب و زینت تقریر کے استعمال ہونا چاہئے یہہ سچ ہے کہ خوبی

اور زینت فصاحت سے تقریر اور تقریر کرنیوالے دونون کو یکسان رونق ہوتی ہے مگر فصاحت
سے خوب مشق کرنا چاہیے اور جب بخوبی مشق ہوجاوے تب عمل مین لانا چاہیے لیکن زیادہ
کوئی خوبی مین داخل نہین ہے بلکہ ایک قسم کی برائی ہے آرایش و زینت الفاظ کی ناقابل قدر
نہین ہے مگر بہت کثرت سے آرایش مذکور کا استعمال کرنا خطرناک ہوتا ہے۔
اگر تمثیل قلت کے ساتھہ استعمال کیجائے تو وہ ایک اثر پذیر آرایش ہوگی کیونکہ طبیعت
انسانکی عمدہ تشبیہہ کے ساتھہ ہوجاتی ہے اور اکثر یہہ خیال ہوجاتا ہے کہ چونکہ تشبیہہ صحیح ہے
اسلیے بحث بہی جسکی تمثیل دیگئی صحیح ہے مگر مقدمہ شروع کرنے مین تمثیل ترک کردینا چاہیے
اسوجہہ سے کہ شروع اسپیچ کی قوت صرف واقعات ہین۔ مقدمہ شروع کرنیکی تقریر مین
ترتیب اور درستی الفاظ کا بہت بڑا لحاظ رکہنا چاہیے بلا اسکے کوئی فی الواقع عمدہ اسپیچ
نہین ہوسکتی ہے اور واقعات مقدمہ بلحاظ زمانہ وقوع تاریخ وار ترتیب دیکر عدالت
کے روبرو پیش کرنا چاہیے شاید ہمارے ناظرین اس موقع پر یہہ فرما دین کہ مقدمہ
منجانب مدعی شروع کرنے مین ترتیب اور درستی الفاظ اور واقعات کی ضرورت سب کو
معلوم ہے مگر اسکا ہم یہہ ہی جواب دینگے کہ جب تک اس بات پر عمل نکیا جائے تب تک محض
معلوم ہونا کوئی چیز نہین ہے ہم اکثر دیکھتے ہین کہ بعض وکلا اپنی گفتگو مین صرف ترتیب
اور درستی الفاظ سے تغافل نہین کرتے مگر واقعات اور تاریخ کو خلط ملط کرکے حاکم عدالت کو تکلیف
اور اپنے موکل کو نقصان پہونچاتے ہین لہذا اسبات پر اصرار کرنا نامناسب نہوگا کہ ترتیب
وقت اور ترتیب واقعات اور ترتیب علت اور معلول پر سخت توجہہ کرنی چاہیے ہر بیان
صاف اور صریح ہونا چاہیے اور ہر سلسلہ واقعات کا نہایت ترتیب کے ساتھہ بیان کرنا
چاہیے چاہے جیسے پیچیدہ حالات اور واقعات ہون مگر اونمین کبہی بے ترتیبی نہونا چاہیے
وکیل کا کام اور فن وکالت یہہ ہے کہ واقعات جدا کرکے اونکے تعلقات باہمدگر اور رجوع
اثر کہ اونکا ناقص مقدمہ پر ہو عمدہ طور پر بیان کئے جاوین اور جہان تک ممکن ہو واقعات

غیر متعلقہ کو تقریر مین دخل نہ دیا جاوے یعنی خارج کر دیئے جاوین واقعات غیر متعلقہ سے ایسے واقعات
سے مراد ہے جو بلا کسی واقعی تعلق یا نسبت کے واقعات مقدمہ کے ساتھہ ملجاتے ہین -

وکیل کو مناسب ہے کہ اپنے دل مین اس بات کو سمجھلے کہ امر یا امور تنقیح طلب کیا ہین اور کس شہادت پر
اوسکا یا اونکا استدلال ہوگا اور پہر شہادت کے خود بخود ترتیب ہو جائیگی - اون امور پر بہت
زیادہ تقریر مین زور دینا جو شہادت سے پورے طور پر ثابت ہین اپنے قوای کو زائل کرتا ہے
واقعات کو بہت صحت اور اختصار کے ساتھہ بیان کرنا چاہیے اور اونمین فضول طوالت کرنا گویا عدالت
کو تہکانا اور عدالت کی توجہہ خاص امر تنقیح طلب سے پہیر دینا ہے - وکیل مدعی پر فرض ہے
کہ عدالت کے دلپر اپنے گواہ کی وقعت کو جما دے اور اگر عدالت اوسکے گواہ پر اعتبار نکریگی تو اوسکا
مقدمہ جاتا رہیگا - وکیل مدعی کے لئے ضرور ہے کہ اپنے گواہ کو مخالف کے حملون سے بچانیکا خیال
رکہے کیونکہ اوسکا مخالف اوسکے گواہ کے شکست کرنے مین اپنے فن کو عمل مین لائیگا مگر جب تک
گواہ کے بیان کی تائید نہوگی تب تک گواہ مذکور خود بخود قایم نہین رہ سکتا ممکن ہے کہ سو باتین
جو گواہ مذکور بیان کرے اونکی دیگر شہادت سے تائید ہو اور اس تائید سے گواہ مذکور کے بیان کی
صداقت ظاہر ہوئی مگر اس قسم کی تائید کی صرف اوس حالت مین ضرورت ہوتی ہے جب اور طرح
تائید نہو اور اگر وکیل مدعی یہہ دکہلا سکے کہ اوسکے گواہ کی بالعموم دیگر اور بالکل خود مختار گواہون سے
تائید ایسے امور مین ہوتی ہے جنکو گواہ مذکور ضروری نہین تصور کرتے تہے اور اگر وکیل موصوف
اسکے ساتھہ ہی یہہ بہی دکہلا سکے کہ بیان فی نفسہ یکسان اور موافق قراین مقدمہ کے ہے
تو اوسکو امید قوی رکہنا چاہیے کہ فیصلہ اوسکے مفید مطلب صادر ہوگا -

اس مقام پر ہمارے لئے اپنے وکلا ناظرین اور اون ناظرین کتاب ہذا کے دلپر جنکو وکیل ہونا ہے
یہہ بات جمانا بے موقع نہوگا کہ پیروی مقدمہ منجانب مدعی مین اونکو اپنے گواہ سے سوالات ہوشیاری
تمام کرنیکی بہت ضرورت ہے اگر گواہ کا اظہار ناقص اور بلا تعلق ہوا اور اگر صرف نصف ہی
بیان کیا جاوے تو وہ قراین جنکا شبہہ اوپر ذکر کیا خلاف قراین ہو جاوینگے اور گواہ صرف بلا تائید

نہوگا بلکہ ضعیف ہوجائیگا اور اس بات کا ہر وکیل کو لحاظ کرنا چاہئے کہ ہر ایک واقعہ بغیر عمدہ دلیل یا بنیاد اوسکے مقدمہ کے مبنی ہوسکے صرف گواہ کے اظہار مین ظاہر نہو جائے بلکہ عدالت کے روبرو بحث پیش کرنیکے لئے وکیل موصوف کے ذہن نشین رہے ۔

گفتگو مین چالاکی فقرات یا دہوکہ دہی سے سخت پرہیز کرنا چاہئے اس قسم کے فقرات فن وکالت اور لایق وکیل کی شان سے بالکل بعید ہین اور ہر گاہ تمثیل سے ہر بات زیادہ صریح الفہم ہوجاتی ہے لہذا ہم چالاکی کے فقرہ کی ایک تمثیل دیتے ہین ۔ وکیل کہتا ہے قطع نظر اسکے کہ مدعا علیہ نے یہہ مال بیانات لغو و فریب سے حاصل کیا مین یہہ گذارش کرتا ہون کہ اوسکا طریق عمل ایسا تھا جسکو عدالت ہرگز پسند نکریگی ۔ ایسے فقرات نہ سچے ہوتے ہین اور نہ صدق دلی کے ہوتے ہین صدق اور صدق دلی عمدہ گفتگو کے زیور ہین اور وے ایسی قوت ہین کہ جن سے سامعین کو تحریک اور اونکے دلپر اثر ہوتا ہے یہہ بات سچ ہے کہ صدق اور صدق دلی ناتجربہ کار گفتگو کرنیوالے کی تقریر مین بعض اوقات بہرے معلوم ہوتے ہین اور وہی خیالات اور وہی صدق سخت الفاظ مین بہی ظاہر ہوسکتے ہین اور عمدہ اور شستہ اور قابل پسند عبارت مین بہی ظاہر ہوسکتے ہین مگر چالاکی اور دہوکہ دہی بہالوتی کا تماشہ کرنیوالی اور نٹ سے تعلق رکہتے ہین اور وکیل کی شان سے بالکل بعید ہین ۔

تنبیہ

تقریر کرتے وقت چہرہ کا بنانا اور بہوین مٹکانا اور اعضائے جسم کا حرکت مین لانا اس زمانہ مین بالکل ناپسندیدہ اور قابل پرہیز ہے بعض وکلا اپنے چہرہ کو گفتگو کرتے وقت ایسا سمیٹ لیتے ہین کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا اونکے کام کے بارے اونکا جسم شکنجہ مین کہنچ رہا ہے اور بعض وکلا اپنی صورت ایسی بنا لیتے ہین کہ اونکی نگاہ سے انتہا کی تحقیر یا غصہ یا نفرت کا اظہار ہوتا ہے مگر اپنے خیالات کو نگاہ سے ظاہر کرنا شخص کا کام نہین ہے اور چونکہ چہرہ کی حالت خودبخود موافق حالت طبیعت کے ہوجاتی ہے لہذا چہرہ بنانے یا کسی عضو کو حرکت مین لانیکی ضرورت نہین ہے بناوٹ کرنیوالے کی ایسی صورت ہوجاتی ہے کہ اوسکو دیکہکر عدالت اور حاضرین

عدالت کو ہنسی آتی ہے اور ایسی بناوٹ کا اختیار کرنا قابل ہنسی ہی نہین ہے بلکہ داخل بیوقوفی ہے
بناوٹ بالعموم معلوم ہو جاتی ہے اور جسوقت حاکم عدالت کو معلوم ہو گا کہ کوئی خاص وکیل بناوٹ
کرتا ہے تو پھر اوسکی بات پر اعتبار بہت کم کریگا اور اوسکی گفتگو پر زیادہ توجہ نکریگا - اگر وکیل
مین دلسوزی اور سرگرمی ہے تو وکیل کیصورت سے از خود کل علامات اوسکے جوش دل کے
بلا کسی کوشش کے ظاہر ہو جاینگے -

ناتجربہ کار وکلا کے آگاہ کرنیکے لیئے ہم یہہ کہنا بھی مناسب سمجھتے ہین کہ کسی کی نقل نکرنا چاہیے ایک
فی الواقع لایق وکیل کا طرز بالکل علیحدہ اور خاص قسم کا ہوتا ہے اور اگر وہ دوسرے شخص کے طرز سے
اوسکو بدلا دے تو اوسکا طرز بالکل بگڑ جایگا ایک چلتے ہوئے وکیل کا طرز اختیار کرنا ایسا ہے
جیسا کہ پستہ قد آدمی کا سوٹ تازہ لمبے آدمی کی پوشاک پہننا ہے طرز عبارت مثل قوت دماغ کے
ہر شخص کے لئے جبلی ہوتا ہے اور یہہ بات بھی صحیح ہے کہ نقل کرنیوالے اون اشخاص کے جنکی
وہ نقل کرتے ہین بہ نسبت اوصاف کے نقص زیادہ اخذ کر لیتے ہین -

نقل فوراً ظاہر ہو جاتی ہے اور چاہے جیسے عمدہ طور پر کیجائے مگر یہہ معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ اصلی نہین ہے
اس سے یہہ نتیجہ اخذ نکرنا چاہیئے کہ نہایت لایق وکلا کے طرز گفتگو پر توجہہ اور غور نکیا جائے بلکہ نہایت
لایق اشخاص کی خوبیون اور فضیلتون پر بہت غور کے ساتھہ توجہہ کرنا قابل تعریف ہے -
موزون اور عمدہ وطیرہ - خوش اخلاقی و نیک نہادی سہولت باتہذیب - فصاحت بیساختہ
اور بلا مبالغہ - ترتیب درستی تقریر سوالات جرح کرنیکے باریک اور عمدہ طریقہ - بیخوف خود مختاری
اصحاب فن وکالت - ان جملہ اوصاف پر بخوبی غور و توجہہ کرنا چاہیے اور اگر ان باتون کی کامیابی کے
ساتھہ آپ نقل کر سکین تو ضرور کیجیے مگر محض آنکھہ بند کر کے نقل نکیجیے اور اگر آپ کسی نہایت لایق
وکیل مین بے اندازگی کا نقص دیکھین تو لمحہ کے لئے بھی اوسکی نقل کرنیکا قصد نکرین گو اوس
وکیل مین جسمین وہ جبلی ہو ایک قسم کی آرایش اور چمک دمک معلوم ہوتی ہو (بیرسٹر صاحب کی
ہدایات پیشہ وکالت طبع ہفتم صفحہ ۱۲) - مبالغہ ایک قسم کا نقص ہے اور اوس سے ہمیشہ پرہیز کرنا چاہیے

وکیل کو صرف اوس مقدمہ کا جسکو وہ ثابت کرنا چاہے خلاصہ بیان کردینا چاہیے اور یہہ
اسطور پر کرنا چاہیے کہ جبکہ شہادت جو معمولی طور پر علیحدہ اور جداگانہ حصون مین ہوتی ہے
منفرد اور جزو جزو عدالت کے پیش کیجاے تو عدالت ہر حصہ شہادت کا تعلق اوس جزو سے جو اوس سے
پیشتر بیان کیا گیا ہو اور بعدہ کل شہادت سے دریافت کرکے اوسکی وقعت کو تشخیص کر سکے - کوئی
امر اہم اپنے مقدمہ کا مقدمہ شروع کرنے مین فروگذاشت نکرنا چاہیے کیونکہ جسطور پر واقعات پیش
جاینگے اوسیطور پر عدالت قبول اسکے کہ شہادت بتائید واقعات مذکور پیش کیجاے واقعات مذکور
کو قریباً مثل ثبوت کے قبول کریگی اور بعدہ جب شہادت پیش کیجایگی تو اوسکی وقعت بڑہ جایگی گو
صحیح ہے کہ نہ واقعات بدل جاینگے نہ اون مین مبالغہ ہوگا مگر اسطریقہ سے وے عدالت کے ذہن نشین
ہوجاینگے - فرض کرو کہ مختلف واقعات جو بظاہر جداگانہ اور باہم کم بلا تعلق ہین مگر صریح یا
غیر صریح طور پر خاص امر تنقیح طلب سے ایک قسم کا تعلق رکھتے ہین ثابت کرنیکے لئے کئی گواہ ہین اور یہہ
گواہ اون مختلف واقعات کو ظاہر کرتے ہین کہ جو مختلف اوقات و مختلف مواقع پر واقع ہوئے ہین
مگر ایک عام امر تنقیح طلب سے تعلق رکھتے ہین تو ظاہر ہے کہ اس قسم کا مقدمہ شروع کرنے مین اگر
آپ صاف طور پر واقعات بیان کرنا چاہین تو آپ پر فرض ہے کہ کامل طور پر ایک قسم کے
واقعات کی نسبت ایک وقت مین تقریر کرین اور جو واقعات تاریخ مین سب سے اول ہون اونہین سے
شروع کرین اور اون واقعات کو صاف و صریح طور پر بیان کرکے عدالت کے ذہن نشین کردین
اور اونکا تعلق خاص امر تنقیح طلب سے ظاہر کرنیکے اوسوقت تک کوشش کرنی چاہیے جب تک کہ
کل گروہ واقعات اسی طور پر عدالت کے ذہن نشین نکردئے جاوین اور جب کل واقعات کو آپ حاکم
عدالت کے ذہن نشین کر چکین تو اوسوقت آپ کے لئے کل مختلف واقعات کا تعلق باہمی اور خاص امر
یا امور تنقیح طلب سے دکہلانیکا عمدہ موقع ہوگا اور عدالت مختلف اجزا آپکے بیان کے اور اونکا تعلق
باہمی بخوبی سمجھ لیگی (خلاصہ مسٹر ہیرس صاحب کی ہدایات وکالت طبع ہفتم صفحہ ۲۲) -
یہہ بات قابل یاد رکہنے کے ہے کہ مبالغہ مطابق واقعات کے نہین ہوتا ہے اور اوس سے مسلسل

تقریر مین فرق آجاتا ہے اسلئے ہم اپنے ناظرین کو بہی مشورہ دینگے کہ ہمیشہ گفتگو راست اور صحیح
اور بیساختہ طور پر کرنا چاہیے اور طرز تقریر اور عبارت مستعملہ دونون مین یکسان سہولت
ہونا چاہیے۔ مثل بآواز بلند گفتگو کرنیکے بہت نرمی سے بولنا بہی قابل پرہیز ہے جو شخص کہ
زور سے بولتا ہے اوسکے کامیاب ہونیکا توکسیقدر امکان بہی ہے لیکن جو بہت آہستہ بولتا ہے
اوسکی کسی طور پر کامیابی نہوگی اور وہ کچھہ بہی پیشہ وکالت مین نچلیگا بعض اوقات بہت آہستہ
گفتگو کیوجہہ شک اور حجاب ہوتی ہین اور جبکہ یہہ صورت ہو تو استقلال اوسپر غالب آئیگا مگر یہہ
امر قابل شبہہ ہے کہ آیا نوجوان اور ناتجربہ کار وکیل کو عدالت مین استقلال خواہ مستقل مزاج
ہونیکا موقع ملیگا لیکن ایسے مقامات بہی ہین کہ جہان اگر وکیل موصوف چاہے تو مستقل مزاجی
اور ثابت قدمی کی حسب خواہش اپنے مشق کرے اور وہ مقامات لب دریا اور کشادہ میدان
ہین چونکہ لب دریا اور کشادہ میدان کے جانے مین ایک قسم کی تکلیف متصور ہے اسلئے ہمارے
خیال مین کمرہ جسمین شور وغل نہو سب سے عمدہ موقع اس قسم کی مشق کرنیکا ہے اور اگر کوئی
شخص اپنے شک وحجاب پر اپنے خاص کمرہ مین غالب آجائیگا تو وہ یقیناً عوام کے روبرو
بہی اوسپر غالب ہوگا کیونکہ اپنے خاص کمرہ مین اپنے خاص الفاظ کو اپنے کانون سے سننے
اور اونپر نکتہ چینی کرنیکا موقع حاصل ہے اور ایسے موقع پر جو نقص کہ آواز اور لہجہ مین ہوتے
ہین اونکو انسان بخوبی دیکھہ سکتا ہے اور اگر کسی شخص کو اپنے لہجہ صحیح کرنیکی قوت کسیقدر
حاصل ہے تو وہ اوس قوت کو ایسے موقع پر جہان کہ کوئی دوسری آواز مخل ہونیوالی نہین ہے
مشق کرنیکے لایق ہوگا اور ایسے مقام پر اوسکو اپنا لہجہ درست کرنے اور اوسکی جانچ کرنیکی صلاحیت
پوری طور پر حاصل ہوگی پیشہ وکالت کی اس شاخ پر بہت کم توجہ کی جاتی ہے اور بعض اشخاص اسقدر تسا
ہل کرتے ہین کہ گویا کل روئے زمین کے انسانون کو بہت عمدہ لہجہ اور شیرین زبانی اور دونون کو تہذیب
کے ساتہہ استعمال کرنیکا جوہر حاصل ہے مگر بہت عمدہ لہجہ کا جوہر شاذ ونادر ہوتا ہے اور اوسکے
بہی بلانقص ہونیکے لئے مشق کی ضرورت ہے پر کچھہ لینا چاہئے کہ اون لہجون کی درستی

کرنیکی جو عمدہ اور خوشگوار بھی نہین ہین کسقدر ضرورت ہے ۔
تقریر مین جلدی کرنا نہین چاہئے بعض وکلا عدالت ہائے مفصل مین ایسے دیکھنے مین آئے ہین
جو بہت جلدی بولتے اور بدین وجہہ بہت کم کہتے ہین وکلا کے لئے صاحب تحمل اور ثابت قدم اور
مختصر گو ہونا مناسب بلکہ انسب ہے، دیر تک مقدمہ مین گفتگو کرنا تکلیف دہ اور فضول ہے اور
اعادہ کرنے سے اور بھی گفتگو مین طوالت زیادہ ہوجاتی ہے فضول گفتگو سے ہماری غرض ایسی
گفتگو سے ہے جو خالی گفتگو ہو بلا لحاظ اس امر کے کہ اوسمین کسقدر وقت صرف ہو ممکن ہے کہ
ایک تقریر جسمین آدہ گھنٹہ صرف ہو بہت طول ہو اور دوسری تقریر جسمین آٹھہ گھنٹہ صرف ہون مختصر ہو
مختصر گفتگو مین بہ نسبت طول گفتگو کے زیادہ قوت ہوتی ہے اس سے ہماری محض یہہ غرض
ہے کہ بلا مطلب الفاظ استعمال نکئے جائین تاکہ تقریر مین زیادہ قوت اور اندازہ اور عمدگی
پائی جاوے وکیل پر فرض ہے کہ وہ واقعات کو اسطور پر دکھلاوے کہ صرف وہ عدالت کے ذہن نشین
ہی نہو جاوین بلکہ موافق رائے وکیل موصوف اور واسطے فائدہ اوسکے موکل کے عدالت
کو واقعات مذکورہ کے منظور کرنیکی ترغیب ہو جو کچھہ کہ نسبت ہدایات نسبت تقریر کے بیان کئے ہین
اونکا لب لباب یہہ ہے واقعات مقدمہ کو مختصر اور صحیح طور پر بلا کسی مبالغہ کے بیان کرنا
چاہئے اور یہہ بھی عادت کہ وکیل نے سمجہا جب اپنے موکل کی پیش کی ہو اوس سے بہت لیاقت
کے ساتھہ ہر پہلو مقدمہ پر نظر کرکے اپنے موکل کے اوس بیان کی جسپے وہ عدالت مین آیا ہو تائید
کرنا چاہئے اور اگر شہادت پیش کردہ فریق ثانی کوئی بات اپنے مفید مطلب ہو تو اوسکو
بھی بیان کرنا چاہئے اور جہانتک ممکن ہو گفتگو بہت مختصر اور شستہ اور عمدہ عبارت اور
شیرین زبانی اور عمدہ لہجہ سے کرنا چاہئے مبالغہ اور دہوکہ دہی اور فریب بازی کے الفاظ
سے سخت حذر کرنا چاہئے اور واقعات مقدمہ سے شہادت کے کل اجزا کا تعلق موافق اپنے
مطلب کے اسطور پر دکھلانا چاہئے اور خود واقعات مقدمہ کو اسطور پر بیان کرنا چاہئے کہ عدالت
کو شہادت واقعات مذکور کی موافق مطلب وکیل اور اوسکے موکل کے فائدہ کے منظور کرنیکی

ترغیب ہو - اب ہم اس باب کو یہہ کہکر ختم کرتے ہین کہ فروغ وکالت کے لئے گویائی ایک
بہت بڑی چیز ہے اور اپنی قوت بیانیہ کو ترقی دینا ہر وکیل پر فرض ہے اور جن لوگون نے
گویا ہونیکی شہرت حاصل کی ہے اونکو یہہ بات کثرت محنت اور مدت تک روزانہ مشق اور بڑے
بڑے لایق گویا اور فصیح زبان بولنے والون کے طرز تقریر پر غور و توجہہ کرنے سے نصیب ہوئی ہے
عمدہ اور شستہ اور برجستہ گفتگو سے کامیابی حاصل ہوتی ہے اور کامیابی ایسی شے ہے
کہ وہ قابل اسکے ہے کہ ہماری زندگی کی محنت سے حاصل کیجاوے -

باب سوم پیروی مقدمہ بجانب مدعاعلیہ

مثل باب دوم کے اس باب میں بھی ہم اوّل کارروائی تحریری کی نسبت اور بعدہ تقریر بجانب مدعاعلیہ کی نسبت چند ہدایات بیان کرینگے - پیروی مقدمہ بجانب مدعاعلیہ میں سب سے اوّل اور ضروری کام بیان تحریری کا مرتب کرنا ہے کوئی کارروائی تحریری پیشہ وکالت باستثنائے عرضیدعوی کے بیان تحریری سے زیادہ اہم اور مشکل نہیں ہے مثل عرضیدعوی کے بیان تحریری کی ترتیب کا اثر بھی مقدمہ کے آخر نوبت تک پہونچتا ہے اور ذرا سا نقص عرضیدعوی یا بیان تحریری میں رہجانا جسکی وجہ سے ہمیشہ کے لئے اوس شخص کا مقدمہ جسکی طرف سے ناقص عرضیدعوی یا بیان تحریری داخل ہو بگڑجاتا ہے - مقدمہ چھوباکارا بنام عیسی بن خلیفہ مطبوعہ انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۰۹ میں قرار پایا کہ ازروئے دفعہ ۱۲۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع (مطابق دفعات ۱۱۴ اور ۱۱۵ - ایکٹ سنہ ۱۸۸۲ع) مدعاعلیہ کو چاہئے کہ جو جوابدہی بوقت تجویز کیا چاہتا ہے وہ اپنے بیان تحریری میں درج کردے اور یہہ اصول کہ مدعی پابند بیانات اور واقعات مندرجہ عرضیدعوی اپنے کا ہے (جسکی تقلید مقدمات الیشان چندر سنگھ بنام شامان چرن بہٹو مطبوعہ اپیلہائے ہند مولفہ سورصاحب جلد ۱۱ صفحہ ۵ اور محمد ظہور علی خان بنام ٹاٹکنور اپیلہائے ہند مولفہ سورصاحب جلد ۱ صفحہ ۴۷۸ میں ہوئی ہے) مدعاعلیہ کے بیان تحریری سے بھی متعلق ہے یعنی مدعاعلیہ پابند بیانات اور واقعات متذکرہ بیان تحریری اپنے کا پابند ہے پس جبکہ مدعاعلیہ نے ایک نالش بیدخلی میں اپنے بیان تحریری میں یہہ لکھا کہ اراضی متنازعہ فی الواقعی نامبردہ کی تھی مگر سنہ ۱۸۶۵ع سے پیشتر اوسکو مدعی نے دبالیا تھا اور سنہ ۱۸۶۵ع میں اوسپر ایک عمارت بنانا چاہتا تھا اور اوسوقت میں مدعاعلیہ نے نزاع عدالتی سے بچنے کے لئے مدعی کو کچھہ روپیہ دیکر تنازع کا تصفیہ کرلیا تھا اور اراضی مذکور کو خرید کرکے اوسوقت سے اوسپر قابض اور دخیل ہے تو تجویز ہوئی کہ مدعاعلیہ نے صرف خریداری کی جوابدہی رکھی اور نامبردہ کو یہہ اجازت نہیں دیجاسکتی کہ بوقت تجویز سنہ ۱۸۶۵ع سے پہلے سے اپنا دخل مخالفانہ مدعی سے ثابت کرے -

احسن طریقہ بیان تحریری مرتب کرنیکا یہہ ہے کہ اول کل حالات مقدمہ مدعا علیہ یا کسی ذی علم شخص
سے جو کل حالات مقدمہ سے واقف ہو دریافت کرلئے جاوین اور پہر کل دستاویزات وغیرہ یا
اونکی نقول جو متعلق مقدمہ اور مدعا علیہ کے پاس ہون اور نیز نقل عرضیدعوی بہت غور کے
ساتھہ پڑہنا چاہئے اور اگر کوئی نقول ضروری متعلق مقدمہ مدعا علیہ کے پاس موجود ہون
تو بشرط امکان مدعا علیہ سے نقول مذکور منگوا کر پڑہنا چاہئے اور اول یہہ دیکہنا چاہئے کہ آیا دعوی
مدعی کسی نقص قانونی کیوجہہ سے ناقص یا کالعدم قرار پانیکے لایق ہے یا نہیں ممکن ہے کہ بعض
اوقات نالش مین دفعہ ۱۲ یا دفعہ ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء عارض ہو یا نالش خلاف
احکام دفعات ۱۲ و ۷ مجموعہ مذکور یا غلط مدعی کی جانب سے یا غلط مدعا علیہ کے مقابلہ مین خلاف احکام
دفعات ۲۶ و ۲۸ مجموعہ مذکور رجوع ہوئی ہو یا نالش مین اشتمال بیجا یا تعدد دعوی کا نقص ہو
یا خلاف احکام دفعہ ۴۲ یا دفعہ ۴۵ یا دفعہ ۵۱ مجموعہ مذکور نالش مرتب ہوئی ہو یا نالش مین دفعہ ۴۳
مجموعہ مذکور عارض ہو یا خلاف احکام دفعہ ۴۴ مجموعہ مذکور نالش مین جایداد غیر منقولہ کے ساتھہ کوئی
بنائے دعوی بلا اجازت عدالت شامل کردی گئی ہو یا عرضیدعوی مین کوئی بنائے دعوی ظاہر نہوتی ہو
یا مدعی نے قبل وقوع بنائے دعوی نالش دایر کردی ہو یا کہ تعین دعوی صحیح طور پر نکیا گیا ہو یا کم
دستاویزات مناط دعوی اسٹامپ مناسب پر نہون یا جبکہ دستاویزات مذکور کا رجسٹری ہونا قانونا
لازمی ہو اور اونپر رجسٹری نہوئی ہو یا مدعا علیہ کے کسی دستاویز کو دستاویز [illegible] اور دعوی پر قانونا
ترجیح ہو یا جبکہ مدعی کو قانونا نالش دایر کرنے سے پہلے نوٹس یعنی اطلاع نالش کے مدعا علیہ
کو دینا لازمی ہو اور نوٹس مذکور مدعا علیہ کو نہ دی گئی ہو یا نالش کسی خاص قانون مجریہ وقت کے
روسے دایر کی گئی ہو اور نالش مین ضروری شرایط قانون مذکور کی تعمیل نکی گئی ہو یا عرضیدعوی مین
مدعی یا مدعا علیہ بالغ قرار دئے گئے ہون اور فی الواقع مدعی یا مدعا علیہ نابالغ ہون یا نالش میعاد
تمادی عارض ہو یا نالش خلاف احکام دہرم شاستر یا شرع محمدی یا کسی قانون یا ایکٹ مجریہ وقت کے
دایر ہوئی ہو ۔ ایسی حالت مین جو نقص قانونی دعوی مدعی مین ہون اونکی نسبت اول عذرات

قانونی بیان تحریری مین درج کرنا چاہیے بعدہٗ ایسے عذرات قانون جو واقعات سے ملے ہوے ہون
خواہ واقعات پر مبنی ہون (اون کو) درج کرنا چاہیے اور پہر عذرات واقعاتی درج کرنا چاہیے ضرور ہے کہ بیانات
تحریری اوسقدر اختصار کے ساتھہ لکھے جائین جو بلحاظ حالات مقدمہ ممکن ہو اور باندراج دلائل
مرتب نکئے جائین بلکہ حتی الامکان اونمین صرف بیان اونہین واقعات کا ہو جنکو وہ فریق جسنے
بیان تحریری مرتب کیا ہو یا جسکی طرف سے بیان تحریری مرتب کیا گیا ہو نفس مقدمہ با در کرے
یا جنکو وہ تسلیم کرتا ہو یا یہہ کہتا ہو کہ وہ اونکو ثابت کرسکیگا ایسا ہر بیان تحریری دفعات مین تقسیم
کیا جائیگا جنپر نمبر مسلسل ثبت ہوگا اور ہر دفعہ مین جہانتک ممکن ہو علیحدہ علیحدہ بیان لکہا جائیگا
(دیکہو دفعہ ۴۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) بمقدمہ لچہمن سہائے سنگہ بنام بیج کشور
مطبوعہ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۹۶ یہہ تجویز ہوئی کہ بیان تحریری مین دلائل نہونا چاہیے اور بمقدمہ
کیشب لعل رائے بنام تری مرن مطبوعہ بنگال لا رپورٹ جلد ۳ ضمیمہ صفحہ ۱۱ تجویز ہوئی کہ درحالیکہ ایک
بیان تحریری مین امور غیر متعلق اور نامناسب درج تہے تو عدالت نے مناسب طور پر بیان تحریری
مذکور کو مثل سے خارج ہونیکا اور جدید بیان تحریری اندر ایک ہفتہ کے داخل ہونیکا حکم دیا
اور بیان تحریری مین سوائے نوعیت جوابدہی کے اور نہ کچہ درج ہونا چاہیے - عدالت کو یہ
اختیار نہین ہے کہ کسی نالش مین ایک شخص غیر سے جو فریق مقدمہ نہین ہے بیان تحریری
لیلے یا اوسکو بوقت سماعت مقدمہ بلا اوسکو شریک کرنے حسب دفعہ ۳۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی
کے حاضر ہونے کی اجازت دے (دیکہو [illegible] بنام [illegible] ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ [illegible]
بیان تحریری پر دستخط اور تصدیق کی عبارت اوسیطرح ذیل مین لکہی جائیگی جسطرح عرضی نالش پر دستخط
کرنے اور تصدیق کی عبارت لکہنے کا حکم ہے اور کوئی بیان تحریری جسپر حسب مرقومہ بالا دستخط اور
تصدیق کی عبارت نہو عدالت مین قبول نکیا جائیگا (دیکہو دفعہ ۵۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴
سنہ ۱۸۸۲ء) یہہ امر کہ عذرات واقعاتی کون سے یا اس قسم کے یا کسطور پر کرنا چاہیے ہر مقدمہ کے خاص
واقعات پر منحصر ہے اور اوسکی نسبت کوئی رائے بلا واقفیت حالات خاص مقدمہ کے ظاہر نہین

کیجا سکتی ہے بیان تحریری کی ترتیب کی نسبت ہمکو زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین ہے جو کچھہ ہمنے باب
دوم مین بنسبت ترتیب عرضیدعوی کے لکھا ہے اوس سے عذرات جو بیان تحریری مین درج ہونا چاہئے
بخوبی معلوم ہوسکتے ہین یعنی جو ہدایات کہ ہمنے عرضیدعوی کی ترتیب کی نسبت لکھتے ہین بصورت
اونکی تعمیل نہونے کے عذر پیدا ہوسکتا ہے اور ایسا عذر بیان تحریری مین درج ہونا چاہئے
بیان تحریری کے ساتھہ وکیل مدعا علیہ کو جملہ ثبوت دستاویزی ہر قسم کا جو مدعا علیہ کے قبضہ یا اختیار
مین ہو اور جسپر مدعا علیہ استدلال کرتا ہو عدالت مین داخل کرنا چاہئے بموجب دفعہ ۱۳۸ مجموعہ
ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء فریقین یا اونکے وکلا پر فرض ہے کہ بوقت سماعت اول کل شہادت
دستاویزی ہر قسم کی جو اونکے قبضہ یا اختیار مین ہو اور کل دستاویزات جنکو عدالت نے قبل سماعت
مذکور پیش ہونیکا حکم دیا ہو طیار رکھین تاکہ حسب ارشاد عدالت مین داخل کئے جائین اور بموجب دفعہ
۱۳۹ مجموعہ مذکور کوئی شہادت دستاویزی جو حسب دفعہ ۱۳۸ مذکور پیش ہونا چاہئے تھی مگر پیش
نہین کی گئی کسی نوبت مابعد کارروائی مقدمہ مین نلیجائیگی بجز اوس صورت کے کہ وجہہ معقول نسبت
نہ پیش کئے جانے شہادت دستاویزی کے حسب اطمینان عدالت ظاہر کی جاوے اور جج یعنی
حاکم عدالت جو ایسی شہادت قبول کریگا اوسپر فرض ہے کہ اپنے وجوہات نسبت شہادت دستاویزی
بوقت قبول کرنیکے قلم بند کرے - بیان تحریری مرتب اور عدالت مین معہ دستاویزات مستدلہ
مدعا علیہ داخل کرنے کے بعد وکیل کو مناسب ہے کہ اس بات کو دیکھے کہ کون کون سی درخواستین بغرض
پیروی مقدمہ منجانب مدعا علیہ اور اوسکے فائدہ کے لئے دینا ضروری ہین اس امر کی نسبت کہ
کس کس قسم کی یا کس طور پر اور کس وقت مین اور کس مضمون کی درخواستین دینا چاہئے کوئی عام قاعدہ
بیان نہین کیا جا سکتا کیونکہ درخواستون کا عدالت مین پیش کرنا ہر مقدمہ کے خاص حالات پر منحصر ہے
بعض مقدمون مین کسی درخواست کے پیش کرنیکی ضرورت نہین ہوتی ہے اور بعض مقدمون مین
بہتیون درخواستین مختلف قسم کی بغرض فائدہ اپنے موکل کے عدالت مین پیش کرنیکی ضرورت
ہوتی ہے مثلاً بعض مقدمات مین درخواست بغرض اجازت دستخط اور تصدیق بیان تحریری

سکے جبکہ سواے مدعا علیہ کے کوئی اور شخص بیان تحریری پر دستخط اور اوسکو تصدیق کرے یا حسب دفعہ ۱۲۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی بغرض دئے جانے فہرستین بمقابلہ فریق مخالف بغرض جواب سوالات یا بغرض اجرائی اطلاع نامہ حسب دفعہ ۱۲۹ مجموعہ مذکور یا حسب دفعہ ۱۳۱ بغرض اجرائی اطلاعنامہ پیش کرنے خاص دستاویزات کے یا حسب دفعہ ۱۳۰ مجموعہ مذکور بغرض طلبی مثل کے دوسری نالش یا کارروائی کی ضرورت ہوتی ہے پس ایسی صورتون مین حسب موقع اور ضرورت درخواست عدالت مین پیش کرنا چاہئے اگر چند امور ضروری مدعی سے دریافت کرنا ہون یا جس حالت مین وکیل مدعا علیہ کو معلوم ہو کہ مدعی مقدمہ کوئی شخص معتبر ہے اور بصورت اوسکا اظہار بحلف ہونے کے وہ صحیح حال مقدمہ بیان کریگا اور اوسکے صحیح بیان کرنے سے مدعا علیہ کا فائدہ ہوگا تو وکیل موصوف کو مناسب ہے کہ بغرض حاضری اصالتًا مدعی اور اوسکے اظہار کے درخواست عدالت مجوزہ مین پیش کرے اور اگر چند دستاویزات پیش کردہ اپنے مدعی سے تسلیم کرانے کی ضرورت ہو تو یا تو حسب دفعہ ۱۲۸ مجموعہ مذکور درخواست دیکر اطلاعنامہ تسلیم دستاویزات مذکور بنام مدعی جاری کرانا چاہئے یا اوسکے وکیل سے (اگر کوئی مقرر ہوا ہو) دستاویزات مذکور کے تسلیم کرانے کی درخواست پیش کرنا چاہئے اگر کوئی امر سہوًا بیان تحریری مین درج ہونے سے رہگیا ہو تو تاریخ تنقیح تک ترمیم بیان تحریری کی درخواست دینا چاہئے اور جو دستاویزات مدعی یا کسی دوسرے شخص کے قبضہ مین ہون اونکی طلبی کی اور پھر اپنے گواہون وغیرہ کی طلبی کی درخواست عدالت مین دینا چاہئے۔ جن درخواستونکا نقشہ اوپر ذکر کیا اونکے سواے اور بہتیون اقسام کی درخواستین موافق خاص حالات مقدمہ ہوسکتی ہین مگر اونکی نسبت جبتک واقعات اور حالات مقدمہ معلوم نہون کچھ کہا نہین جاسکتا اور یہہ امر ہر وکیل کے تجربہ اور تیز فہمی اور جودت طبعی پر منحصر ہے جہان جیسا موقع ہو درخواست دینا چاہئے۔

بتاریخ فیصلہ قطعی کل ثبوت لسانی متعلق اون امور کے جنکا مدعا علیہ پر بار ثبوت ہو ترتیب وار پیش کرنا چاہئے اور اس بات کو ہم فرض کئے لیتے ہین کہ ثبوت دستاویزی منجانب

مدعا علیہ حسب ہدایات متذکرہ بالا وقت مناسب پر داخل ہو چکا ہے ۔ اور جبکہ مقدمہ کی پیشی کے اول ہی تاریخ فیصلہ قطعی کے لئے مقرر ہو تو کل ثبوت تحریری اور زبانی بتاریخ مذکور پیش کرنا چاہئے اب ہم ترتیب مقدمہ یعنی کارروائی تحریری منجانب مدعا علیہ ختم کر کے چند ہدایات نسبت گفتگو یا تقریر منجانب مدعا علیہ کے لکھتے ہیں ۔

منجانب مدعا علیہ کے مقدمہ شروع کرنے اور بحث کرنے کا بہت اہم کام ہے اور مدعی کے مقدمہ شروع کرنے اور منجانب مدعی بحث کرنے سے بہت مختلف ہے بصورت آخر الذکر راستہ بالعموم صاف ہوتا ہے مگر صورت اول الذکر میں ہر طرح کی مشکل ہو بلحاظ حالات مقدمہ یا مخالف کی تیز فہمی کے پیش آسکتی ہے حائل ہوتی ہے اسوقت میں آپ کی حالت مثل ایک جنرل فوج میدان کارزار میں ہے جہاں کہ افواج مخالف اور دشمن کی حالت کا دیکھنا آپ پر فرض ہے مدعا علیہ کا مقدمہ شروع کرنے میں بہت احتیاط و ہنر کا کام ہے کیونکہ مقدمہ کے چاروں طرف مشکلات ہوتے ہیں اور بہ نسبت مدعی کے مقدمہ شروع کرنے کے بہت سخت اور مشکل کام ہے ۔ اکثر امور جو نسبت یا طریقہ گفتگو کی ہمنے باب اول اور دوم میں بیان کئے ہیں وکیل مدعا علیہ کی گفتگو سے بھی متعلق ہو سکتے ہیں اور اس موقع پر اون خیالات کا جو نسبت طرز تقریر اور اختصار اور مبالغہ سے پرہیز کرنے اور استعارات کو بہت کم استعمال کرنے اور شستہ عام فہم الفاظ استعمال کرنے وغیرہ کی نسبت ہمنے اون ابواب میں بالتفصیل ظاہر کئے ہیں اعادہ کرنا فضول معلوم ہوتا ہے ۔

گفتگو منجانب مدعا علیہ شروع کرنے سے پہلے کل روئداد موجودہ مثل سے اپنے آپ کو ماہر کرلینا وکیل کے لئے مناسب بلکہ الانسب ہے اور نیز بحث یا تقریر وکیل مدعی کو بھی بہت توجہ اور غور سے سننا چاہئے تاکہ جب تک وکیل مدعی اپنی بحث ختم کرے وکیل مدعا علیہ اپنی بحث کے لئے اور مدعی کی بحث کی تردید کرنیکے واسطے طیار ہو جائے ۔ مدعا علیہ کی گفتگو کے دو حصہ ہیں یعنی اول اوس تقریر کی جو منجانب مدعی ہوئی ہے تردید کرنا اور شہادت پیش کردہ مدعی کے نقص ظاہر کرکے مقدمہ مدعی کو شکست کرنا اور دوم جو شہادت کہ منجانب مدعا علیہ پیش کی گئی ہے اوسکا خلاصہ بیان کر کے

اوسکو موافق قرائن اور صداقت کے دکھلانا اور جو کچھہ اوس شہادت کی تائید شہادت مد
سے ہوا اوسکا بیان کرنا موافق مطلب مدعا علیہ کے ۔ اب ہم اوّل یہہ بیان کرینگے کہ تقریر
وکیل مدعی کے تردید اور شہادت پیش کردہ مدعی کے نقص کس طرح پر بیان کرنا چاہیے ۔
بحث بجانب مدعا علیہ شروع کرنے مین اوّل اس بات کا تصفیہ اپنے دل مین کرنا چاہیے کہ کس
موقع پر حملہ شہادت اور واقعات مدعی پر کرنا چاہیے اور زیادہ تر گفتگو کا عمدہ ہونا اسپر منحصر
یہہ ہیچ ہے کہ کم زور مقامات مقدمہ مدعی کے بلا شک وکیل مدعا علیہ کی طبیعت کو کشش کرینگے
مگر بالعموم یہہ مناسب ہوگا کہ ایسے مقامات پر بحث کرنا ملتوی رکھا جاے کیونکہ آخری وقت اثر
بہت زیادہ ہوگا اور مخالف کی عمارت کا انہدام اچہے طور پر ظاہر ہوگا ۔ اوّل اون امور پر حملہ کرنا
چاہیے جو کسیقدر مضبوط ہون مگر صریح ضربات سے حملہ نکرنا چاہیے کیونکہ کوئی شخص مضبوط دیوار کو
اپنے سر کی ٹکر سے نہین گرا سکتا ہے بلکہ خلاف باتون اور خلاف قیاس امور اور بجانب داری وغیرہ
پر بحث کرنا چاہیے اور اگر یہہ باتین بیجا اور نکمی وکیل مدعا علیہ عمدہ طور سے گرفت کرکے
اوسپر لیاقت کے ساتھہ بحث کرے تو ممکن ہے کہ بنیاد جسپر کل عمارت بجانب مدعی قایم کی گئی ہے
ہلجاوے ۔ اگر وکیل مدعا علیہ نے اپنا کچھہ مطلب بذریعہ سوالات جرح کر لیا ہے تو وہ اس نوبت مقدمہ
مین بہت کار آمد اور بے بہا ہوگا مگر مدعا علیہ کیجانب سے تقریر اوّل مخالف کے مقدمہ کو کمزور کرنے
مین استعمال ہونا چاہیے قبل اسکے کہ وکیل مدعا علیہ اون قوتون کو جنکو اوسنے بطور ثمرہ اپنے
سوالات جرح کے رکھہ چھوڑا ہے کام مین لاوے مدعا علیہ کیجانب سے مقدمہ شروع کرنے مین بحث
کرنا بہت کار آمد ہوتا ہے اس سے یہہ غرض نہین ہے کہ ایک جداگانہ واقعہ حجت سے شکست ہو
سکتا ہے بلکہ مراد ایک سلسلہ واقعات سے ہے جنمین بعض واقعات سچے اور بعض جھوٹے ہون
اور جو باہم گر شکست ہو سکتے ہون اور بعض اوقات دیکھنے مین آیا ہے کہ ایسے واقعہ دو شکل
سچے مقدمہ کے گوشت کو کہا گیا ہے اور اگر آپ یہہ دکھلا سکین کہ بالفرض کل واقعات صحیح ہونیکے
اونسے مدعی کا مقدمہ ضرورتاً ثابت نہین ہوتا تو آپ کو اپنا مقدمہ ثابت کرنیکی ضرورت نہوگی ۔

(دیکھو ہیرس صاحب کی ہدایات فن وکالت طبع ہفتم صفحہ ۱۹۳) جب اپنے مخالف یعنی مدعی کے مقدمہ کے مضبوط اجزا پر وکیل مدعا علیہ بحث کر چکے اور کم زور اجزا مقدمہ مدعی تک پہونچے تو اوسوقت سختی اور تیزی سے حملہ نکرنا چاہئے بلکہ عمدہ شستہ الفاظ کے ساتھہ بحث کرنا چاہئے کیونکہ جیسا کہ ہمنے پیشتر بیان کیا ہے کہ ملایم اور شایستہ طرز تقریر بہ نسبت تیز رقت انگیز تقریر کے بہت زیادہ پر اثر ہوتی ہے اگر مخالف کی تردید چند امور مین عمدہ اور برجستہ الفاظ مین اور سہولت اور اثر پذیر طریقہ سے کیجائے تو سننے والا یعنی حاکم عدالت کو ضمناً یہہ ترغیب ہوگی کہ بلحاظ اکثر دیگر امور کے بھی جنکی تردید نہین کی گئی ہے وکیل مدعا علیہ کی بحث صحیح ہوگی اور یہہ بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ زیادہ تر باوقعت اور معتبر واقعات کم زور اور ناقص واقعات کے ساتھہ ملنے سے کم زور اور ناقص ہوجاتے ہین اور یہہ مشہور مسئلہ تحخم تاثیر صحبت کا اثر واقعات سے ویسا ہی متعلق ہوسکتا ہے جیسا کہ انسانون سے متعلق ہے۔ اگر کوئی گواہ مدعی بگڑ گیا ہو تو اوسکی شہادت کی نسبت جلد ایسے زور شور کے ساتھہ بحث نہین کرنا چاہئے بلکہ مدعی کے گواہون کی تردید اور نکتہ چینی کے آخر مین اوسکی نسبت یکایک بحث کرنا چاہئے اور جو کچھہ کہ اوس گواہ نے مدعا علیہ کے مفید مطلب کہا ہے اوس سے وکیل مدعا علیہ کی بحث کو تقویت اور تائید ہوگی اور ایسی صورت مین وکیل مدعا علیہ اپنے مخالف کے گواہون سے اپنا مقدمہ ثابت کریگا اور اگر ایسا موقع ہو تو بلا شبہہ یہہ بہت عمدہ طریقہ کامیابی کے ساتھہ مقدمہ ختم کرنیکا ہوگا۔ اقبال مین لو جیسے کہ تعریف اس لفظ کی دفعہ ۱۷ ایکٹ شہادت نمبر ا سنہ ۱۸۷۲ع مین ہوئی ہے) اوس فریق کے مقابلہ مین جسنے اقبال کیا ہو ایسی ثبوت ہوتی ہے جو اور کسی قسم کی شہادت مین بجز شہادت دستاویزی کے نہین ہوتی۔ جیسا کہ ہمنے ایک دوسری جگہ پیشتر بیان کیا ہے کہ بری اسپیچ سے بہت عمدہ مقدمہ بعض وقت کم زور ہوجاتا ہے اور مقدمہ کی نسبت بادی النظر رائے بلحاظ اوس گفتگو کے جسکے ذریعہ سے وہ پیش کیا جائیگا قایم کی جائیگی لہذا وکیل پر فرض ہے کہ اپنی تقریر با سلوب پر کرنے کہ اوسکی ہو کل کے مقدمہ

کی نسبت شروع ہی مین عمدہ خیال سننے والیکو ہوجاوے کیونکہ خیالات اولین باسانی
رفع نہین ہوتے ہین۔ اور عمدہ اسپیچ سے کمزور مقدمہ مین بھی کچھہ عمدگیان اسپیچ کی اجاتی
ہین تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ بہت سے مقدمات منجانب مدعاعلیہ کے شروع گفتگو کے
ذریعہ سے فتح ہوئے ہین اور جب لایق وکیل مدعاعلیہ نے لیاقت کے ساتھہ گفتگو کی تو ایسا
معلوم ہوا کہ گویا ہر شے اوس گفتگو کے سامنے سے دور ہوگئی اور ایک صاف کشادہ میدان
واسطے اوس شہادت کے جو بعدہ بیان کی گئی رہگیا تھا اور یہہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر
ایک دفعہ مدعاعلیہ کے وکیل نے اپنی گفتگو مین جج یعنی حاکم عدالت کے دل پر اثر کردیا تو
مقدمہ قریب کامیابی کے ہوجاتا ہے اور شہادت منجانب مدعاعلیہ صرف بطور ضمیمہ کے تائید
اوس رائے کے جو عدالت قایم کرنیوالی ہو معلوم ہوگی یہہ سچ ہے کہ بہ نسبت بحث کے
واقعات مین زیادہ تر قوت ہوتی ہے مگر جب بحث اور فصاحت ایک واقعہ کی جو پوری طور پر
صحیح نہین ہے گرفت کرلیتی ہووے اوس واقعہ کو بالکل نیست و نابود کردینگی اور واقع مذکور مثل
حباب یعنی ہبولہ کے غائب ہوجاویگا۔ دوران تقریر منجانب مدعاعلیہ مین جواب مدعی کا ہر وقت
وکیل کو خیال رکھنا چاہیے اور اپنے دلائل کو اسطور سے بیان کرنا چاہیے کہ جواب فریق ثانی سے
جہان تک ممکن ہو اونکو بہت کم مضرت پہونچے جھوٹ گفتگو سے ہمیشہ پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ
ایسی گفتگو کرنا بالکل خلاف پیشہ اور خلاف شان وکالت ہے اور سوائے اسکے اوس سے
مقدمہ مین کبھی کسی صورت مین کامیابی نہین ہوسکتی ایک لایق تقریر کرنیوالا بعض بعض پر اہم
مگر دلچسپ اور برجستہ فقرات کہ اپنے سامعین کے تجسس کو کسی ایسے مقولہ سے تحریک دیگا
جس سے یا تو سامعین کی طبیعت بہت خوش ہوگی یا کسی حصہ مقدمہ پر جسکی طرف توجہ نہین
ہوئی تھی بہت زیادہ روشنی پڑجائیگی اور منجملہ بڑے اصولون فن وکالت کے ایک اصول ہر امر
پر توجہ مائل کرنیکا ہے اور ایک نئی تشبیہ یا ایک اصلی مقولہ یا ایک عمدہ برجستہ فقرہ
ایک عمدہ غور کیے ہوئے اسپیچ مین ذریعہ اس نتیجہ کے لئے ہین۔

وکیل مدعا علیہ کا دوسرا فرض اپنے مخالف کے مقدمہ کے کمزور امور کو طے اور مضبوط امور پر عمدہ ترتیب کے ہوئی بحث سے حملہ کرنے کے بعد یہہ ہے کہ اپنے خاص واقعات کو پیش کرے اور بوقت واقعات مذکور پیش کرنے کے یہہ خیال رکہے کہ واقعات مذکور ملحاظ قراین مقدمہ کے ترتیب وار پیش ہونا چاہئے بعض وکلا اس قاعدہ پر توجہہ نہین کرتے ہین مگر ایسی عدم توجہی ایک بہت بڑا نقص ہے اور اس سے بعض اوقات مقدمہ بگڑ جاتا ہے ممکن ہے کہ اونہین واقعات کو ایسی بری طرح ترتیب دیجائے کہ جو حالات تائیدی ہون وہ نہایت خلاف قراین پیدا کردین مگر خلاف اسکے اگر واقعات عمدہ اور لیاقت ترتیب کے ساتھہ پیش کئے جائین تو حسب دلخواہ نتایج پیدا ہونیکی امید قوی ہو سکتی ہے اس موقع پر مدعا علیہ کی شہادت کی عمدگی زیادہ تر ترتیب پر منحصر ہے اور یہہ ضرور نہین ہے کہ شہادت مدعا علیہ بہت عمدہ روشنی مین رکہی جائے بلکہ اوسکو اسطور سے رکہنا چاہئے کہ اوسکی ترتیب کی وجہہ سے جہان تک ممکن ہو مخالف کی شہادت تاریکی مین جا پڑے اور اپنے واقعات کو بہر نوع مضبوطی اور قوت کے ساتھہ ایسی ترتیب دیکر وکیل مدعا علیہ کو دکہلانا چاہئے کہ واقعات مذکور زیادہ تر صحیح اور واقعی اور بیساختہ ملحاظ حالات گرد نواح کے معلوم ہون جب کسی ایسی شہادت پیش کردہ مدعی پر بحث کرنا ہو جسمین بری طرح مبالغہ کیا گیا ہو یا جو بالکل ناموزون ہو تو ایسی شہادت پر طوالت کے ساتھہ گفتگو کرنا چاہئے بلکہ بہت مختصر الفاظ مین شہادت مذکور کا خلاف قیاس ہونا دکہلانا چاہئے اور اسیطرح اگر کسی گواہ نے حلفا خلاف تجربہ انسانی کے کوئی بیان کیا ہو تو یہہ ضرور نہین ہے کہ گواہ مذکور کی بیوقعتی ہونیکی نسبت طول طویل تقریر کیجائے بلکہ چند مختصر چیدہ الفاظ مین گواہ مذکور کے بیان کا خلاف قیاس اور خلاف تجربہ انسانی اور خلاف قراین مقدمہ دکہلانا کافی ہو گا گفتگو کیوقت کسیطور پر کوئی اظہار تکلیف و محنت کا نہونا چاہئے اگر گواہان مدعا علیہ معزز ہون تو وکیل کے لئے بار بار اور بہت زیادہ اونکی عزت کا اظہار کرکے اونکی عزت کم نکرنا چاہئے کیونکہ ایسے گواہان کا معمولی طور پر معزز ہونا عدالت خود دیکہ لیگی اور نیز مشتبہ چال چلن کے لئے مثل مشتبہ خوبصورتی کے بہت زیادہ بہادینے کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ ایک

اچھے نیک گواہ سے اوسکے چال چلن کی نسبت سوال جرح کئے جاوین تو سوال جرح سے ایسا
اچھا نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ گویا فریق مخالف نے اوسکی تصدیق کی انسان کے لئے کثرت تعریف
و توصیف بہت بری ہوتی ہے اور کسی شخص کی نسبت ناممکن طور پر نیک کہنا داخل بری وکالت ہے
اپنی شہادت کو اس غرض اور ایسی ترتیب کے ساتھہ پیش کرنا چاہیے کہ اوسکا اثر ہو گو یہہ بات اظہر
من الشمس ہے مگر بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ تجربہ کار وکلا مین بھی مثل ناتجربہ کارون کے یہہ بات
پوری طور پر نہین پائی جاتی محض تجربہ جیسا کہ ہمنے باب اول مین بیان کیا ہے کسی شخص کو کامل یا
پورا وکیل بنانیکے لئے کافی نہین ہے پس اگر وکیل مدعا علیہ اپنی گفتگو مین اپنی شہادت کو عمدہ طور و
ترتیب دیگر بیان کریگا تو اوسکی گفتگو سے ایسا اثر پیدا ہوگا جو باسانی مٹ نسکیگا اور ممکن ہے
کہ مقدمہ کے شروع کرتے ہی اوسکا [illegible] ایسا اثر عمدہ پیدا ہو جاوین تجربہ مین دیکھا گیا ہے کہ
اگر بعض اوقات مدعی کا مقدمہ کسیقدر اچھا بھی ہوا اور مدعا علیہ کیجانب سے مقدمہ مین وکالت
زیادہ عمدہ طور پر کی گئی تو مدعا علیہ کے حق مین مقدمہ فیصل ہونیکے عمدہ اتفاق [illegible] گفتگو مین جملہ
معترضہ کا استعمال نکرنا چاہیے اور اگر استعمال [illegible] تو ایسا جملہ معترضہ [illegible]
کو زیب و زینت دینے کے کام مین لانا چاہیے وکیل مدعا علیہ کو اپنی شہادت کا خلاصہ [illegible]
کرنے مین اوس گفتگو کا اعادہ نکرنا چاہیے جسمین [illegible] شہادت مدعی کی تنقید [illegible]
[illegible] کے ساتھہ بغرض [illegible] اور [illegible] اور اگر وکیل مدعا علیہ نے
شہادت مدعی کی نسبت نکتہ چینی اور نقص [illegible] موافق ہدایات مذکورہ بالا [illegible]
ساتھہ بھی اپنا فرض ادا کیا ہے تو جن حصص شہادت کو وکیل موصوف نے اپنی گفتگو کے ذریعہ
بیان کر دیا ہے وہ ہمیشہ کو گویا گذر چکے اور وکیل موصوف کے [illegible]
نسبت گفتگو کرنا باقی رہگیا جنکا جواب [illegible] شہادت مدعا علیہ سے ضرور [illegible]
موصوف کے فوائد سے [illegible] عمل مین لائے اور [illegible] کے ساتھہ شہادت کا مقابلہ کرنیکا بہت
اچھا موقع ہے چونکہ بعد بحث منجانب مدعا علیہ کے مدعی کا جواب ہوگا پس وکیل مدعا علیہ کو مناسب

کہ اون امور کا بلاشبہہ تخمینہ کر لیوے جو اوسکے خلاف پیش کئے جائین اور اگر وکیل موصوف کو کچہہ انسانی چال چلن اور طریق عمل کا علم ہے تو اوسکو معلوم ہو جائیگا کہ کون سے امور کا اوسکے مخالف کے دل پر اثر ہوا ہے وکیل موصوف کو لازم ہے کہ اون امور کو جنکی شکست کرنے کے جواب مین غالبًا کوشش کی جائیگی بہت زیادہ تقویت دیوے اور اپنی شہادت کے اون اجزا کو جو بخوبی ثابت ہین اور جنپر فصاحت کا اثر نہین پہونچ سکتا ہے مضبوطی کے ساتہہ صاف طور پر دکہلا دے اگر وکیل موصوف نے توجہ اور ہوشیاری کے ساتہہ کام کیا ہے تو اوسکے مخالف کے کسی حملہ سے اوسکو خوف کرنیکی ضرورت نہوگی اور اگر مخالف نے مدعا علیہ کے مقدمہ مین کوئی ایسا نقص اور ضعف دیکہہ لیا ہے جسکو خود وکیل مدعا علیہ نے نہین دیکہا تہا تو جب مخالف یعنی مدعی کا وکیل جواب دیگا تو اوسوقت بیچارے مدعا علیہ کے لئے قریبًا ایک قسم کی مصیبت ہوگی پس وقت شروع پیروی مقدمہ سے اخیر گواہ تک اظہار ہونے تک نہایت ہوشیاری اور توجہہ کی جانب وکیل کی ضرورت ہے دوران بحث مین کسی امر یقینی کی نسبت زیادہ بحث کرنیکی ضرورت نہین ہے صرف مختصر طور پر اونکا ظاہر کر دینا کافی ہے اور کوئی بات خلاف واقع یا خلاف رویداد مثل بوقت تقریر زبان سے نہ نکالنا چاہیے اور کل قواعد کا جیسا کہ مفید ہوئی اور بیان تحریری وغیرہ مرتب کرنیکے وقت لحاظ رہنا چاہیے ویسا ہی تقریر کے وقت بہی لحاظ رہنا چاہیے وکیل مدعا علیہ کو اپنی گفتگو نہایت شستہ برجستہ چیدہ اور عمدہ الفاظ کے فقرہ کے ساتہہ جو وکیل موصوف بنا سکے ختم کرنا چاہیے بالعموم سامعین کا خیال ہوتا ہے کہ جو گفتگو عمدہ طور پر ختم ہوئی وہی عمدہ گفتگو ہے اور یہہ بہی بات قابل لحاظ ہے کہ گفتگو محض الفاظ ہی پر مشتمل نہین ہے بلکہ گفتگو ایسی ہونا چاہیے کہ جس سے خیالات کا سلسلہ معلوم ہوتا ہے اور جو تصویر کہ وکیل کے خیالات اور دل مین ہو اوسکو عمدہ طور پر اونہین رنگون کے ساتہہ وکیل موصوف عدالت کو دکہلا سکے مدعا علیہ کیطرف سے پیروی مقدمہ کا یہی طریقہ ہے اور اگر عمدہ طور پر نوجوان اور جدید ناتجربہ کار وکلا ان ہدایات پر عمل کرین تو اونکو مدعی کے جواب کے خوف کرنیکی ضرورت نہوگی اور اسمین تو کچہہ شبہہ ہی نہین ہے کہ اونکا

ناتجربہ کار ہونا عدالت کو ہرگز ظاہر نہ ہوگا ۔

باب چہارم جواب مدعی کا

جواب بڑے مطلب کا ہوتا ہے اور گو بعض اشخاص جواب پر بہت اعتبار نہین کرتے ہین مگر جن
لوگون کو عمدہ قوت بیانیہ حاصل ہے اور جواب سے فایدہ پورے طور سے اوٹھا سکتے ہین اونکو جواب پر بے
اعتباری نہین ہوتی ہے جواب کا استحقاق جو از روے قانون دیا گیا ہے بہت بیش بہا ہے
اور سب سے اول امر جواب مین قابل لحاظ یہہ ہے کہ جج کی توجہہ پورے طور پر مایل کیجاے اگر جج وکیل کی
راے کے موافق راے نسبت قانون اور واقعات کے قایم کرے تو کچھہ شبہہ نہین کہ فیصلہ وکیل موصوف
کے مفید مطلب ہوگا مگر جس حالت مین کہ جج وکیل مدعی کے خلاف راے قایم کرے تو بہی وکیل موصوف
پر فرض ہے کہ باوجود اوسکے مخالف راے ہونے کی اوسکی راے اپنی حق مین تبدیل کرنیکی
کوشش کرے اور یہی مقصد جواب کا مثل دیگر کارروائیات مقدمہ کی ہے اس شاخ پیشہ وکالت
مین فن تقریر اور بحث منطقی اور فصاحت بلاغت سب کی ضرورت ہے اور اس بات کو ہم قیاس کرتے
ہین کہ ناظرین نے ان باتون کو بخوبی مشق کرکے حاصل کرلیا ہے اور اگر نہین کیا ہے تو اونپر
فرض ہے کہ اپنے پیشہ کی ترقی کی غرض سے پوری توجہہ کرکے ان باتون کے حاصل کرنے
مین بہت محنت کرین تجربہ سے دیکہا گیا ہے کہ فن تقریر کی ترقی کرنے مین کوشش کما ینبغی
نہین کیجاتی ہے اور اس فن کو لوگ ذریعہ ترقی وکالت کا تصور نہین کرتے ہین مگر یہہ امر واقعی ہے
اور ہر شخص جانتا ہے کہ بہت عمدہ گویا بالعموم بہت کامیاب وکیل ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص
جج کے روبرو گفتگو کرتے وقت اپنی اور اپنے مقدمہ کی حیثیت کو ترقی دینا چاہتا ہے تو اوسکو
سمجھہ لینا چاہئے کہ جسقدر عمدگی سے وہ گفتگو کریگا اوسیقدر اوسکی اور اوسکے مقدمہ کے لئے
بہتر ہوگا فن تقریر پوری طور پر حاصل کرنے کے لئے وکیل کو جسقدر محنت اور مشق ہو سکے کرنا
چاہئے عمدہ تقریر کرنا گویا کامیاب ہونا ہے اور جسقدر کوئی وکیل عمدہ تقریر کریگا اوسیقدر
میدان مین وہ اپنے رقیب سے بہت کم پایگا بہت تہوڑی کوشش وکیل کو یہہ کرنا چاہئے کہ عدالت

اوسکے کہنے پر اعتبار کرے اور اس نتیجہ کے حاصل کرنے کے لئے وکیل کو اوّل یہہ لازم ہے کہ
عدالت کو اس بات کا یقین دلادے کہ وہ اپنے آپ پر اعتبار کرتا ہے اس سے یہہ غرض نہین ہے
کہ وکیل مین بیجا خود اعتباری یا خود پسندی ہو بلکہ ایسی خود استدلالی سے غرض ہے جو پر جوش
اور بلا تصنع ہو اور اس قسم کی مناسب خود اعتباری سے بہت بڑی قوت ہو اور اوس سے کوشش
کو ہمیشہ اسقدر تقویت ہوتی ہے۔ جو وکیل اپنے آپ مین اور اپنے مقدمہ مین اعتبار رکہتا
اوسکے کامیاب ہونیکی بہت زیادہ امید ہوتی ہے۔ ویٹلی صاحب فرماتے ہین کہ اگر وکیل
عدالت کو صرف اپنے ہی بالعموم دیانتداری کے طور وطریق کو باور نکراوے بلکہ اس بات کو بہی
باور کراوے کہ وکیل موصوف کو اپنے موکل کے مقدمہ صحیح ہونیکا صدق دل سے یقین کامل ہے
تو اس سے اوسکی تقریر کو بہت بڑی وقعت ہوجائیگی کیونکہ ایسی صورت مین وکیل موصوف بمنزلہ ایک
گواہ مقدمہ کے متصور ہوگا اور اکثر تجربہ کار وکلا اکامیابی کے ساتھ اسطور پر عمل کرتے ہین اور
پورے اعتقاد اور مضبوط طبیعت کے طریق اور عبارت کو اختیار کرتے ہین۔ جواب شروع
کرنے مین مخالف وکیل پر یا موکل خواہ اوسکے کارندہ یا مختار پر حملہ نکرنا چاہئے کیونکہ وکیل
مدعیکا مقصد مخالف کے مقدمہ شکست کرنیکا ہے نہ کہ خود مخالف کی شکست کرنیکا اور سوا
اسکے گالی دینا نہ داخل بحث ہے اور نہ داخل وکالت اور ذاتی حملہ محض دشنام دہی سے
بجز اس صورت کے کہ حملہ مذکور کسی گواہ کے اعتبار مین فرق ڈالنے کی غرض سے گواہ مذکور کی
شہادت کی نسبت بحث کرتے وقت کیا جائے بحث مین جائز تقریر سے کبہی تجاوز نکرنا
چاہئے اور ذاتی حملہ سے ہمیشہ پرہیز کرنا چاہئے عدالت کی توجہ اپنے موکل کیطرف رجوع
کرنا اوس طریقہ پر منحصر ہے جس سے وکیل عدالت کے روبرو بحث کرے اور پیروی مقدمہ مین
سرگرمی اختیار کرنا اکثر نہایت مفید پڑتا ہے ایسے ایک دو فقرہ شستہ عبارت مین کہ جس سے
بلا اظہار واضح کی یہہ نمایان ہوجاوے کہ وکیل کو اپنے آپ مین اور اپنے مقدمہ کے سچے
ہونے مین پورا اعتبار ہے عدالت کے توجہ مائل ہونے کے باعث ہوسکتے ہین اگر وکیل

اسبات مین کامیاب ہوگیا تو یہہ اقرب الیقین ہے کہ اوسکی ہر بحث مین موافق اوس تعلق کی جو بحث مذکور کا اوس تنقیح طلب کے ساتھہ ہو وقعت ہوگی اسکے بعد وکیل پر اسبات کا لحاظ رکھنا فرض ہے کہ اوسکی اسپیچ ترتیب و درستی کے ساتھہ ہو اور جیسا کہ ہمنے پیشتر بیان کیا ہے کوئی تقریر بلا ترتیب و درستی کی عمدہ تقریر نہین ہوسکتی بحث کو اسطور پر ترتیب دینا چاہیے کہ جسطور پر وکیل سلسلہ واقعات کا بیان کرے عدالت یہہ دیکھہ سکے کہ اوس سلسلہ مین کونسا واقعہ بعد کو وکیل بیان کریگا اور ایسا سلسلہ صحیح معلوم ہوگا کیونکہ ایک واقعہ دوسرے واقعہ کے بعد بالکل قدرتی طور پر گفتگو مین آجائیگا - یہہ تو ظاہر ہے کہ وکیل مدعاعلیہ مقدمہ پر بحث کر چکا ہے اور اوسنے اپنے خاص واقعات روشنی مین اور واقعات مقدمہ مدعی کے جہان تک اوس سے ممکن ہوا تاریکی مین کر دئے ہین اور بعض واقعات مدعیکو خراب اور بعض کو شکست کر دیا ہے پس ایسی صورت مین وکیل مدعیکو مناسب ہے کہ جواب کی تقریر مین مثل وکیل مدعاعلیہ کے مدعاعلیہ کے واقعات کی نسبت وہی طریقہ اختیار نکرے بلکہ تاریک مقامات پر روشنی پہیلا کر اپنے واقعات کو تہوڑی دیر کی تاریکی سے نکال لیوے - جواب مین اول مخالف کے مقدمہ کی تردید کرنا چاہیئے - کیونکہ مخالف کے مقدمہ کا جج کے دل پر اثر تازہ ہوتا ہے اور بہت عمدہ وقت مخالف کے مقدمہ کی نسبت بحث کرنیکا پیشتر ضرور ہے تاکہ ایسا نہو کہ اوسکا اثر زیادہ ہوجاوے اور بحث جوابی مین چہوٹے چہوٹے اختلافات یا امور غیر اہم مقدمہ پر بحث نکرنا چاہیے غیر اہم اور خفیف نکتہ چینیون سے اسپیچ بین اور بیہودہ مقدمہ مین بعض اوقات ضعف آجاتا ہے اور ایسے وکیل کی نسبت یہہ خیال حاکم عدالت کو پیدا ہوسکتا ہے کہ اوسکے پاس بحث کا عمدہ سرمایہ نہین ہے اور جب تک کہ وکیل اہم امور پر بحث کرنیکے لئے پہونچیگا اوسوقت تک بہت سا اثر اوسکی گفتگو کا جاتا رہیگا - جواب مین وکیل کے لئے بہ نسبت شہادت گواہان کے اوس اثر پر جو شہادت مذکور سے پیدا ہو یا اصل ثبوت پر بحث کرنا زیادہ مناسب ہوگا اگر بجائے صداقت بیانی گواہ کے گواہ مذکور کی شہادت کے اثر پر بحث کیجاوے اور اسی

طرح بیجا کسی گواہ کے اعتبار پر حملہ کرنیکے اوسکی صحت بیانی اور حافظہ اور قوت تمیزہ کی نسبت
حجت کیجائے تو بہت بہتر ہوگا کیونکہ اکثر اوقات عدالت نے متعلق گواہ کی نسبت حلف
دروغی کا مرتکب ہونا باور کرنا پسند نہین کرتی اور نہ کسی شخص کے چال چلن پر دھبا لگائے
جانے سے خوش ہوتی ہے - بہت عمدہ طریقہ مخالف کے گواہ کی بات رد کئے جانے کے لئے عدالت سے
استدعا کرنیکا یہہ ہے کہ عدالت کی توجہہ اپنی ایک یادداشت گواہون کی شہادت کی جانب
مائل کیجائے جنکی شہادت قرین قیاس اور مقدمہ کے حالات اور قراین کے موافق ہو -
گواہ کی کیفیت قلبی یا طبعی پر پوری توجہہ کرنا چاہئے اور اوسسے بالکل بے توجہی کبھی نکرنا
چاہئے مثلاً ممکن ہے کہ ایک شخص مین تعصب بکثرت ہوا اور اوسکے بیان سے تعصب مترشح
ہوتا ہو اور ممکن ہے کہ بلحاظ تعصب وہ اپنی راے مین اوس شے کو دیکھتا ہو جسکو وہ فی الواقع نہین دیکھتا
ہے - قراین بہ نسبت ممکنات کے زیادہ قوی ہوتے ہین اور اونکو بالعموم زیادہ وقعت دیجاتی
ہے گفتگو جوابی مین قراین بہت بیش بہا ہوتے ہین اور اونسے جہان تک ممکن ہو پورے
طور پر فائدہ اوٹھانا چاہئے وہ مواقع جو گواہ کو اون معاملات کے جنکی وہ شہادت دیتا ہو
جاننے اور دیکھنے کے حاصل تھے اور نیز ذریعہ راے قایم کرنیکے بہت ضروری اور قابل لحاظ
ہین اور ان سب باتون کو مختصر اور شستہ بحث مین روبرو عدالت کے بغرض عدالت
کی راے خلاف فریق مخالف کر دینے کے پیش کرنا چاہئے بلا اسکے کہ عدالت سے شہادت نادرست
ہونا تصور کرنیکی استدعا کیجائے جسوقت وکیل مدعی مخالف کی شہادت پر نکتہ چینی کرے
اوسوقت وکیل کو مناسب ہے کہ اون امور اہم کو جنکی نسبت گواہان مخالف ایک دوسرے
کی تردید کرتے ہین یا جنمین باہم گواہان مذکور کے بیان مین اختلاف اہم ہے اور نیز وہ امور
جو فریق مخالف کے مقدمہ کے خلاف ہین روبرو عدالت کے ظاہر کرے اور بعد شہادت
گواہان مخالف ہو چکنے بعد دیگرے بحث کرنے کے اپنا خاص ثبوت پیش کرے اور اپنے مقدمہ
کو پوری طور پر اور مطابق حالات کے دکھلا دینے - ہمیشہ اور بالخصوص اس موقع پر

گفتگو بہت مختصر ہونا چاہئے اگر وکیل مدعی کو گویائی کا فن حاصل نہین ہے تو مختصر کہنا نہایت
اچھا ہوگا کیونکہ بے تعلق اور بے سر و پا گفتگو اچھی نہین ہوتی اور اگر وکیل موصوف گویا
ہو تو بھی اوسکو مختصر گفتگو کرنا چاہئے کیونکہ گویائی کی تعریف یہی ہے کہ تھوڑے سے
الفاظ مین بہت سے خیالات ظاہر کئے جاوین وکیل کے لئے جیسا کہ ہمنے بیشتر کہا ہے
صرف اسقدر ضرور ہے کہ اپنے واقعات کو اسطور پر بیان کرے کہ وے بہت عمدہ اور
صاف و صریح طور پر ظاہر ہون اور ہر ایک امر واقع کو علیحدہ علیحدہ اور بعد اوسکا نہ صورت مین
ترتیب دیکر بیان کرنا چاہئے اور بعد اپنے واقعات کو بالتفصیل علیحدہ علیحدہ اور عمدہ طور پر بیان
کرنے کے وکیل پر فرض ہے کہ کل واقعات کو یکجا کرکے دکھلاوے معمولی رواج کے فقرات
اور پرانے دقیانوسی مسائل جو بوجہ عام استعمال کے بازاری گفتگو سے صرف ایک ہی درجہ
کم ہین استعمال نکرنا چاہئے کیونکہ اونکے استعمال سے تقریر مین ایک قسم کا ضعف آجاتا ہے
اور وکیل مین اصلی طبیعت کے عدم موجودگی ظاہر ہوتی ہے اس کہنے سے یہہ غرض
نہین ہے کہ تمثیل سے قطعی متنفر کرنا چاہئے بلکہ فصیح زبان کے لئے تمثیل کو گفتگو مین لانا
بغرض اپنے خیالات کو قوت و زور کے ساتھہ ظاہر کرنے کے بہت ضروری ہے مگر ہماری
غرض یہہ ہے کہ تمثیل اصلی اور وکیل کے طبغراد ہونا چاہئے۔ ایسے استعارات اور تشبیہ
جنکو بالعموم لوگ استعمال کرتے ہین اور جن سے سامع بخوبی واقف ہے بہت کم قوت ہوتی
ہے اور جو تمثیل اصلی اور برجستہ ہوگی وہ ہمیشہ خوشگوار اور زوردار ہوگی۔ جیسا کہ ہمنے
پیشتر بیان کیا ہے عدالت سے صریح طور پر رحم یا ہمدردی کی خواہش کرنا بالکل بیجا ہے
اور نیز خلاف شان پیشہ وکالت ہے بلکہ فن وکالت کے یہہ معنی ہین کہ واقعات ایسے عمدہ
طور پر پیش کئے جائین کہ عدالت کو اوس وکیل کے موکل کی نسبت جو اس طور پر واقعات
پیش کرے رحم کرنیکی ترغیب ہو اور اسیطور سے تعصب پیدا کرنیکی گفتگو مین کوشش
کرنا بہت بری بات ہے اور اسکو صرف وہی شخص عمل مین لاتا ہے جسکا اور کسی ذریعے

مطلب پورا نہین ہوسکتا ہے اور اسکے سوائے حاکم عدالت جسکی بالعموم خواہش انصاف کرنیکی ہوتی ہے ایسے عمل کو پسند نہین کرتا ہے اور اوس وکیل کو جو ایسے عمل کرتا ہے لائق وکیل نہین سمجھتا ہے۔

جواب بہ قلیل اللفظ و کثیر المعنی ہونا چاہئے اور نیز باتہذیب اور مستقل طور کا ہونا چاہئے جواب کی شایستگی مین اوسکی قوت ہی ہے سختی عبارت ہمیشہ کمزور ہوتی ہے اور بہت بلند آواز گو کہ غایت درجہ ایک شوریدہ چیز ہے جس سے بجائے اسکے کہ تقریر کرنیوالے کی تقریر سمجھی جائے کان مین جھنجھناہٹ ہو جاتی ہے جب فطرتی اندازہ سے زیادہ آواز ہو تو آواز عمدہ اور موافق اندازہ کے نہین ہوسکتی اور عمدہ موافق اندازہ آواز فصاحت کا نغمہ ہوتی ہے اور اوسکا اثر دوران دعوت بحث مین تواضع و تکریم کا ہوتا ہے (دیکھو ہیرس صاحب کی ہدایات فن وکالت طبع ہفتم صفحہ ۱۰۸)۔

عمدہ گفتگو کرنے والے کی حرکات و سکنات طبعی اور معقول موافق اوسکی حالت کے ہوتے ہین اور بخیر گفتگو کرنے والیکی کوئی حرکات و سکنات معقول نہین ہوسکتے ہین سوائے ان ہدایات کے جو جو کہ اس باب مین بیان کئے ہین اور بھی اکثر ہدایات جو کہ ابواب سابق مین نسبت طرز و طریق گفتگو اور مختصر عام فہم عبارت استعمال کرنے اور مبالغہ سے پرہیز کرنے اور استعارات کو بہت کم استعمال کرنے اور بحث کو روئداد موجودہ مثل پر محدود کرنے کے بیان کیا ہے وہ جواب کی بحث سے بھی متعلق تصور کرنا چاہئے۔

جواب کی گفتگو کا خاتمہ عام فہم اور پسندیدہ اور دلربا اور موثر اور شستہ الفاظ مین ہونا چاہئے خاتمہ کلام کے لئے مناسب ہے کہ دلپذیر اوسکی مرغوب یا ور بچاوسکے اور اوسکی ترکیب عمدہ اور معقول اور مختصر ہونا چاہئے جیسے کہ مقدمہ کی تمہید چند عمدہ منتخب الفاظ سے بغرض سامع کی توجہ مائل کرنیکو ہونا چاہئے اسی طور پر خاتمہ تقریر کا بھی

مقصد ہے کہ اوسکے لئے جج کے دلپر یہہ اطمینان رہے کہ اوسکی توجہہ عمدہ طور پر مائل ہوگئی
تھی -

باب پنجم درباب پیروی مقدمہ منجانب مستغیث

ہرگاہ ممکن ہے کہ بعض ہمارے ناظرین کی خواہش وکیل سرکار ہونیکی ہو یا اونکو مقدمات فوجداری مین روبرو عدالتہاے فوجداری منجانب مستغیث پیروی کرنیکا موقع ملے لہذا چند ہدایات نسبت پیروی مقدمہ منجانب مستغیث روبرو عدالتہاے فوجداری ذیل مین لکھے جاتے ہین۔

مقدمات فوجداری مین کارروائیات بالعموم بذریعہ استغاثہ کے شروع ہوتی ہین اور استغاثہ سے مراد ایسی بیان سے ہے جو زبانی یا تحریری روبرو مجسٹریٹ کے اس مضمون سے پیش کیا جاے کہ کسی شخص معلوم یا لامعلوم نے ارتکاب جرم کیا ہے تاکہ مجسٹریٹ موصوف اوسکی نسبت بموجب مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے عمل کرے لیکن اوسمین رپورٹ اہلکار پولیس داخل نہین ہے (دیکھو مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۲ء دفعہ ۴ ضمن (ا ۱) - اس تعریف لفظ استغاثہ اور نیز الفاظ دفعہ ۱۹۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری مذکور سے ظاہر ہے کہ استغاثہ یا تو تحریری ہوگا یا زبانی اور بمقدمہ مہج موہن سنگہ بنام کلکٹر الہ آباد مطبوعہ لیگل ریمیمبرنسر جلد ۲ سلسلہ ہائیکورٹ صفحہ ۲۶۷ یہہ قرار پایا کہ مجسٹریٹ کو اون درخواستوں کے جو مسار الیہ کے پاس بسبیل ڈاک بہیجی جاوین لینے اور اونپر عمل کرنیکا اختیار تمیزی حاصل ہے لیکن یہہ ضرور ہے کہ اول مستغیث کو طلب کر کے مجسٹریٹ موصوف اوسکا اظہار قلمبند کرے اب یہہ دیکھنا چاہیے کہ استغاثہ مجسٹریٹ کے روبرو کسطور پر ہونا چاہیے بصورت استغاثہ زبانی ہونیکے ضرور ہے کہ یا تو استغاثہ کو خود مستغیث اصالتًا یا کوئی دوسرا شخص واقف حالات مقدمہ حلفًا بیان کرے اور اوسکی نسبت ہمکو کوئی خاص ہدایت لکہنے کی ضرورت نہین ہے

لیکن اگر کوئی مستغیث وکیل سے اس معاملہ مین راے لیوے تو وکیل کو مناسب ہے کہ مستغیث کو سمجھا دیوے کہ صاف و صریح و مختصر معمولی الفاظ مین بلا کسی تصنع کے استغاثہ کرے اگر استغاثہ تحریری پیش کیا جاے تو بموجب احکام مدراس ہائیکورٹ نے نسبت ترتیب استغاثہ کے اپنے روبکار مورخہ ۱۵ جولائی و ۱۵ ستمبر ۱۸۶۲ع کے ذریعہ سے صادر فرمائے ہین ہم اونکی طرف اپنے ناظرین کی توجہ مائل کرتے ہین احکام مذکور یہہ ہین ۔ استغاثہ تحریری سفید فلسکیپ کاغذ پر صاف خط مین ہونا چاہیے اور اوسمین مختصر حال اوس جرم کا جسکی شکایت ہو معہ مختصر حال اون خاص واقعات کے جن سے جرم مذکور پیدا ہوتا ہو ہونا چاہیے ۔ اور اوسکو خود مستغیث اصالتًا یا بذریعہ کسی شخص واقف حالات کے جو حالات حلفًا بیان کرسکے پیش کرے (دیکھو روبکار ہائیکورٹ مدراس مورخہ ۱۵ جولائی و ۱۵ ستمبر ۱۸۶۲ع) معمولی نمونہ استغاثہ مرتب کرنیکا جیسا کہ اکثر عدالتہاے فوجداری ممالک مغربی و شمالی مین دیکھا گیا ہے یہہ ہے ۔

بعدالت مقام

نام ڈویژن بقید تھانہ	نام مستغیث	نام ملزم یا ملزمان	تصریح جرم جسکا الزام لگایا گیا ہو بقید دفعہ تعزیرات ہند یا دیگر قانون ۔ جسکی رو سے الزام لگایا گیا ہے ۔	استدعای دادرسی

غریب پرور سلامت

جناب عالی بیان نالش یہہ ہے الخ

ہم خیال کرتے ہین کہ بجاے الفاظ غریب پرور سلامت اور اوسکے بعد سطر کہینچکر جناب عالی بیان نالش یہہ ہے لکہنے کے صرف یہہ الفاظ مستغیث مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے لکہنا زیادہ مناسب ہوگا اور حالات مختصر طور پر دریج استغاثہ ہونا چاہیے اور دفعات مین استغاثہ

منقسم ہونا چاہیے اور اون دفعات پر نمبر مسلسل ثبت ہونا چاہیے اور ہر دفعہ مین جہانتک
ممکن ہو ایک بات لکھنا چاہیے اور اوسکے ذیل مین دستخط اور تصدیق مثل عرضی دعوی
دیوانی کے ہونا چاہیے (الف) استغاثہ مرتب کرتے وقت وکیل کو بہت غور سے دیکھنا چاہیے کہ کس
قانون کی کس دفعہ کی بموجب الزام جرم مرتکبہ کا لگانا چاہیے اور نیز یہہ کہ آیا استغاثہ سمع
شرائط ماقبل (اگر کوئی ہون) حسب قانون مجریہ وقت پورے ہو گئے ہین یا نہین مثلاً
بصورت جرائم خلاف سرکار یا حکام یا ملازمان سرکاری کے یا جرائم تحقیر حکم یا [illegible]
ملازمان سرکاری کے جرائم مخالف عدالت عامہ کے جرائم نسبت اون دستاویزات کے
جو شہادت مین داخل کیگئی ہون یہہ دیکھہ لینا چاہیے کہ آیا احکامات دفعات ۱۹۵ و ۴۷۶
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء کی تعمیل ہو گئی ہے یا نہین اور یہہ بھی دیکھہ لینا چاہیے
کہ آیا وہ شخص جسکی طرف سے استغاثہ دائر کرنیکا ارادہ ہے صلاحیت مستغیث ہونیکی
رکھتا ہے یا نہین مثلاً سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ہر ضلع مین جہان سے لوگ نوآبادی مین بھیجنے
کے لئے بہرتی کیجاتے ہین اختیار استغاثہ کرنے نسبت جرائم خلاف ایکٹ نوآبادی کے حاصل
اور استغاثہ بمقابلہ کسی مالک یا اڈیٹر اخبار کے جسمین کسی حاکم کے فعل کی نسبت عیوب کا الزام
لگایا گیا ہو بلا منظوری گورنمنٹ دائر نہین ہو سکتا ہے اور بعض مقدمات مین صرف ضرر
رسیدہ شخص مستغیث ہو سکتا ہے اور مقدمات زنا مین صرف شوہر یا وہ شخص جو بوقت
ارتکاب زنا عورت کا محافظ ہو مستغیث ہو سکتا ہے ڈکسن صاحب کی کتاب سشن [illegible]
طبع پنجم صفحہ ۱۲۸ مین لکہا ہے کہ ماخوذی بذریعہ استغاثہ کی نہایت معمولی اور قانونی طریقہ
مجرمون کو الزامات فوجداری پر سزا دلانیکا ہے اور استغاثہ ایک الزام ہے اور [illegible]
اپنی کتاب شرح کامن لا طبع چہارم صفحہ ۹۰۱ مین فرماتے ہین کہ ہرگاہ مقصد استغاثہ کا یہہ ہے
کہ ملزم کو اوس الزام کی جسکی جوابدہی کے لئے وہ طلب کیا گیا ہے کافی اطلاع دیجاوے
تو یہہ امر بطور اصول اولین کے فرض کر لینا چاہیے کہ جسقدر عبارت مستغاثہ زیادہ

(الف) استغاثہ کے ذیل عبارت تصدیق کا لکہا جانا صرف مصنف کی رائے ہے ۔

صاف ہوگی اور جسقدر بیان جرم جسکا الزام لگایا جائے مختصر اور اصطلاحی الفاظ سے مبرا ہوگا اوسیقدر زیادہ یقین کے ساتھہ انصاف ہوگا اور جسقدر زیادہ عبارت استغاثہ طول و طویل اور پیچیدہ اور پر از الفاظ اصطلاحی ہوگی اور مختلف قسم کے جرایم استغاثہ مین لغرض رفع عذرات ضابطہ داخل کئے جائینگے اوسیقدر ملزم نوعیت اصل الزام کو کم سمجھہ سکیگا اور مقاصد انصاف کے فوت یا زائل ہوجانیکا اندیشہ زیادہ ہوگا اور استغاثہ مین تین امور کا درج ہونا ضروری ہے اوّل یہہ کہ کس عدالت مین استغاثہ دائر کیا جاتا ہے اور نیز وہ علاقہ جسمین جرم کا ارتکاب کیا گیا اور دوسرے بیان جرم جسمین وہ خاص حالات جن سے جرم قانونًا پیدا ہوتا ہو درج کئے جاوین مثلًا جبکہ ازروے کسی قانون کے کوئی خاص فعل بصورت کسی خاص نیت سے کیجانیکے جرم ہو تو موافق قانون مذکور ایسی نیت کا بیان استغاثہ مین ہونا چاہئے اور جبکہ کسی قانونی جرم کی بابتہ استغاثہ مرتب کیا جائے تو اس بات کا لحاظ رکہنا چاہئے کہ جرم مذکور اسطور بیان کیا جائے کہ وہ مقصد و معانی قانون مذکور مین داخل ہوسکے اور مزید یہہ کہ استغاثہ مین مدعاعلیہ کو صاف اور صریح اور راست طور پر الزام لگانا چاہئے یعنی یہہ کہ نامبردہ نے جرم منظہرہ کا ارتکاب کیا ہے اور سوم یہہ کہ استغاثہ کا نتیجہ لکھنا چاہئے (دیکھو بردم صاحب کی شرح من لاطبع چہارم صفحہ ۹۸۸ و ۹۹۱)

اس موقع پر لفظ جرم کی تعریف کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے بموجب دفعہ ۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ع لفظ جرم سے ایسا ہر فعل یا ترک فعل مراد ہے جو کسی قانون نافذالوقت کی روسے لایق سزا قرار پایا ہو اور ازروے دفعہ ۴۰ مجموعہ تعزیرات ہند لفظ جرم سے مراد وہ شئی ہے جو ازروے مجموعہ مذکور قابل سزا قرار پایا ہو مگر مجموعہ مذکور کے باب چہارم اور دفعات ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۲ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۸۷ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۲۰۳ و ۲۱۱ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۲۱ لغایتہ ۲۲۵ و ۳۲۷ لغایتہ ۳۳۱ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۴۴۵ مین لفظ جرم سے ایسی شئے سے مراد ہے جو قابل سزا ہو حسب

مجموعہ تعزیرات ہند مذکور یا کسی خاص یا مقامی قانون کی رو سے قابل سزا قرار پائی ہو اور مجموعہ مذکور
کی دفعات ۱۴۱ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۱۲ و ۲۱۶ و ۴۴۱ مین لفظ جرم کے وہی معنی ہین
جبکہ وہ شے جو از روے قانون مختص المقام یا مختص المضمون کے قابل سزا قید چھہ ماہ
یا زیادہ معہ یا بلا جرمانہ کے ہو ۔

مروم صاحب اپنی کتاب شرح کامن لا مین فرماتے ہین کہ جرم سے بالعموم کسی ایسے فعل کا خیال
ہوتا ہے جسکا ارتکاب خلاف قانون کیا گیا ہو اور بدینوجہہ مجرم یعنی مرتکب فعل مذکور مستوجب
سزا ہوتا ہے ۔ جرم مشتمل ہے کسی فعل یا مجموعہ افعال پر جس سے کسی استحقاق کا انحراف
یا اقدام انحراف لازم آتا ہو اور فعل مذکور بذریعہ استعمال جبر اور ظلم خواہ تعدی کے جس سے
نقص امن پیدا ہوتا ہو یا بوجہہ موجودگی فریبی یا کینہ کی نیت شخص مجرم کے زیادہ ہو گیا ہو
اور ہرگاہ جرم کا مدار نیت پر ہے لہذا لفظ نیت کی تعریف اس مقام پر کرنا
بے موقع نہوگا ۔

لفظ نیت سے مراد اوس قصد یا ارادہ یا معین میلان طبیعت جانب کسی خاص شے
سے ہی اور ہر فعل مین جو بالارادہ کیا گیا ہو واسطے اغراض قانون فوجداری کی نیت
فعل مذکور کے کرنیکی موجود ہوتی ہے ۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری سے واضح ہے کہ مقدمہ فوجداری کی تجویز مثل مقدمہ دیوانی کی
نہین ہوتی ہے اور مستغیث محض ایک گواہ ہوتا ہے اور اگر نامبردہ استغاثہ کی پیروی
کرنا چاہے تو صرف باجازت عدالت کرسکتا ہے انتخاب اسٹیفن سر جیمس سٹیفن صاحب جو قانون
پیش کرنے مسودہ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع) اور سر جارج کیمپبل صاحب بہادر
لفٹننٹ گورنر بنگال نے اس راے سے اپنا اتفاق کلی ظاہر کیا کہ استغاثہ کسی سنگین مقدمہ
مین بطور ہر نالش باہمی دو اشخاص کے متصور نہین ہو سکتا بلکہ ایک سرکاری معاملہ
متصور ہونا چاہیے اور یہہ امر کہ استغاثہ ہونا چاہیے یا نہین اوس سرکاری ملازم

غور کے قابل ہے جو اس غرض سے مقرر ہوا ہو۔ منجانب مستغیث پیروی کرنے مین
وکیل کو کسی قسم کی بیقراری یا دلسوزی کا اظہار نکرنا چاہیے کیونکہ وکیل موصوف فریق ضرر
رسیدہ نہین ہے بلکہ ملزم کو روبرو کٹہرہ انصاف کے پیش کرنیوالا ہے۔ استغاثہ فوجداری
مین کوئی نفس الواقع مضرر شخص خانگی عداوت یا رنج کا عوض لینے کا ذریعہ ہونیکی کوشش نکرنا چاہیے
(اگر ہندوستان مین ادنیٰ درجہ کے اشخاص بالعموم اور متوسط درجہ کے اشخاص بعض اوقات
بوجہہ خانگی بغض و حسد کے استغاثہ فوجداری کرتے ہین) اور وکیل مستغیث ایسے کام مین
مشغول ہوتا ہے جو بالعموم ایک صحیح طریقہ انصاف کرانے کا ہے اور اوسپر فرض ہے کہ دوران
پیروی مقدمہ مین ذریعہ اور انجام دونون پر یکسان نظر رکھے پس اوسکو مناسب ہے
کہ بطور وکیل کے بیشک عمل کرے مگر بطور ایسے وکیل کے عمل کرے جسکے اکثر فرائض اور ذمہ داریان
مثل جج کے ہین اور جسکی غرض اپنے مقدمہ مین ہر نوع سے کامیابی کے نہین ہے
بلکہ یہہ کہ مجسٹریٹ یا سشن جج اور جوری خواہ اسیسران سچائی کے اوسطرف اپنی توجہہ
مائل کرین جو مستغیث کے مفید مطلب ہے کسی قسم کی فکر بغرض حصول تجویز ثبوت جرم
منجانب وکیل ظاہر نہونا چاہیے کوئی شخص ملزم اور جاہیے کوئی شخص الزام لگانے والا ہو
مگر وکیل کی جانب سے صرف ایک مدامی خواہش ہونا چاہیے یعنی پیش کرنا واقعات مقدمہ
کا روبرو اوس عدالت کے جسکو واقعات مذکور کا تجویز کرنا ہے اور وکیل کی طبیعت یا اوسکے
مزاج کو نفرت انگیز نوعیت گناہ خواہ نہایت خراب چال چلن ملزم خواہ اعلےٰ رتبہ مستغیث یا
کسی اور حالت سے اشتعال نہونا چاہیے وکیل مستغیث کے لئے یہہ دیکھنا فرض ہے
کہ مقدمہ خلاف ملزم کے اپنے پوری قوت مین ظاہر ہو جاوے مگر اوسکا یہہ فرض نہین ہے
کہ مقدمہ کے کمزور امور اہم کو مخفی کرے اور نہ وکیل موصوف کا یہہ کام ہے کہ سچائی کی
تحقیقات کرے بلکہ وکیل موصوف پر فرض ہے کہ جہان تک ممکن ہو بلا کسی تعصب
یا طرفداری یا مبالغہ کی بسہولت اوس خفیہ مقدمہ کو جو خلاف ملزم ہو روبرو مجسٹریٹ

یا عدالت سشن اور جوری خواہ اسیسران کے پیش کرے (انتخاب کتاب یا جنرل یو قانون فوجداری انگلستان مصنفہ جیمس سٹیفن صاحب ۱۸۶۳ء صفحہ ۴ لغایت ۱۷۱) ایک ذی علم جج نے کیا خوب کہا ہے۔ کونسل یعنی وکیل مستغیث نے بہت صحیح طور پر اپنا فرض سمجھا ہے اور وہ یہہ ہے کہ عدالت کو انصاف رسانی مین وکیل موصوف مدد دیوے نہ کہ یہہ کہ کسی خاص شخص یا فریق کے وکیل کے طور پر عمل کرے اور وکیل موصوف کو یہہ مناسب نہین ہے کہ کسی طور پر مقدمہ کو خلاف ملزم ہوٹا مبالغہ اور رو غن دیکر دکھلاوے یا کسی گواہ کو سچی بہہ رنگ رکھے کہ اوسکی شہادت سے مقدمہ منجانب مستغیث کمزور ہوجاویگا وکیل موصوف کا صرف یہہ مقصد ہونا چاہیئے کہ عدالت کو سچائی کے دریافت کرنے مین مدد دیوے (دیکھو نوربل ناکس صاحب کا قانون فوجداری احاطہ بنگال جلد ا صفحہ ۱۱۵) مستغیث کے وکیل کو چاہیئے کہ ایسی ہر کارروائی سے پرہیز کرے جسسے کسی طرف کے گواہونکو غالبًا دہمکی یا خوف ہو یا اونپر بیجا اثر پہونچے اور وکیل موصوف کا کسی طرح کسی قسم کی بیجا اور نامناسب خواہش تجویز جرم صادر ہونیکی نہین ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے وکیل مستغیث کو دوران پیروی مین اپنے مزاج کو قابو مین رکھنا چاہیئے اور ہمیشہ غصہ سے بچنا چاہیئے اور صرف سنگین جرایم ہی مین غصہ کے خطرہ سے بچنے کی فکر نکرنی چاہیئے بلکہ دیگر مقدمات مین مثل مقدمات ازالہ حیثیت عرفی کے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ حالات بالخصوص سنگین ہوجاتے ہین اور الزام لگانیوالا معزز شخص ہوتا ہے لیکن چاہیئے کہ نوعیت الزام یا حیثیت ملزم یا مستغیث کی ہو وکیل کیجانب سے اضطرار یا دلسوزی یا اقل رنجیدگی کا اظہار نہونا چاہیئے۔ کسی شخص کو رقت انگیز تقریر اور غصہ کے فقرات سے ماخوذ کرنے کی کوشش سے معقول پسندی کا ازالہ ہوجاتا ہے اور مقدمہ فوجداری مین بحث صرف یہہ ہوتی ہے کہ آیا ملزم نے ارتکاب جرم کیا یا نہین تو ایسی صورت مین جرم کو مغلظ کہنا بالکل فضول ہے کیونکہ برا کہنے سے جرم مذکور اپنی اصلی نوعیت سے زیادہ برا نہین ہوسکتا

اور ملزم کو بھی وکیل مستغیث بہت برا نہیں کہہ سکتا کیونکہ ممکن ہے کہ ملزم مجرم نہو
اور ایسی صورت مین ایک شخص ناکردہ گناہ کو برا کہنا بہت برائی کی بات ہے اور اگر شخص
ملزم مجرم ہو تو بھی وکیل موصوف کو کوئی استحقاق نہین ہے کہ اوسکو برا کہے کیونکہ
وکیل موصوف نہ تو ملزم کا جج ہے اور نہ اوسکا جلاد ہے پس سخت اور غصہ کی گفتگو سے
بھی وکیل مستغیث کو ہمیشہ پرہیز کرنا چاہئے اور یہہ کبھی کہنا چاہئے کہ ملزم مجرم ہے بلکہ وکیل
موصوف کے لئے یہہ ضرور ہے کہ واقعات کو روبرو مجسٹریٹ یا سشن جج اور جوری خواہ
اسیسران کے اسطور پر پیش کرے کہ جن سے سوائے ملزم کے مجرم ہونیکے اور کوئی نتیجہ
معقول طور پر اخذ نہو سکے منجانب مستغیث مقدمہ شروع کرنے مین فضول بحث اور صنعت سے
سخت پرہیز کرنا چاہئے اور واقعات کو صاف طور پر بیان کرنا چاہئے مفرد واقعہ کو صاف
طور پر بیان کرنا بہت مناسب ہوتا ہے اور اگر واقع یا واقعات مفرد نہون بلکہ ایک
سلسلہ واقعات مرکب کا ہو تو واقعات مرکب کو مفرد کرکے بیان کرنا چاہئے ہیرس صاحب نے
اپنی کتاب ہدایات فن وکالت مین کیا خوب لکھا ہے احسن طریقہ مقدمہ منجانب مستغیث شروع
کرنیکا یہہ ہے کہ واقعات صاف اور مختصر طور پر بلا آرائش یا زیب و زینت اور بلا بحث
اور بلا دلسوزی کے بیان کئے جاوین ممکن ہے کہ بعض امور کی تشریح کرنے یا علیحدہ
علیحدہ کرنے یا باہم گر ملانے یا کسی اور طریقہ سے بطور توضیح کے بیان کرنیکی ضرورت ہو
مگر اس بات کی کبھی ضرورت نہین ہے کہ واقعات کو رنگ اور روغن دیا جائے یا کسی طور پر
اونکی ہیئت تبدیل کر دیجائے یا اونپر بعید الفہم یا بلا تعلق معنی لگائے جاوین اور ایسا کرنا
داخل بدی وکالت ہے (دیکھو ہیرس صاحب کی کتاب ہدایات فن وکالت صفحہ ١٩٦) جیسا کہ
اوپر بیان کیا گیا ہے وکیل مستغیث کو مناسب ہے کہ اپنے تئین اکثر طریق سے
بطور جج کے سمجھے اور اوسپر فرض ہے کہ اس بات کی کبھی خواہش نکرے کہ جیسے
ممکن ہو ملزم کو سزا یاب کرا دے بلکہ وکیل موصوف کو یہہ بات مد نظر رکھنی چاہئے

کہ مقدمہ خلاف ملزم کے اپنی اصلی ہیئت سے جسمین مقدمہ مذکور کی قوت پوری طور سے
ظاہر ہوتی ہو پیش ہو وے اور وکیل ملزم کو گو وہ مخص وکیل ہے اور جج نہین ہے
مناسب ہے کہ اپنے اون فرائض کو جو عوام کے ساتھہ ہین کسی حالت مین فراموش نکرے
ایسی طبیعت حاصل کرنیکے لئے وکیل کو مناسب ہے کہ ہمیشہ گاہے منجانب ملزم اور گاہے
منجانب مستغیث وکالت کرے کیونکہ اسطریق سے وکیل عملاً یہہ سیکہہ لیگا کہ طریقہ پیروی
منجانب مستغیث اور منجانب ملزم کیا ہے اور کونسے طریقہ ایسے ہین جو بلحاظ دیانت
داری فریق مخالف کے مقابلہ مین عمل مین لانا چاہئے ۔ یہہ امر مسلمہ ہے کہ وکیل مستغیث
اخلاق و پیشہ کے اعتبار سے پابند اسکا ہے کہ ایک مقصد خاص یعنی سچ کا دریافت
ہونا مد نظر رکھے مگر کوئی ایسی ذمہ داری ملزم یا وکیل ملزم پر نہین ہے کیونکہ ایسی بات
کی اوس سے امید کرنا خلاف فطرت انسانی کے ہے اور یہہ بہتر ہے کہ ایسی ذمہ داری نہ رکھی
جاوے جسکی عمومی طور پر تردید ہونیکا امر یقینی ہے مگر اسمین شبہہ نہین کہ ملزم اور مستغیث
دونون کے وکیل اس امر کے پابند ہین کہ کوئی بات ایسی نکرین جس سے جہوٹ کو ترقی ہو
اور جو [illegible] اثر اس خیال کا جج اور کلار پر ہوگا اوسکی تشریح کرنا بہت مشکل کام ہے
مگر اس سے پیشہ وکالت کے متعلق چند قواعد پیدا ہوئے ہین جو تحریر نہین ہوئے
ہین بلکہ اچھی طرح سے مفہوم ہوئے ہین اور ہمیشہ اون پر عمل ہوتا ہے اور جنکی رو سے
وکیل مستغیث اور وکیل ملزم کے لئے پیشہ وکالت مین خاص فرائض مقرر کئے گئے ہین
اور جن سے احسن اور غیر احسن مستحسنہ اور [illegible] ہین ایسے صاف طریقہ سے تفاوت
ظاہر کیا گیا ہے جیسا کہ احسن و غیر احسن طریقہ [illegible] ہین ۔ چند قواعد مذکور تمثیلاً بیان
کئے جاتے ہین ۔ وکیل سرکار یا مستغیث پر فرض ہے کہ ایسا کوئی امر نہ چہپاوے
جو قیدی کے مفید مطلب ہو اور جسکا علم وکیل موصوف کو [illegible] کیا جاسکے
کہ خاص گواہ منجملہ گواہان مستغیث کے کسی ایسے بیانات اور طریقہ عمل کا ذکر کرتا ہے

جن سے ملزم کی بیگناہی کے خیال کو تقویت ہوتی ہے تو وکیل مستغیث پر فرض ہے
کہ اوس گواہ کو پیش نکرے بجز اوس صورت کے جبکہ وکیل موصوف یہہ باور کرے کہ
اوسکی شہادت جھوٹی ہوگی اور ایسی حالت مین وکیل موصوف گواہ مذکور کو منجانب
فریق ثانی اظہار دینے کے لئے چھوڑ سکتا ہے تاکہ وکیل موصوف کو گواہ سے سوال جرح
کرنے اور اوسکی شہادت کی نسبت جواب دینیکا موقع ملے خلاف اسکے وکیل ملزم پر
فرض ہے کہ ایسے واقعات کو جنکا اوسے علم ہوا اور جو خلاف ملزم ہون ظاہر نکرے
وکیل مستغیث کو ملزم کا جرم ثابت کرنیکے ہی ایسے دلائل استعمال نکرنا چاہیے جنکو وہ خود
صحیح باور نکرتا ہو اور اوسپر فرض ہے کہ مجسٹریٹ یا سشن جج اور جوری خواہ اسیسرن
کو اون اعتراضات کی اطلاع کر دے جن سے اونکی دلائل کا وزن گھٹتا ہو قصہ مختصر یہہ
جہان تک کہ خاص اوسکی شہادت سے تعلق ہے اوسکی اسپیچ جج کی خلاصہ بیان کے
مشابہ ہونا چاہیے۔ ملزم کا وکیل ایسے دلائل کو استعمال کر سکتا ہے جنکو وہ صحیح باور
نکرتا ہو اور یہہ کام جیوری کا ہے کہ بعد سماعت بحث وکلاء فریقین کے یہہ کہے کہ آیا دلائل
مذکور صحیح ہین یا نہین۔ اسکے سوائے کئی ذمہ داریان ایسی ہین جنکا فریقین پر یکسان
اثر ہے مثلاً کسی فریق کو یہہ استحقاق نہین ہے کہ کسی گواہ سے ناراض ہو یا اوسکو خوف
دلاے یا اوسکی طبیعت پریشان کر دے گو وکلاء فریقین کو یہہ استحقاق حاصل ہے
کہ کوئی واقعی پریشانی جو گواہ کی طبیعت مین ہو ظاہر کرین اور فریق مخالف کے گواہ کے
بیانات کی سچائی کا امتحان بہت سخت سوالات جرح سے کرین کسی فریق یا اوسکے وکیل کو
یہہ استحقاق نہین کہ بالارادہ کسی گواہ کے بیان کو نہ سمجھے یا اپنی گفتگو مین گواہ کے بیانکو
غلط طور پر بیان کرے جو وکیل ان قواعد پر لحاظ کرتا ہے وہ معزز پیشہ کرتا ہے اور
جو وکیل ان قواعد کے خلاف عمل کرتا ہے وہ پیشہ کو ذلیل کرتا ہے ضابطہ فوجداری
کی رو سے وکیل کو بہت وسیع اختیار تمیزی دیا گیا ہے اور یہہ زیادہ تر اوس طرح

منحصر ہے جسمین وکیل موصوف اوسکو استعمال کرین یعنی یہہ کہ آیا وکلا اپنے اختیار اتکو مفید عام کردین یا امر باعث تکلیف عام کردین (دیکھو آنریبل ناکس صاحب کا قانون فوجداری احاطہ بنگال طبع ثانی جلد ا صفحات ١١٥ لغایتہ ٣١٥)-

وکیل مستغیث کو بحث مین مبالغہ سے قطعی پرہیز کرنا چاہیئے مبالغہ کرنا صرف پیشہ وکالت ہی کے خلاف نہین ہے بلکہ خلاف دیانت بھی ہے اور اسکے سوائے مبالغہ سے کچہہ فائدہ بھی نہین ہوتا کیونکہ جب مجسٹریٹ یا عدالت سشن و جوری خواہ اسیسران شہادت کی جانچ کرین گے تو اصلی ہیئت واقعات اور مبالغہ مذکور ظاہر ہوجائیگی اور واقعات پیش کردہ وکیل مستغیث بوجہہ مبالغہ کے بے وقعت معلوم ہونگے - وکیل مستغیث پر فرض ہے کہ اگر اوس سے ہو سکے تو معقول طور پر مجسٹریٹ یا سشن جج و جوری خواہ اسیسران کو جنکے روبرو مقدمہ ہو ملزم کے جرم کا یقین دلادے اور اس غرض کے حاصل کرنے کے لئے اوسکو ضرور ہے کہ واقعات کو اونکی اصلی ترتیب سے اور نہایت مختصر اللفظ اور کثیر المعنی الفاظ مین بہت صاف اور سادہ طریقہ سے بیان کرے مگر جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا سب سے بڑہکر یہہ بات ہے کہ کوئی چھوٹی سی بھی ایسی بات نکہی جائے جسکو وکیل موصوف سچا باور نکرتا ہو اگر وکیل موصوف بلا ارادہ غلط ہدایت کیوجہہ سے کوئی ایسا بیان کربھی جائے تو اوسپر فرض ہے کہ حتی الامکان مجوز کے دل سے اوس اثر کو جو ایسے بیان سے پیدا ہوا ہو قطعی طور پر رفع کردے - جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا ہے مقصد استغاثہ کا ملزم کو سزایاب کرانیکا نہین ہے بلکہ سچ بات کے دریافت کرنیکا ہے پس ہمکو یہہ دیکھنا مناسب ہے کہ کونسا طریقہ کارروائی اس مقصد کے پورا کرنیکے لئے بالخصوص کارآمد ہے - اوّل یہہ ضرور ہے کہ الزام بمقابلہ ملزم کے جیسا کہ ہم پہلے بیان کرچکے ہین اور سریع الفہم اور مختصر الفاظ مین بیان کیا جائے اور شاید ہمارے ناظرین کو تعجب ہوگا جب ہم یہہ کہین گے کہ الزام ایسے طریقہ سے بہت کم بیان کیا جاتا ہے

تجربہ مین دیکہا گیا ہے کہ عدالت سشن کے روبرو بعد کل شہادت اور اپیچون یعنی تقریرون کے ختم ہونیکی اکثر سشن جج کو اپنے خلاصہ بیان مین الزام اور اوسکی نوعیت بیان کرنا پڑتی اور یہہ بہی تجربہ مین دیکہا گیا ہے کہ جو نیر وکلا منجانب ملزم یا مستغیث پیروی کرنے مین جرم مندرجہ درخواست استغاثہ کو فرد گذاشت کر دیتے ہین اور مقدمات سشن مین دیکہا گیا ہے کہ بعض وقت جب نوعیت جرم کی جج نی بیان کی جو ملزم چہوٹ گیا۔ الزام کے بیان کرنے کے بہت سے طریقہ ہین مگر مقدمات سشن مین جہان جوری یا اسیسران کی مدد سے تجویز جرم ہوتی ہین اہالیان جوری یا اسیسران کو جرم قرار دادہ کی نوعیت اور اصلیت سمجہانیکا صرف ایک احسن طریقہ یہہ ہے کہ الزام کو قانونی الفاظ سے جن مین وہ لپٹا ہوا ہے نکالکر صاف اور صریح معمولی روزمرہ کی گفتگو مین عمدہ طور پر بلا استعمال الفاظ قانونی کے بیان کر کے اہالیان جوری یا اسیسران کو سمجہانا چاہئیے اور قانونی الفاظ صرف اون اشخاص کے روبرو بیان کرنا چاہئیے جو قانون دان ہون یا قانونی الفاظ بسہولت سمجہنے کے عادی ہون نکہ روبرو معمولی اہالی جوری یا بالخصوص اسیسران کے جنمین سے اکثر اس ملک مین قانون دان ہونا تو درکنار معمولی تعلیم یافتہ بہی نہین ہوتے بعض اوقات تجربہ مین دیکہا گیا ہے کہ بوجہہ ناواقفی قانون اور غیر تعلیم یافتہ ہونیکے جب بعد اختتام شہادت جج نے اسیسران کی راے نسبت ارتکاب جرم ملزم کے دریافت کی تو اونہون نے یہی جواب دیا کہ جو حضور کی راے وہ ہماری راے ہی اور کئی مرتبہ متواتر دریافت کرنے اور مجبور ہونے پر اونہون نے اپنی راے ظاہر کی پس وجہہ اسکی زیادہ تر یہی ہے کہ اسیسران مذکور الزام یا اوسکی نوعیت کو جو الفاظ قانونی مین بیان کیا گیا تہا نہ سمجہے تہے اور جب تک کہ اسیسران یا اہالیان جوری نوعیت الزام نہ سمجہین گے تب تک وے باریک امور متعلقہ شہادت جو صحیح نتیجہ اخذ کرنیکے لئے بہت مفید ہین پورے اور عمدہ طور پر نہ سمجہہ سکین گے مگر طوالت کے

ساتھہ نوعیت الزام بیان کرنیکی ضرورت نہین ہے بلکہ روزانہ گفتگو کے مختصر الفاظ
مین نوعیت مذکور بیان کرنا چاہیے - بعد اسکے اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ آیا
ملزم کی حیثیت اور طریق عمل اور موقع اور حالات اور قراین کا بیان کرنا ضرور ہے
یا نہین کیونکہ اسبات کا یقین رکہنا چاہیے کہ جس شے کی ضرورت نہو وہ بیان نکرنا چاہیے
ممکن ہے کہ حالات ملزم سے سبب یا منشاء جرم کا پیدا ہوتا ہو اور اگر ایسی صورت
ہو تو اوسی نیچ سے قراین بہی پیدا ہوتے ہین اور ان امور کا روبرو مجسٹریٹ
یا عدالت سشن وجوری خواہ اسیسران کے پیش کرنا بہت ضروری ہے ممکن ہے
کہ ملزم کی حالت ایسی ہو جس سے اوسکو موقع حاصل ہوا اور ایسی صورت مین اوسکے
مجرم ہونیکی قراین کو ترقی و تقویت ہو جاتی ہے اور ممکن ہے کہ ملزم کی حالت سے
طمع جو انسان کی جانی دشمن ہے ظاہر ہو جاے پس خلاصہ یہہ ہے کہ گفتگو مین
اول جرم و نوعیت جرم اور پہر حالات ملزم اور پہر حیثیت و موقع ملزم کا بیان کرنا چاہیے
اسکے بعد واقعات پر گفتگو کرنا چاہیے مگر یہہ امر قابل یاد رکہنے کے ہے کہ کوئی بات
بعید یا قریب ایسی کہینچنا چاہیے جسکو صریح تعلق امر منتقیح طلب سے نہو اور ہر شے جس سے
عدالت جج یا اہالی جوری یا اسیسران کے طبیعت مین تعصب پیدا ہو قطعی گفتگو سے
خارج کرنا چاہیے اور سب سے بڑہکر یہہ بات قابل لحاظ ہے کہ پہیر کر یا گہما کر اوس امر کے
ذکر کرنے سے جسکو سیدہے طور پر کرنا داخل بد دیانتی ہے سخت پرہیز کرنا چاہیے
اور بعض اوقات دیکہا گیا ہے کہ بعض بڑے دیانت دار وکلا اس قسم کی غلطی اپنے
جوش مین بہی اصول انصاف مین کر جاتے ہین جبکہ وے اپنے خانگی معاملات مین کوئی ذرا
سی بات متعلق بد دیانتی نہین کرتے گو اونکا کتنا ہی نقصان ہو جاے جیساکہ
ہمنے اوپر بیان کیا ہے گفتگو مین ترتیب اور درستی ہونا چاہیے تاکہ عدالت خواہ
اہالی جوری یا اسیسران اوسکو بخوبی سمجہہ سکین اور جسطور پر مقدمہ شروع کیا جاے

اوسیطور پر گواہان سے اوسکو ثابت کرنا چاہیے اور گو مضمون گفتگو کی شاخین مختلف ہون مگر سلسلہ حالات مین شکن نہ آنی چاہیے۔ بعض اوقات ایسا معلوم ہوگا کہ اظہارات گواہان بے ترتیب اور پراگندہ او پیچیدہ ہین اور اکثر وجہہ اسکی یہہ ہوتی ہے کہ مخبرین سے کیے برو برو بعض مقدمات مین شہادت بہت سی التوا اور واپسی ملزم کے دوران مین ٹکڑے ٹکڑے کرکے جیسی کہ دستیاب ہوتی جاتی ہے لیجاتی ہے اور ایسی صورت مین کسی خاص قاعدہ کی تقلید کرنا قریب ناممکن کے معلوم ہوتا ہے مگر وکیل پر فرض ہے کہ عدالت یا جوری یا اسیسران کے روبرو پیش کرنے سے پہلے مختلف اجزائے شہادت کو علحدہ اور ترتیب کرلیوے۔ یہہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ وکیل کو بہت زیادہ بیان نکرنا چاہیے کیونکہ ایسی صورت مین وکیل موصوف بوجہہ بہت زیادہ بیان کرنیکے بہت کم ثابت کرسکیگا اور جسقدر وکیل ثابت کرسکے اوس سے زیادہ ثابت کرنیکی کوشش نکرنا چاہیے کیونکہ ایسی کوشش سے کوئی نتیجہ نہین ہوتا بلکہ امید مین نا امیدی اور مقدمہ مین نقصان پہونچتا ہے۔ کوئی خاص واقعہ ثابت کرنیکے لئے بہت سی گواہونکا پیش کرنا مناسب نہین ہے کیونکہ جسقدر گواہ زیادہ ہونگے اوسیقدر اونکے بیانات مین اختلافات زیادہ ہونگے اور اگر کوئی اختلافات اہم ہوسکے تو عدالت مجوزیا اہالی جوری خواہ اسیسران ملزم کے مفید مطلب اوس جزو شہادتکو جسمین اختلاف ہے تجویز کرینگے اور یہہ بھی ممکن ہے کہ بہت سے گواہون مین سے ایک یا دو گواہ ... ہون اور گو وکیل مستغیث اوسنے واقف نہو مگر وکیل ملزم اگر اوسین ... ہوگا تو گواہ مذکور کی اصلی حیثیت ظاہر کردیگا اور اگر ایسے کسی گواہونکا چال چلن یا اظہار ناقص ہوگا تو کل شہادت کا اوسط یا اندازہ بگڑ جائیگا۔ اور جسقدر ممکن ہو کہ ایک گواہ ایسا بدچلن ہو کہ بوجہہ بدچلنی کے وہ ناقابل اعتبار سمجھا جائے تو اوسقدر ہے کہ سمجھا لینا کہ ... گواہ ہونا چاہیے جیسا کہ کسی شخص ناکردہ گناہ کو مجرم قرار دینے کی بابت ... کثرت جوش کا منجانب وکیل مستغیث ہونا ممنوع ہے۔ انصاف کسی

شخص کے سزایاب ہونے سے ثابت نہین ہوتا ہے بلکہ اصلی مجرم کے سزایاب ہونے
سے اور گو یہہ مثل مشہور ہے کہ انصاف اندہا ہے تو اس سے یہہ مراد نہین ہے کہ بلا تمیز نیک
و بد کے اور بلا ثبوت کافی کسی شخص کو سزا دیجائے بلکہ اوسکے معنی یہہ ہین کہ کسی کی رعایت نکیجائے
یعنی جس شخص کی نسبت پوری طور پر جرم ثابت ہو وہ کیسی ہی حیثیت اور کیسی ہی رتبہ کا
آدمی ہو اوسکو سزا دینا چاہئے پس گو انصاف اندہا ہے مگر اوس سے کسی شخص ملزم
کو اوس وقت تک کسی قسم کا صدمہ یا مضرت نہین پہونچ سکتی جب تک کہ ناقابل تردید شہادت
سے یہہ نہ ثابت ہو جائے کہ ملزم نے اوس جرم کا جسکا اوسکو الزام لگایا گیا ہے
ارتکاب کیا ہے۔ پولیس کی شہادت پر وکیل مستغیث کو چندان استدلال نکرنا چاہئے
کیونکہ اکثر پیروی استغاثہ مین اہلکاران پولیس پر جوش ہوتے ہین اور کثرت جوش ایک
ایسی شئے ہے جو ہمکو بعض اوقات حد تمیز سے باہر کر دیتی ہے گو ہم اسبات کو تسلیم
کرتے ہین کہ بعض اہلکاران پولیس نہایت خوش اسلوبی اور تمیز کے ساتھہ کام کرتے ہین
منجانب مستغیث گفتگو شروع کرنے مین جوابدہی ملزم کو پہلے سے خیال نکرلینا چاہئے
یعنی پہلے سے بحث منجانب ملزم کو خیال کر کے اوسکا جواب نہ دینا چاہئے کیونکہ بعد
ختم ہونے گفتگو منجانب ملزم کے وکیل مستغیث کو جواب دینیکا استحقاق حاصل ہے۔
نسبت بر الزام جرم کے دو قسم کی جوابدہی ہوتی ہین یعنی اول قانونی دویم واقعاتی اور
واقعاتی جوابدہی بالعموم تین قسم کی ہوتی ہین یعنی اول یہہ کہ ملزم [illegible]
یا بالفاظ دیگر یون کہنا چاہئے کہ ملزم کی بطور شخص مجرم کی غلط شناخت کی گئی ہے
اور دویم یہہ کہ ملزم کی کسی قسم کی نیت ارتکاب فعل کے نہ تھی اور سوم یہہ کہ فعل یعنی جرم کا
ارتکاب ہی نہین ہوا - مختلف جوابدہی منجانب ملزم انہین اقسام مین سے کسی ایک مین
داخل ہوتی ہین مثلاً فاتر العقلی یا علم مجرمانہ کی ملزم موجود نہ تھی - رضامندی وغیرہ -
ایسی صورت مین اول شہادت کی ترتیب اور امتحان کرنے مین یہہ تحقیق کرنا ضرور ہے

کہ کونسے امور کی نسبت نزاع ہوسکتا ہے اور کونسے امور نا قابل انکار ہین ممکن ہے
کہ بعض حالت مین ملزم کو ارتکاب فعل سے انکار نہو اور تو وہ اپنے آپ کو قانوناً مستحق
رہائی سمجھے یا بربنا رفاتر العقلی کے مستحق معافی تصور کرے یا یہہ کہے کہ اوسکی کسی قسم
کی نیت مجرمانہ نہ تہی خواہ اوسکو علم مجرمانہ نہ تہا یا آنکہ فعل رضامندی کے ساتہہ کیا گیا
یہہ امر باسانی ظاہر ہوجائیگا کہ کس مقام پر امور استغاثہ کے ثابت کرنیکی ضرورت ہوگی
اگر جوابدہی ملزم کی یہہ ہو کہ اوسکو علم مجرمانہ نہ تھا یا آنکہ اوسکی نیت فریب دہی کی نہ تھی
اور وکیل مستغیث اپنی شہادت کی قوت ملزم کی شناخت مین صرف کردے تو ممکن ہے
کہ وکیل موصوف مین بوجہہ نہونے فن وکالت کے ایک مجرم انصاف سے بچ جاوے
پس صریح قاعدہ قابل تقلید گفتگو مقدمہ منجانب مستغیث مین یہہ ہے کہ اس عمدگی
سے گفتگو کیجاوے اور ایسی معقول پیروی کیجاوے کہ اگر ملزم فی الواقع مجرم ہو تو نسبت
اوسکے مجرم ہونیکے کوئی شبہہ نرہے اور نامبردہ انصاف کے نتیجہ سے نکل نجاوے -
مقدمہ کی انتہائی تفصیل پر پہونچنے کی کوشش کرنا وکیل مستغیث کو مناسب نہین ہے
کیونکہ اس سے بیجا طور پر وقت ضایع ہوتا ہے اور مجوز کو فضول تکلیف ہوتی
ہے ایسی کوشش صرف اوس صورت مین جائز رکہی جاسکتی ہے جبکہ تفصیل
مذکور وکیل مستغیث کے مفید مطلب ہو اس ملک مین جہان بالعموم اہالیان مقدمہ
غیر تعلیم یافتہ ہوتے ہین وکلا بعض اوقات بغرض نمایش اپنی لیاقت اور خوش
کرنے اپنے موکلون کے عدالت کا بیش بہا وقت فضول اور بیکار سوالات مین صرف
کرتے ہین یہہ ممکن ہے کہ بعض اوقات بہت چہوٹی سی بات بہی بڑی مطلب کی ہوتی
ہے مگر عام فہم کا وکیل مفید مطلب اور فضول باتون مین بآسانی تمیز کرلیگا -
ہمنے بعض اوقات دیکہا ہے کہ مجسٹریٹون کی عدالت مین بعض وکلا گہنٹون فضول
سوالات مین صرف کردیتے ہین -

جب سوال جرح منجانب ملزم کئے جاوین تو وکیل مستغیث کو مناسب ہے کہ ہر سوال
پر نگاہ رکھے اور ہر جواب کو جسکی نسبت مکرر سوال کرنے اور خلاصہ مقدمہ خواہ جواب
مین گفتگو کرنیکی ضرورت ہو بطور یادداشت کے کتاب یادداشت مین لکھہ لیوے کیونکہ جب
وکیل ملزم بہت سے سوالات کریگا تو اونکے جواب مین کوئی واقعہ ایسا ظاہر ہوگا جس سے
استغاثہ کو مدد پہونچےگی خواہ جوابدہی ملزم مین کچھہ ضعف پیدا ہوگا وہ شخص فی الواقع
بہت بڑا لایق وکیل ہے جو بہت سے سوالات جرح مین کوئی واقع خلاف اپنے ظاہر ہونے
دے یا کوئی شہادت اس قسم کی نہ آنے دے جس سے اوسکی جوابدہی مین کچھہ ضعیف
نہ آجاوے ہمنے دیکھا ہے کہ بعض اوقات غیر ہوشیار وکلاء ملزم کیوجہ سے ملزم سزایاب
ہوگئے ہین اور بعض اوقات بوجہ وکیل مستغیث کے اپنے فن کو لیاقت کے ساتھہ
عمل مین نہ لانے سے بہت بدمعاش ملزم رہا ہوگئے ہین۔
یہہ صحیح ہے کہ بلا زیادہ تجربہ انسانی کے کوئی شخص بہت لایق وکیل نہین ہوسکتا ہے
پس یہہ ضرور ہے کہ نوجوان وکلاء کو کہین سے تجربہ حاصل ہو اور جہانتک ممکن
ہو اونکو تجربہ بجاے اپنی غلطیون کے دوسرون کی غلطیون سے حاصل کرنا
چاہیئے اور جب وہ منجانب مستغیث وکیل مقرر ہون تو اونکو عمدہ موقع حاصل
ہوگا کہ اس بات پر غور کرین کہ کونسا سوال اچھا اور قابل پوچھنے کے ہے اور کونسا
سوال نامعقول یا بیجا ہے اور بالخصوص یہہ بات کہ سوالات کو کس طرح سے ترتیب
دینا چاہیئے تاکہ اونکے مقدمہ کو کچھہ نقصان نہ پہونچے بلکہ جہانتک ممکن ہو فائدہ
پہونچے۔ منجانب مستغیث پیروی کرنے سے بہت عمدہ طور پر جوابدہی منجانب ملزم
کرنا آجائیگا بشرطیکہ توجہ کافی و کامل ہدایات متذکرہ بالا پر کیجاوے۔

باب ششم

بابت

جوابدہی ملزم مقدمات فوجداری

اگرچہ اکثر امور جو کہ ہمنے ابواب سابق میں بیان کئے ہیں مقدمات دیوانی و فوجداری سے یکسان متعلق ہیں اور جوابدہی ملزم میں بہت کارآمد ہو سکتے ہیں مگر ہم خیال کرتے ہیں کہ چند ہدایات کا نسبت جوابدہی ملزم کے بالخصوص لکھنا اس مقام پر بیموقع نہوگا ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ بالعموم عدالتہاے مجسٹریٹان مفصل میں بہت سے ناتجربہ کار وکلا اور مختاران کام کرتے ہیں اور عدالتہاے موصوف میں منجانب ملزم پیروی مقدمہ عمدہ اور معقول طور پر نہیں ہوتی (بجز اوس صورت کے کہ ملزم معزز یا مالدار شخص ہے اور وہ لایق اور تجربہ کار وکیل یا بیرسٹر کو کسی صدر مقام سے مختانہ معقول اپنی طرف سے مقرر کرے) اور اسوجہہ سے بعض اوقات صرف بوجہ نہونے معقول پیروی کے بیگناہ ملزم سزایاب ہو جاتے ہیں یہہ صحیح ہے کہ بالعموم ہمارے ہندوستان میں عدالتہاے مجسٹریٹان میں کوئی وکیل منجانب مستغیث پیروی کرنے کی غرض سے گورنمنٹ کی جانب سے مقرر نہیں ہوتا ہے مگر دستور العمل عدالتہاے موصوفین کا یہہ رہا ہے کہ وکیل منجانب مستغیث خفیف مقدمات فوجداری میں بالعموم پیروی کرتے ہیں اور سنگین جرائم کے مقدمات میں مستغیث یا کسی اور شخص سے جسکو استغاثہ سے تعلق ہو مختانہ لیکر بحصول اجازت عدالت وکیل یا مختار منجانب مستغیث پیروی کرتے ہیں۔ اور عدالتہاے سشن میں ایک وکیل سرکار بغرض پیروی مقدمات منجانب مستغیث یا سرکار کے مقرر ہوتا ہے تو ایسی صورت میں جب ملزم کیطرف سے پیروی معقول نہو تو واقعی افسوس کی بات ہے اور ہرگاہ عام اصول تجویز مقدمہ

فوجداری کا یہہ ہے کہ بغرض سچ دریافت کرنے کے ہر فریق جو کچھہ اپنے
مقدمہ مین کہہ سکتا ہے کہے اور جسقدر اوس سے پیروی ہو سکے کرے پس نتیجہ نکلتا
ہوتا ہے کہ مقدمہ منجانب ملزم پوری طور پر بیان کیجانیکا بہت عمدہ انتظام ہونا چاہئے
اور کام جوابدہی منجانب ملزم کا ایسا ہے کہ ملزمان بالعموم بلا کسی معقول مدد کے
یعنی بلا کسی لایق شخص قانون پیشہ کے نہین کر سکتے ہین مقدمات دیوانی مین فائدہ
یا نقصان جایداد کا یا زر نقد کا ہوتا ہے اور مقدمہ فوجداری مین ملزم کی عزت
کا مدار اوسکے وکیل کی پیروی پر ہوتا ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ بمقابلہ عزت کے مال
وجایداد کا نقصان کچھہ چیز نہین ہے پس اون اشخاص قانون پیشہ پر جو بہت بڑی
ذمہ داری پیروی منجانب ملزم کے اپنے اوپر گوارا کرتے ہین فرض ہے کہ بہت
لیاقت اور احتیاط کے ساتھہ پیروی کرین اور فن وکالت کو پوری طور پر عمل مین لاوین
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ع مین مقدمات فوجداری کے بلحاظ خفیف و
سنگین ہونیکے دو اقسام قایم کئے گئے ہین یعنی اول مقدمات مین جنمین ایسے جرم کے
ملزم سے غرض ہے کہ جسکی پاداش مین جرمانہ یا سزاے قید زاید از چھہ ماہ نہو اور دوم
مقدمات وارنٹ جنمین ملزم کو ایسے جرم کا الزام لگایا گیا ہو جو قابل سزاے موت
یا حبس بعبور دریاے شور یا قید زاید از چھہ ماہ کی ہو —

مقدمات سمن مین جوابدہی منجانب ملزم زبانی کیجاتی ہے اور ایسے مقدمات مین احسن
طریقہ جوابدہی کا یہہ ہے کہ ملزم سے کل واقعات اور حالات مقدمہ اول دریافت
کرلئے جاوین اور پھر ملزم کو بلحاظ واقعات یہہ مشورہ دینا چاہئے کہ ملزم اپنے استفسار
مین جو حسب دفعہ ۳۴۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری لیا جاوے صاف وصریح اور مختصر معمولی
الفاظ مین بلا کسی تصنع کے اپنی جوابدہی روبرو مجسٹریٹ کے بیان کردے اور جو کچھہ
قانونی عذرات نسبت استغاثہ کے ہوون اونکو خود وکیل ملزم استفسار مذکور

کے سنے جانے سے پہلے روبرو مجسٹریٹ تجویز کے بیان کرے بموجب دفعہ ۲۵۶ - مجموعہ ضابطہ فوجداری مذکور مقدمات وارنٹ مین ملزم کو استحقاق ہے کہ بیان تحریری داخل کرے اور بیان تحریری منجانب ملزم صاحب اور مختصر الفاظ مین اور جداگانہ واقعات مین لکھنا چاہیے اور بیان تحریری کا مضمون جداگانہ اور علیحدہ ہونا چاہیے بیان تحریری مین اوّل عذرات قانونی اور بعدہ وہ عذرات جو قانون اور واقعات سے ملے ہوئے ہون اور بالاخر عذرات واقعات درج ہونا چاہیے بیان تحریری مرتب کرنے سے پہلے وکیل کو اوّل یہہ دیکھنا چاہیے کہ آیا استغاثہ بوجہہ کسی نقص قانونی کے قابل اخراج ہے یا نہین ممکن ہے کہ بعض اوقات جس جرم کا ملزم کو الزام لگایا گیا اوسکی علت مین اوسکی تجویز اور سزا پہلے ہوچکی ہو یا اوسکی تجویز مین اوسکی برات ہوئی ہو اور یہہ مسئلہ قانونی کہ کسی شخص کو ایک ہی معاملہ کی نسبت دو مرتبہ تکلیف نہ دیجاویگی مفید ملزم صادق آتا ہو یا یہہ کہ جس دفعہ یا قانون کی رو سے ملزم کو کسی جرم کا الزام لگایا گیا ہو وہ دفعہ بلحاظ تعریف جرم مندرجہ دفعہ یا قانون مذکور ملزم کی نسبت متعلق نہو سکتی ہو یا اور کوئی نقص قانونی استغاثہ مین ہوا ور بعد بحث قانونی اپنے دل مین طے کر لینے کے وکیل پر فرض ہے کہ کل حالات مقدمہ دریافت کر لیوے اور جو شہادت ملزم پیش کیا چاہتا ہے اور اوسکے پاس موجود ہے اوسکی بخوبی جانچ کرکے یہہ دیکھے کہ کس قسم کی جوابدہی مناسب اور ملزم کے لیے فائدہ مند ہوگی اور ہر مقدمہ مین خواہ وہ مقدمہ سمن ہو یا وارنٹ جہان تک بلحاظ فائدہ ملزم ممکن ہو منجانب ملزم کے سچی جوابدہی کیجائے ہمنے تجربہ مین دیکھا ہے کہ اکثر اوقات جھوٹی جوابدہی کی گئی ہین اور بوجہہ جھوٹے ہونیکے جواب دہی مذکور پوری طور پر ثابت نہوئین اور غیر ثابت قرار پاکر ملزم سزایاب ہوگئے مثلاً کسی شخص کو الزام ضرر شدید لگایا گیا اور ملزم نے فی الواقع ضرر شدید پہونچایا تھا مگر باستعمال استحقاق

حفاظت خود اختیاری کے تو ظاہر ہے کہ ملزم کی جوابدہی اگر سچے طور پر کیجاتی تو بہت
عمدہ ہوتی مگر بجاے اس جوابدہی کے ملزم کی جانب سے وقت اور موقع واردات
سے اپنی عدم موجودگی کی جوابدہی ہوئی اور ایسا عذر عدم موجودگی جیسا کہ اکثر
دیکھا گیا ہے پورے طور پر ثابت نہیں ہوا۔ غرض کہ جہاں تک ممکن ہو وکیل ملزم پر فرض ہے
کہ بنظر فائدہ ملزم سچی بلا کسی تصنع کے جوابدہی کرنیکا مشورہ ملزم کو دیوے اور عذرات
متعلق سچی جوابدہی مذکور کے مختصر الفاظ میں درج بیان تحریری کرے اور جس حالت
میں کہ بیان تحریری داخل نکیا جاوے تو بیان ملزم میں عذرات نسبت استغاثہ مختصر
اور سریع الفہم الفاظ میں روبروے عدالت پیش کئے جاویں اور عذرات مذکور پہلے سے
ملزم کو سمجھا دئے جاویں درخواست ہاے کا دینا ہر مقدمہ کے خاص حالات پر منحصر ہے
بعض مقدمہ میں سواے فہرست گواہان منجانب ملزم کے کسی درخواست کی ضرورت
نہیں ہوتی ہے اور بعض مقدمات میں قسم قسم کا اشتہار وغیرہ اور حضر گواہان کے
اظہار کے لئے درخواست دینے کی ضرورت ہوتی ہے جیسا کہ ہمنے باب پنجم میں
بیان کیا ہے وکیل ملزم کے فرائض بعینہٖ مثل وکیل مستغیث کے نہیں ہیں کیونکہ وکیل
مستغیث پر فرض ہے کہ ہمیشہ ایک مقصد خاص یعنی دریافت ہونا سچ کا مدنظر رکھے
مگر ایسی ذمہ واری وکیل ملزم پر نہیں ہے بلکہ وکیل ملزم پر فرض ہے کہ دیانت
داری کے ساتھ اپنے فن وکالت کو کام میں لاکر جیسے ممکن ہوا اپنے موکل کو سزا سے
بچا دے اور جو فرق کہ مابین فرائض وکیل مستغیث اور وکیل ملزم کے ہے
اوسکو ہم باب پنجم میں بیان کرچکے ہیں اسوقت ہمکو اوسکے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے
مقدمات فوجداری میں خفیف جرائم کے مقدمات [illegible] کرنا بنسبت
سنگین جرائم کے مقدمات کی زیادہ آسان [illegible] گیا ہے کہ جب ایک
نوجوان ناتجربہ کار وکیل کو [illegible] سواے مقدمات [illegible] یا خفیف مقدمات

سرقہ یا داشتن مال مسروقہ کے اور کسی بڑی یا سنگین قسم کے مقدمات مین منجانب ملزم پیروی
کرنیکا اتفاق نہوا تہا بصورت مقرر ہونے وکیل ملزم کے مقدمات قتل عمد یا دیگر سنگین
مقدمات مین سخت مشکل پیش آتی ہے ایسی صورت مین یہہ امر قابل غور ہے کہ وکیل موصوف
کے لئے اپنے موکل کے فایدہ کے واسطے عمل کرنیکا احسن طریقہ کیا ہے ۔ اسکی نسبت ہم
یہہ مشورہ دیتے ہین کہ وکیل کو ایسے مقدمات مین اپنی زبان بند رکہنا بہت مناسب ہے
اور اگرچہ یہہ بات قابل خواہش کیئے جانیکی ہے کہ ایک یا دو واقعات اظہارات سے
نکالے جاوین مگر اسباب کے دریافت کرنیکے لئے کہ ایسے واقعات کونسے ہین وکیل مین
کچھ تجربہ ہونا ضروری ہے اور اس امر کے طے کرنیکے لئے کہ آیا فلان سوال پوچھنا چاہئے
یا نہین بہت بڑی قوت ممیزہ کی ضرورت ہے ۔ سوائے خاص صورتون کے مقدمات سشن
مین جنکی سپرد سشن ہونیکی امید ہو مجسٹریٹ تحقیقات کنندہ کی عدالت مین زیادہ سوالات
جرح نکرنا چاہئے مگر بجائے اس طریقہ کے اختیار کرنیکی ہم دیکھتے ہین کہ عدالتہائے مجسٹریٹان
مین نوجوان وکلا بہت کچھ سوالات جرح کرتے ہین اور یہہ معلوم ہوتا ہی کہ نوجوان وکلا
جہان تک ممکن ہوتا ہے سوالات کرتے ہین اور اپنے دل مین سمجھتے ہین کہ سوالات کرنا
داخل سوالات جرح کرنیکے ہے اور پہر اون سوالات کے جوابات اکثر ایسے ہوتے ہین کہ
جن سے استغاثہ کو تقویت اور جوابدہی کو مضرت پہونچتی ہے اپنی تجربہ مین دیکھا ہے
اور اکثر مفصل صاحبان مجسٹریٹ کے زبانی اس بات کی شکایت سنی ہے کہ اکثر مختاریان
اور ناتجربہ کار وکلا پیروی منجانب ملزم جیسی کہ چاہئے نہین کرسکتے ہین اور محض اپنی لیاقت
اپنے غیر تعلیم یافتہ موکل کو دکہلانیکی غرض سے سوالات شوقیہ بلا تمیز نیک و بد اور
بلا لحاظ نتیجہ کرتے ہین اور اس طور پر دو قصور یعنی اوّل اپنے موکل کو مضرت پہونچانی
اور دوم عدالت کا بیش بہا وقت ضایع کرنیکے مرتکب ہوتے ہین ہماری راے

مین جب اس قسم کی ناتجربہ کار وکیل یا پُرانے فیشن کے مختار منجانب ملزم کے مقدمہ سشن
مین پیروی کرین تو گورنمنٹ کے لئے اوس مقدمہ مین وکیل سرکار کو بغرض پیروی مقرر
کرنیکی چندان ضرورت نہین ہے کیونکہ یہہ صاحبان گواہان ثبوت سے ایسے سوال
تنگ کرنے مین پس و پیش نکرینگے جنکو قانوناً وکیل سرکار نہین دریافت کرسکتا ہے
اور یہہ کچھہ تعجب کی بات نہین ہے کہ بعض اوقات ایسے صاحبونکی عنایت سے ناکردہ گناہ ملزم
سزایاب ہوجاوے بعض ناتجربہ کار وکلا اور مختار سوالات جرح کے معنی (جیسا کہ اونکی طرز سے
معلوم ہوتا ہے) سوالات منجانب مستغیث کسیقدر بلند اور دہمکی کی آواز سے کرنیکے
سمجھتے ہین اور نیز بعض اوقات ایسے وکلا یا مختارون کو گواہان ثبوت سے اسطور پر سوالات
کرتے سنا ہے۔ کیا آپ حلف سے کہہ سکتے ہین کہ الخ۔ آپ کو حلف دلاکر پوچھا جاتا ہے
کہ الخ۔ اب خیال کرنا چاہئے کہ ایسے سوالات کا کیا نتیجہ ہوسکتا ہے۔ یہہ ممکن ہے
کہ بعض مقدمات ایسے ہون کہ جنمین کل واقعات روبرو مجسٹریٹ کے پیش کرنے اور لیاقت
کے ساتھہ سوال کرنے سے سپردگی ملزم کی نوبت نہ آوے مگر ایسے مقدمہ مین بالکل ناتجربہ کار
وکیل یا مختار کی سپرد پیروی منجانب ملزم نہونا چاہئے بلکہ کسیقدر تجربہ کار وکیل یا مختار
مقرر ہونا چاہئے۔ پُرانے فیشن کے بڈہے مختار جنہون نے کوئی امتحان پاس نہین
کیا ہے اور بالعموم قانون سے ناواقف ہین ملزم کی جانب سے مختارنامہ داخل کرکے
ملزم کو بہت مضرت پہونچاتے ہین ایسے لوگون کے لئے باستثنائے خاص صورتون کے
اگر موقوفی عمل مین آوے یا اونکو صرف عرائض نویسی کا استحقاق بخشا جاوے تو بہت
مناسب ہو اور اشخاص ناکردہ گناہ جو اپنے بے جرم ہونیکے خیال سے ان ارزان مختارونکو
پیروی کی غرض سے ایک یا ڈیڑہ روپیہ دیکر مختار کرلیتے ہین سزایاب ہونے سے بچ جاوینگے
جب مقدمہ کی سپردگی سشن ہونیکی زیادہ اُمید ہو تو روبرو مجسٹریٹ کے بہت زیادہ

جوابدہی کرنیکی ضرورت نہین ہے اور ایسی صورت مین کارروائی مقدمہ کو بہت
غور کے ساتھہ دیکھنا چاہئے جب یہہ امر یقینی ہو کہ کوئی بات مفید ملزم کے ظاہر ہوگی
تو ایک یا دو سوال لیاقت کے ساتھہ گواہ ثبوت سے دریافت کرلینا چاہئے مگر جب
ایسا امر مین شبہہ ہو تو ہرگز سوال نہ پوچھنا چاہئے سخت جرح سے باستثنائے اوس
صورت کے کہ وکیل ملزم نہایت لایق اور تجربہ کار شخص ہو مستغیث کو بالعموم فائدہ اور
استغاثہ کو تقویت ہوتی ہے اور اگر مجسٹریٹ کے روبرو گواہان منجانب ملزم روبرو
مجسٹریٹ پیش ہون تو صرف اونکی شہادت کا خلاصہ بیان کرنا مناسب ہوگا
مگر تفصیل احتیاط کے ساتھہ مختصر رکھہ چھوڑنا چاہئے اور بعض اوقات یہہ بھی عمدہ ترکیب
ہوتی ہے کہ گواہان طلب کئے گئے اور اگر ممکن ہوا تو اونکے اظہار نکرائے گئے —
پیروی استغاثہ فوجداری منجانب ملزم مین سوائے اون فرایض کے جو ہم نے اوپر
بیان کئے ہین اوّل فرض وکیل ملزم کا یہہ ہے کہ یہہ دیکھے کہ استغاثہ مین کون
کون سے الزام و امور درج ہین اکثر ناتجربہ کار وکلا اس امر کو فروگذاشت کرتے
ہین اور بعض اوقات بوجہہ ایسی فروگذاشت کے ناقص الزام پر ملزم کو سزا ہوجاتی ہے ممکن ہے کہ
استغاثہ مین کوئی جرم جو قانوناً جرم ہو درج نہو یا آنکہ اوس مین بہت سے جرایم درج
ہون یا یہہ کہ استغاثہ مین کچھہ بات جو درج ہونا چاہئے تھی درج نہین ہے المختصر یہہ
ممکن ہے کہ کوئی نقص استغاثہ مین ایسا رہجاوے کہ جس سے ملزم کی برات ہو اور بعد
ہوشیاری سے استغاثہ کو دیکھنے کے وکیل کو معلوم ہوجائیگا کہ استغاثہ مین کیا ہے
اور اگر استغاثہ مین کوئی ایسا نقص ہو تو وہ آخر نوبت مقدمہ پر تقریر مین بہت
کارآمد ہوگا بعد ان کل امور پر غور کرنے اور یہہ سوچ لینے کے کہ کیا جوابدہی کیجائے
وکیل ملزم کو احتیاط کے ساتھہ مستغیث کی جانب سے بحث شروع مقدمہ پر

غور کرنا چاہیے اور اگر مخالف یعنی وکیل مستغیث خواہ وکیل سرکار بہت زیادہ
شروع مقدمہ کرنے مین تقریر کرے تو یہہ ملزم کے حق مین بہت اچھا ہوگا ولیکن
اپنے رسالہ منطق مین فرماتے ہین کہ مجرم کے ذمہ بہت الزام لگانے سے یا اوسکے
خلاف شہادت کثیر پیش کرنے سے جو فی نفسہ قابل اطمینان نہو مجرم کا بچ جانا
ممکن ہے —

اسکے بعد اگر مخالف یعنی وکیل مستغیث بلا ارادہ مقدمہ کو اس طور سے شروع کرکے
کیا اوسکا شروع کرنا شہادت گواہان یا کسی گواہ منجملہ گواہان مستغیث سے اوراسمین مختلف
ہو تو یہہ بات وکیل ملزم کے قابل لحاظ ہوگی اور اسپر وکیل موصوف کا لحاظ کرنا بے اثر
نہوگا ایسی موقع پر وکیل ملزم کا کام اعتراض کرنیکا نہین ہے کیونکہ اوسکو یہہ معلوم
نہین ہے کہ وکیل مستغیث کیا ثابت کرسکتا ہے اور اگر وکیل مستغیث کا ثبوت
کم ہو تو وہی ملزم کے واسطے بہتر ہے لیکن اگر وکیل مستغیث کوئی چٹھی یا دستاویز
پڑھنے کا ارادہ کرے یا کسی گفتگو کا ذکر کرنا چاہے جو قانونًا قابل پذیرائی شہادت
نہو تو وکیل ملزم کو مناسب ہے کہ ایسی باتون پر بہت غور سے نگاہ رکھے اور اعتراض
کرے اور فورًا اعتراض کرکے اپنے مخالف کو روک دے اگر مخالف کو موقع دستاویز
کے پڑھنے یا گفتگو کے ذکر کرنیکا مل گیا تو پھر بعدہ اعتراض مذکور کی گو اوسکو حاکم
عدالت منظور بھی کرے جیسی کہ حقیقت چاہیے ہوگی علی الخصوص عدالت سشن جج مین
جبکہ تجویز مقدمہ کی سشن جج اہالی جوری کے ساتھ کرے اور جج کا یہہ کہنا کہ ہم
اہالی جوری سے کہدینگے کہ دستاویز یا گفتگو مذکور شہادت نہین ہے قریب قریب بے
اثر ہوگا کیونکہ جب ایک دفعہ اہالیان جوری نے جو عالم قانون دان نہین
ہوتے ہین مضمون دستاویز یا گفتگو مذکور کو سن لیا تو پھر اوسکا اثر اونکے دل سے

مشکل سے دور ہوسکتا ہے گو وکیل ملزم اور صاحب سشن جج اوسکو شہادت
سمجھین یا نہ سمجھین۔ وکیل ملزم کو اس بات کا بہی احتیاط رکہنا چاہئے کہ اگر وہ کاغذ یا
کے ساتھ کسی دستاویز کو داخل شہادت نہونے دیے تو اوسکو بہی اپنی گفتگو مین دستاویز
مذکور کا ذکر نکرنا چاہئے کیونکہ جو امر خارج از ثبوت ہو اوسکا ذکر کرنا موافق شان پیشیہ
وکالت کے نہین ہے اور مقدمات سشن مین یعنی اون مقدمات مین جنکی تجویز صاحب
سشن جج با عانت جوری یا اسیسران کی کرین وکیل ملزم کے لئے یہہ ضرور نہین ہی
کہ ہر گواہ کی شہادت اپنی ہاتھہ سے قلمبند کری بلکہ اوسپر فرض ہی کہ جو اظہار گواہ کا
روبرو سشن جج کے لیا جاوے اوسکو اوس اظہار سی جو گواہ مذکور نے روبرو مجسٹریٹ
سپرد کنندہ کے دیا ہی مقابلہ کرے نہ اس غرض سے کہ کوئی خفیف غلطی یا اختلاف معلوم
ہوجاوے بلکہ بغرض دیکہنے اختلافات اہم یا تردید بیان گواہ مذکور کے اور اگر کوئی
اختلاف اہم یا تردید بیان معلوم ہون تو اونکو بطور یادداشت کے لکھہ لینا چاہئے
اور سوالات جرح مین اونکیطرف توجہہ کرنا چاہئے اور سوالات جرح اس طور سی کرنا چاہئے
کہ اختلاف یا تردید اور بہی زیادہ ہوجاوے اسکی سواے وکیل ملزم کو غور سے
جوکچہہ امور اختلاف اور امور اتفاق کے گواہان مستغیث کے اظہارات مین ہون توجہہ
کرکے لکھہ لینا چاہئے کیونکہ ممکن ہے کہ بعض امور مین جو ملزم کے فائدہ کے لئے ہون
گواہان مذکور متفق ہون اور بعض امور مین جو ملزم کے خلاف ہون گواہان مذکور
باہمدگر مختلف ہون اور اس قسم کے ہر اختلاف اہم سے ملزم کو واقعی فائدہ پہونچ سکتا ہے
تھوڑے سے تجربہ اور بہت سے غور سی وکیل اون امور تفصیلی مین جو بعض اوقات شہادت مصنوعی
ظاہر کردیتے ہین اور اون امور بالتفصیل مین جو غیر اہم مین تمیز کرسکیگا اور اسی طور پر
باہین اون غلطیون کے جو اتفاقیہ شہادت مین ہوجاتی ہین اور اون غلطیون کے جو فریب

دہی کی غرض سے ایجاد کیجاتے ہین تمیز کرسکیگا ۔ جوابدہی منجانب ملزم کرنے مین سہولت
اور صحیح مزاج وکیل ملزم کو قایم رکھنا چاہیے اور یہہ بات تجربہ مین دیکھی گئی ہو کہ غصہ
اور جھگڑہ کرنے سے بہت عمدہ جوابدہی بگڑ جاتی ہے اور اگر باوجود وکیل کے غصہ اور
جھگڑا ہونے کے ملزم رہا یا بری ہو جاے تو یہہ ملزم کی خوش نصیبی ہے اور غصہ
اور جھگڑا اوس کا نتیجہ نہین ہے ۔ وکیل ملزم کو اس بات کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ جو کچھہ ملزم کی
برائی کیجاے مگر ملزم کے مقابلہ مین برائی ثابت نہونے پاوے اور یہہ بات گواہان ثبوت
کے اظہارات پر برابر غور کرنے اور عمدہ طور پر سوال جرح کرنے سے ہو سکتی ہے سوالات
جرح بہت احتیاط سے کرنا چاہیے ورنہ واقعات مظہرہ مستغیث بجاے بگڑ جانے کے
جیسا کہ وکیل ملزم کا مقصد ہونا چاہیے زیادہ تر صاف ہو جاینگے اور سوالات جرح مین
ایک بے احتیاط سوال سے ملزم کے لیے بہت بڑا خطرہ پیدا ہو جاتا ہی اور اگر وکیل
ملزم کو اوس طرز پر جو اوس نے اختیار کی ہی پورا اعتبار نہو تو اوسے مناسب ہے کہ قطعی
سوال نکرے یا انکہ اگر اوسکو یہہ معلوم نہو کہ کیا پوچھنا چاہیے تو کچھہ نہ پوچھے ۔ وکیل
کو بلا کسی قدر تجربہ حاصل کرنے کے جوابدہی [illegible] اہم کا بار تنہا اپنے اوپر نہ لینا چاہیے
اسوجہہ سے کہ بلا کسی قدر تجربہ کے کوئی وکیل عمدہ سوال جرح نہین کر سکتا گو یہہ ممکن ہے
کہ وکیل سوالات جرح کرے اور جوابات پاوے مگر اوس وکیل کو [illegible]
کہنا چاہیے اگر وہ گواہ سے اپنے سوالات جرح مین اپنے موکل کو زیادہ نقصان [illegible]
ہمنے اپنے تجربہ مین نوجوان ناتجربہ کار وکلا یا مختارون کو بعض اوقات بعد ختم کرنے سوالات
جرح کے یہہ کہتے سنا ہی کہ اب ہمنے گواہ کو تمام کر دیا مگر غور سے جو دیکھا گیا تو معلوم ہوا
کہ وکیل یا مختار موصوف نے بجاے گواہ کا کام تمام کرنے کے اپنا کم بخت موکل یعنی ملزم
کو ختم کر دیا اگر کوئی شخص عمدہ سوالات جرح کرنیکی لیاقت پیدا کرنا چاہتا ہے تو بہت

عمدہ طریقہ اوسکے لئے یہہ ہی کہ نہایت لایق سوال جرح کرنیوالون کی طرز پر غور کرے اور اوسے اختیار کرے اور انسانی فطرت یعنی دنیا کے طور وطریق کا علم حاصل کرے یہہ ممکن ہی کہ ایک شخص کی طبیعت بہ نسبت دوسرے کے زیادہ تر تیز ہو مگر بہت تیز طبیعت والی کے لئے بہی عمدہ لیاقت سوال جرح کرنیکے لئے مدت کی تعلیم اور غور اور تجربہ کی ضرورت ہی اور بدین وجہہ ہم اپنے نوجوان ناتجربہ کار وکلا ناظرین کو یہی مشورہ دیتے ہین کہ حتی الامکان سوالات جرح بہت کم کرین اور اگر وہ اپنے موکل کو فائدہ نہ پہونچا سکین تو اوسکو نقصان بہی نہ پہونچا دین اور یہہ بات بے کم وکاست صحیح ہے کہ جسقدر وکیل کی لیاقت اور علم اور تجربہ زیادہ ہونگا اوسیقدر وہ اپنا مطلب بہت کم سوالات سے حاصل کرسکیگا۔

جیسا کہ ہمنے پیشتر بیان کیا اس بات کی بہت احتیاط رکہنا چاہی کہ جو امر قابل مقبولی شہادت نہو وہ شہادت مین استعمال نکیا جاوے مگر اس سے یہہ نہ خیال کرنا چاہی کہ مخالف کے ہر سوال پر اعتراض کیا جائے یا آنکہ ہر سوال بوجہہ مداخلت یا اور کسی قابل اعتراض کی صورت مین ہونیکی نہ پوچہا جائیگا کیونکہ بہت سے اعتراض کا نتیجہ تضیع اوقات اور نامناسب شبہہ پیدا کرنیکا ہوتا ہے۔ سوال جرح شروع کرنے مین یہہ مناسب ہوگا کہ ایک یا دو چہوٹے اور بے نقصان سوالات علی العموم کے ساتہہ بغرض دریافت مزاج اور طبیعت گواہ کے پوچہہ جاوین اس طریقہ سے اگر وکیل ملزم کو ضرورت ہوگی تو گواہ اوسکا دوست ہو جائیگا ممکن ہے کہ بعض صورت مین گواہ خلاف اپنی مرضی کے شہادت دینے کے لئے مجبور کیا گیا ہو اور اسطور پر ملایمت کے ساتہہ سوال کرنے سے گواہ ندکور وکیل موصوف کی تقلید مثل ایک دوست گواہ کے کریگا اور ممکن ہے کہ جسقدر گواہ نے بیان کیا ہے اوس سے زیادہ اوسکو علم ہو اور جسقدر کہ گواہ جانتا ہی اوس سب کے

ظاہر ہو نے سے اوس شہادت پر جو وہ دے چکا ہے زیادہ روشنی پڑتی ہو اور گواہ مذکور کا میلان مقدمہ کو مختلف رنگ دینیکا ہو لیکن اگر وکیل ملزم گواہ سے شروع ہی مین سختی سے سوال کریگا تو جو کچھہ کہ گواہ مذکور ملزم کے حق مین کہتا وہ ہی کہنا پسند نکریگا اور اگر وکیل ملزم کو یہہ معلوم ہو کہ گواہ بہت مستقل طبیعت کا ادمی ہے تو جہانتک ممکن ہو اوس سے بہت کم سوال کرے کیونکہ ایسے گواہ سے اگر ایک سوال پوچھا جائیگا تو وہ اس طور پر جواب دیگا کہ گویا اوس سے دس سوال پوچھے گئے تہے اور ہر جواب گواہ مذکور کا ملزم کے مضر ہوگا اور ہر بات سے جو اوس سے دریافت کیجائیگی اوسکو موقع ملزم کے خلاف اسپیچ دینیکا ملیگا لہذا اگر وکیل ملزم گواہ مذکور کی خوش طبیعت کو ایک یا دو عمدہ خیال کئے ہوئے سوال سے عدالت کو دکہلا سکے تو ایسے گواہ کے لئے بالکل کافی ہوگا بجز اوس صورت کے کہ وکیل موصوف گواہ مذکور کو ادائے شہادت باطلہ کی نسبت ماخوذ کر سکے مگر بہت سے مخالف گواہون سے وکیل ملزم مختلف طور پر موافق مقدار اونکی مخالفت اور اونکی مزاج کے اپنا مطلب نکال سکتا ہے اور بعض اوقات ممکن ہے کہ وکیل موصوف گواہ مخالف کی شہادت کو بذریعہ اپنے سوالات جرح کے گواہ مذکور کے بیان مین یہہ ظاہر کرنے سے خراب کر سکے کہ گواہ مذکور ملزم کا بہت زیادہ مخالف ہے اور ممکن ہے کہ وکیل موصوف بذریعہ اپنے سوالات کے بشرطیکہ لیاقت سے کئے جائین گواہ سے مبالغہ کرا دے یا کسی امر کی نسبت گواہ سے ایک دفعہ اقرار اور دوسری دفعہ انکار کرا دے اگر گواہ کے مزاج مین غصہ ہو اور گواہ مذکور وکیل ملزم کے سوالون سے غصہ مین آجاتے تو یہہ ملزم کے حق مین بہت مفید ہوگا کیونکہ اہالی جوری یا اسیسران یا عدالت گواہ مین غصہ کا ہونا پسند نہین کرتے ہین اور سوال جرح بلحاظ جوابدہی ملزم کے کرنا چاہئے اور محض اختلافات یا تردید اوس وقت تک کارآمد ہونگی جب تک کہ وکیل

ملزم یہہ نہ دکھلا سکے کہ اختلافات یا تردید مذکور بالکل قراین مقدمہ کے خلاف ہے
غلطی کرنیوالے گواہ بصورت اوسکے مناسب طور پر سوال جرح کی جانیکے اکثر بہت صحیح گواہ
کا اثر نیست و نابود کردینگی از آنجا کہ اونکی بیان سے ایسا شبہہ پڑجائیگا جو اور طور پر نہ
پڑتا پس غلطیان نسبت تاریخ اور وقت اور مقام اور حیثیت فریقین اور نسبت دیگر امور
اہم کے کبھی فروگذاشت نہونا چاہئے مگر خفیف اختلافات پر نظر نکرنا چاہئے ۔
بعد ختم کرنے اپنے فرض نسبت سوالات جرح کے وکیل ملزم کو اپنے دل مین یہہ بات
طے کرنی چاہئے کہ آیا وکیل موصوف کوئی گواہ منجانب ملزم پیش کریگا یا نہین اگر
ملزم کے مقابلہ مین شہادت کمزور ہو اور ملزم کی خاص شہادت مضبوط نہو تو وکیل
ملزم کو کوئی گواہ پیش نکرنا چاہئے کیونکہ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ ایسی گواہ پیش
کرنیکی وجہہ سے استغاثہ کو تقویت اور ملزم کو سزا ہو جاتی ہے اور اگر وکیل ملزم کی
راے مین گواہ منجانب ملزم پیش کرنیکی ضرورت ہو تو حتی الامکان بہت کم گواہ پیش کرنا
چاہئے یعنی ایک ہی امر کے ثبوت مین زیادہ گواہ نہ پیش کرنا چاہئے ۔
یہہ ایک مشہور بات ہے کہ ایک اچھا گواہ پیش بے پرواہ گواہونسے بہتر ہے اور دو یا
تین گواہون سے ویسی ہی تردید مستغیث اور اوسکی گواہون کے بیان کی ہوسکتی ہے
جیسے کہ دس گواہون سے اور زیادہ گواہ پیش کرنے مین گواہون مذکور کے ایک دوسرے
کی تردید کرنیکا بھی بہت زیادہ خوف ہوتا ہے گو گواہان مذکور کیسی ہی سچے ہون اور
یہہ بات قابل توجہہ ہے کہ ملزم کے گواہون مین تردید باہمی کا ہونا بہ نسبت گواہان
مستغیث کے بہت زیادہ برائی کی بات ہے کیونکہ گو قانون کا یہہ قیاس ہے کہ
ہر شخص جب تک کہ وہ مجرم ثابت نہو بے جرم ہے مگر ہمارے اہالی جوری اور اسیسران کا
جو قانون سے بالعموم ناواقف ہوتے ہین اور بہت سے اسیسر صاحبان کا تعلیم

معمولی نشے سے بہلے بہرہ ہوتے ہین یہہ قیاس ہے کہ ہر ملزم جو عدالت فوجداری مین پیش
ہوتا ہے مجرم ہی سوائے اوس صورت کے کہ شہادت اوسکی ماخوذی سے قاصر
تجویز ہوتا ہے مجرم ہی سوائے اوس صورت کے کہ شہادت اوسکی ماخوذی سے قاصر
لیکن چاہے وکیل ملزم اپنی گواہ پیش کرے یا نکرے اوسکو گفتگو منجانب ملزم ضرور کرنا
پڑے گی اور یہہ اوسکی فرض کا بہت اہم جزو ہے اور اس بات کو ہم قیاس کئے لیتے ہین کہ
وکیل موصوف نے محنت اور جانفشانی کے ساتھہ بغرض ترقی اپنے پیشہ کی فن تقریر سیکھہ
لیا ہی کیونکہ پیشہ وکالت مین سب سے زیادہ چمک دمک کی شاخ یہی فن گفتگو ہے - وکیل ملزم کو
لازم ہے کہ عمدہ طور پر سنجیدگی کے ساتھہ اپنی جوابدہی شروع کرے اور اگر ملزم اچھی چال
چلن کا آدمی ہو بالخصوص جبکہ وہ عزت وحیثیت رکھتا ہو تو واقعات کو شروع کرکے روبرو
حاکم عدالت یا جوری یا اسیسران کے واقعات متعلق نیک چلنی اور عزت اور حیثیت
ملزم سب سے پہلے پیش کرنا چاہئے اور بموجب دفعہ ۵۳ ایکٹ شہادت ہند نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ع
نیک چلنی ملزم کے واقع متعلقہ ہے پس اوس طور سے عمل کرنا موافق قانون بہی ہے اور اس سے
جوری یا اسیسران کی توجہہ ملزم کیطرف اسقدر زیادہ ہو جاتی ہے کہ سخت تنفر تو اونکی
طبیعت سے کسیقدر دور ہو جاتا ہے اور ایک معزز نیک چلن ملزم اونکے روبرو ہوتا ہے
غرضکہ بسہولت جہان تک ممکن ہو بہت شستہ اور برجستہ اور افسوس کے الفاظ مین ملزم کی
حالت موجودہ اور سابقہ اور عزت اور وقعت حاکم عدالت والا یان جوری یا اسیسران
کو دکہلانا چاہئے اور پہر الزام کو پیش کرنا چاہئے اور اگر الزام نہایت سخت یا ذلیل
یا ایسی نوعیت کا ہو جو انسانیت سے بعید ہے تو پہر چال چلن ملزم اور جرم مین مقابلہ کر کے
تفاوت دکہلانا چاہئے اور یہہ گذارش کرنا چاہئے کہ ایسی معزز شخص کے لئے جیسا کہ ملزم ہے
ایسی جرم کا ارتکاب کرنا خلاف تجربہ انسانی اور خلاف قیاس ہے اور اس طور پر مقدمہ کو اس
مقابلہ کے ساتھہ شروع کرنا بہت مناسب ہوگا اس بات کا بہی خیال رکھنا چاہئے

کہ یہہ کل باتین جلدی سے نکلی جاوین بلکہ جیساکہ ہمنے اوپر بیان کیا ہی سہولت کی ساتہہ
کہنا چاہیے تاکہ اہالی جوری یا اسیسران یا حاکم عدالت کی طبیعت اون اثرون سے جو
قبول کرنیکے لئے جو وکیل ملزم کی تقریر مین آیندہ ہونگی طیار ہو جاوے بعدہ عدم وجود
کسی قسم کی غرض نسبت ارتکاب جرم منجانب ملزم کے بیان کرنا مناسب ہوگا اور اگر
کسی قسم کی غرض نسبت ارتکاب جرم کے وکیل مستغیث یا وکیل سرکار نے بیان کی ہو
تو اوسکی تردید کرنا چاہیے ۔

دوران تقریر مین وکیل ملزم کو معلوم ہوگا کہ حاکم عدالت یا اہالیان جوری یا اسیسران
لفظ بلفظ اوسکی گفتگو توجہہ کے ساتہہ سنتے ہین اور جسقدر اوسکی تقریر زیادہ عمدہ اور
اور مضبوط ہوگی اوسیقدر اونکی توجہہ زیادہ ہوگی اور پھر اگر وکیل موصوف دو چار اختلافات
اہم شہادت مستغیث مین دکہلا سکے اور شہادت مذکور مین سے ایک یا دو امور خلاف
قیاس یا خلاف قراین منتخب کرکے بیان کر سکے تو ہم امید قوی رکہتے ہین کہ اہالی جوری
یا اسیسران اپنی راے ملزم کے حق مین ظاہر کرینگے ۔ شہادت پیش کردہ مستغیث روبرو
عدالت یا اہالی جوری خواہ اسیسران کی اسطور پر بیان کرنا اور دکہلانا چاہیے کہ
شہادت مذکور اس قسم کی ہے کہ بوجہہ اختلافات اور عجیب و غریب ہونے کے کسی سچی
اور واقعی حال کی شہادت نہین ہوسکتی بلکہ شہادت مذکور ایسی بے جوڑ اور رنگآمیزی
کی ہوئی ہے کہ سواے بناوٹ کے اوسکی نسبت اور کوئی خیال نہین ہوسکتا ہے ۔
اور سواے اسکے وکیل ملزم کو یہہ بہی کہنا چاہیے کہ اوس الزام کی تائید جو ملزم کو لگا
یا گیا ہے قطعی اور نادال [illegible] شہادت سے ہونا چاہیے کہ ایسی ناقص شہادت جیسی کہ منجانب مستغیث پیش ہوئی ہے اور نیز مستغیث
کی بدچلنی یا ذلیل حیثیت یا کسی زمانہ سابق مین سزایاب ہونیکا حال جسکا ثبوت مثل
مین موجود ہو ظاہر کرنا بغرض کم کرنے وقعت شہادت گواہان مذکور کے مناسب ہوگا ۔

اگر مستغیث اور گواہان مستغیث سے ملزم کی کچھہ عداوت ہو اور جسکی نسبت ہم قیاس
کرتے ہین کہ وکیل ملزم نے اپنی سوالات جرح مین ضرور دریافت کر لیا ہوگا تو عداوت مذکور
کا بیان کرنا مناسب ہوگا کیونکہ اس سے غرض استغاثہ کی وکیل موصوف عمدہ طور پر بیان
کر سکیگا اور اسموقع پر وکیل موصوف کے لئے اپنی قوت بیانیہ کے عمل مین لانیکا بڑا
موقع ہے۔ کل ہدایات مرقومہ بالا پر عمل کرنیکے بعد بہت فصاحت کی تقریر کے ساتھہ دکھلانا
چاہیے کہ ایک شخص نا کردہ گناہ کو الزام لگایا گیا ہے اور بے وقعت اشخاص اوس
الزام کی تائید مین شاہد ہوئے ہین اور اگر وکیل نے گواہان منجانب ملزم پیش کیے
ہون تو اوسکا یہہ فرض ہوگا کہ شہادت اپنی گواہونکی گواہان مستغیث کی شہادت
کے ساتھہ مقابلہ کر کے یہہ دکھلاوے کہ ملزم کے گواہون کی شہادت زیادہ ترجیح اور قرین
قیاس اور موافق حالات اور چال چلن ملزم کے ہے۔ چال چلن ملزم کی نسبت حسب موقع
دوران تقریر مین بلا کسی اظہار سختی کے گفتگو کرنا فائدہ بخش ہوتا ہے کیونکہ گو کوئی
ملزم محض بوجہہ نیک چلنی سابق کے مستحق برأت کا نہین ہوتا ہے مگر جبکہ قیاسات دلائل
کئے جاتے ہین اور اون قیاسات اور حالات مقدمہ کے مفید یا خلاف ملزم کے
تعبیر کیجاتی ہے تو اوسوقت مین ملزم کی نیک چلنی اوسکی نسبت عمدہ خیال پیدا کرنے
مین بہت وقعت رکہتی ہے۔ اسمین کچھہ شبہہ نہین کہ بعض مقدمات ایسے ہوتے ہین کہ جنمین ہماری سابقہ کا چال چلن اچھا ہو کچھہ
اثر نہین ہوتا مگر بہت سے مقدمہ ایسے ہوتے ہین کہ جنمین عمدہ چال چلن ملزم کا بہت مفید مقدمہ ہوتا ہے اور اسلیے ہماری رائے
اکثر موقع پر عمدہ برجستہ الفاظ کے ساتھہ نسبت نیک چلنی ملزم کے بحث کرنا چاہئے اور سب سے
آخر مین عدالت یا جوری خواہ اسیسران کی توجہہ اس مسئلہ قانونی کیطرف
کہ دس مجرمون کا سزا سے بچ جانا بہ نسبت ایک نا کردہ گناہ کو سزایاب ہونیکی
بہت بہتر ہے مائل کرنا چاہیے۔ اور اگر ملزم کے خلاف شہادت پیش کردہ مستغیث

سے کوئی شبہ ارتکاب جرم کا پیدا ہوتا ہی ہو تو بھی ملزم قانونًا مستحق ہے
کہ اوسکو شبہہ کا فائدہ دیا جاے اور الزم سے بری یا رہا کیا جائے۔

باب ہفتم

طریقہ اپنے گواہون سے سوالات کرنیکا

حسب احکام دفعہ ۱۳۵ - ایکٹ شہادت دت ہند نمبر ا ۱۸۷۲ع کے اظہار گواہان کے شروع ہوتے ہین اور سوالات وہ شخص کرنا شروع کرتا ہے جو گواہ طلب کراتا ہے غرض ان سوالات سے یہہ ہوتی ہے کہ جس مدکا وہ گواہ ہے اوبین جن امور کے ثابت کرنے کے لئے طلب ہوا ہے وہ عدالت کے روبرو ظاہر کئے جاوین اپنے گواہ کا اظہار کرانا ایک نہایت مفید شاخ پیشہ وکالت کی ہے - نوجوان وکیل کو ابتدا مین اس فرض کے ادا کرنے مین بہت دقت ہوتی ہے اور اسکی کئی وجوہ ہین اول یہہ کہ بالعموم بوجہہ ناتجربہ کاری کے وکیل موصوف کو اپنے گواہ سے سوال کرنا اچھی طور پر نہین آتا - دوم یہہ کہ جسوقت وکیل موصوف سوال کرنیکو کھڑا ہوتا ہے اوسوقت تجربہ کار حاکم عدالت کو دیکھکر جسکی نگاہ وکیل موصوف کے نقصون پر مثل دوربین کے ہوتی ہے اور جو ہمیشہ وکیل مذکور کے نکتہ چینی کرنے مین رعایت نہین کرتا وکیل موصوف کی پریشانی طبیعت زیادہ ہوجاتی ہے - تیسرے یہہ کہ اکثر وکیل موصوف کے اوہر اودہر ایسے اشخاص ہوتے ہین جنکا میلان ہمیشہ نقص ظاہر کرنیکا ہوتا ہے اور یہہ میلان طبیعت کسی قسم کی بدنیتی سے نہین بلکہ عادتًا ہوتا ہے اور جون جون وکیل موصوف کو اپنی ذاتی تجربہ کی عدم موجودگی زیادہ معلوم ہوتی جاتی ہے اوسیقدر اوسکی پریشانی بڑہتی ہے -

اس مضمون پر ہدایا لکھنے مین ہم ہرگز یہہ نہین کہہ سکتے کہ ہماری ہدایات سے ہر کل

نقص رفع ہو ہو جاوینگے یا ناتجربہ کار وکیل کو تجربہ حاصل ہو جائیگا مگر ہم یہہ امید کرتے
ہین کہ ہمارے کہنے پر عمل کرنے سے ناتجربہ کار وکیل بہت سی فاش غلطیون سے
بچ سکیگا اور تجربہ کار وکلا کے پر تو پر علینی لگیگا - اس بات کو ہمیشہ قیاس کرتے ہین
کہ مقدمہ سچا ہے اور سب سے اوّل ہم اپنے دوستون ناتجربہ کار وکلا کو یہہ مشورہ دینا
مناسب سمجھتے ہین کہ اپنے گواہ سے سوال کرنے مین اس امر کو مدنظر رکہنا چاہئے کہ کل واقعات
جنکا باثبوت وکیل کے موکل پر ہے صاف وصریح طور پر ظاہر ہونا چاہئے ہمنے اکثر
دیکہا ہے کہ صرف گواہ کے بیان سے نصف واقعات ظاہر ہوئے اور وہ بہی ناقص طور پر
اور بقیہ واقعات بشرط موقع سوالات مکرر مین ظاہر ہونے کے لئے باقی رہگئے اگر اوس
گواہ کا قصہ خانگی طور پر بیرون عدالت بیان کیا جاوے تو کل سامعین اوسکا بیان
بخوبی سمجھہ سکین گے اور اگر گواہ مذکور کو سچا آدمی جانتے ہونگے تو اوسکا بیان باور کرینگے اور مشتبہ وکیل
کی ضرورت بذریعہ سوال کے واقعات کو ظاہر کرنے یا تواریخ کو مخلوط کردینکی نہوگی اور
واقعات معمولی سلسلہ کے ساتہہ نکل آوینگے اب سامعین کی حیثیت جب پلٹ گئی
اور گواہ کو وہی قصہ روبرو ایک عدالت انصاف کے بیان کرنا ہے تو اوّل اوسکی یہہ طبیعت
چاہیگی کہ وہ اپنے طور پر قصہ کو نہ بیان کرے کیونکہ اوس سے سوال کئے جاتے ہین
اور بذریعہ ایک سلسلہ سوالات کے علیحدہ علیحدہ ٹکرون مین اوسکا بیان قلمبند کیا جاتا ہے
اور فی الواقع ہر اقدام اوسکا قطع کلام کیا جاتا ہے اکثر گواہون کی جبکہ وہ اوّل ہی
مرتبہ بغرض اظہار دینیکے عدالت مین حاضر ہوتے ہین یہی حالت ہوتی ہے یعنی گواہ
کی طبیعت پریشان و پراگندہ ہوتی ہے اور پہر اگر اوس گواہ کا اظہار لینے کے لئے
ایک پریشان طبیعت کا نوجوان ناتجربہ کار وکیل مقرر ہو تو پہر جو کچہہ نتیجہ اوسکی شہادت
کا ہوگا اوسکو ہمارے ناظرین بخوبی خیال کرسکتے ہین سب سے اوّل گواہ کا نام وولدیت

وغیرہ پوچھی جاتی ہے پھر نوجوان وکیل کے سامنے اوسکو ہونا پڑتا ہے اور اوسکو یہہ
حیرت رہتی ہے کہ دیکھیں دوسرا سوال کیا پوچھا جاتا ہے ایسی صورت مین بہت عمدہ طریقہ
وکیل کے اختیار کرنے کے لئے اسبات کا یاد رکھنا ہے کہ گواہ کچھہ بیان کریگا اور اگر
وکیل نہو تو گواہ اپنے خاص طریقہ سے غالبًا عمدہ طور پر ادا ئے شہادت کریگا اسلئے
قاعدہ ذیل پر عمل کرنا مناسب ہوگا جہانتک ممکن ہو گواہ کا قطع کلام مت کرو
اور جسقدر کم سوال کئے جاینگے اوسیقدر کم سوالون کی ضرورت ہوگی۔ گواہ کا جسطرح
بیان ہوتا جائے اوسپر غور نگاہ رکھنا چاہئے خاصکر یہہ بات دیکھنی کی غرض سے
کہ بیان مین غیر متعلق اور بیرون مقدمہ کوئی امر داخل نہو اسبات کا خیال رکھنا چاہئے
کہ گواہ کوئی بیان غیر متعلق مقدمہ یا سماعی نکرے کیونکہ اسمین دیر ہوتی ہے اور
سوا ئے تضیع اوقات وکیل اور عدالت کے گواہ کو بھی زیادہ دیر تک اظہار دینے مین
پریشانی پڑتی ہے اور یہہ بات صرف قرین قیاس ہے کہ گواہ اوس پریشانی کی
حالت مین اگر کچھہ اوس فریق کے جسکا وہ گواہ ہے خلاف اور مخالف کے مفید مطلب
کہہ جائے تو کوئی تعجب کی بات نہین ہے ہمنے بعض اوقات دیکھا ہے کہ جب گواہ سے
گواہ کے پیش کرنیوالے وکیل نے بطوالت سوال کئے اور بعدہ فریق مخالف نے
اوس سے طوالت کی جرح کی تو گواہ مذکور نے عاجز آکر جب سوالات جرح قریب الاختتام تھے
وکیل مخالف کے سوال کے جواب مین کہا کہ اب ہمکو کچھہ نہین معلوم ہے اسقدر گواہ
کے کہتے ہی وکیل مخالف کی بن پڑی اور بہت سے امور اوسنے اور گواہ سے دریافت
کئے جنکا جواب گواہ نے ضد مین آکر یہی دیا کہ ہمکو کچھہ نہین معلوم ہے پس جسقدر عمارت
کہ طیار ہوئی تہی گواہ کے جوابات لاعلمی سے جو بوجہہ طوالت وکیل کے ضدًا ظہور
مین آئے تھے مسمار ہوگئی نتیجہ بہت مفید سوالات واقعات دریافت کرنے کے لئے نہایت

معمولی سوال یہہ ہے کہ (پہر کیا ہوا) اور یہہ سوال بہ نسبت اوس سوال کے بہت زیادہ
بہتر ہی جو وکیل کی مسل کے خلاصہ بیان سے اخذ کر کے پوچہا گیا ہے اور جس سے ممکن ہی
کہ گواہ وکیل کی تردید کرے ہمنے دیکہا ہی کہ ناتجربہ کار وکلا بعض اوقات گواہ سے
اس قسم کے سوال پوچہتے ہین کہ تمکو کاتک بدی چہٹہ سمت ۱۹۴۰ کے یاد ہی اب دیکہنا چاہیے
کہ کاتک بدی چہٹہ سمت ۱۹۴۰ کوئی ایسا دن نہین ہے کہ جسکی یاد رہے اور آیا گواہ اوس دنکو
یاد رکہی یا نرکہی بالکل غیر اہم بات ہی کیونکہ وکیل سوال کنندہ کا مقصد یہہ ہی کہ اون واقعات
کی شہادت دیجاسے جو قریب اوس وقت کے واقع ہوئی اور اگر تاریخ مذکور کا دریافت
ہونا کسی طور پر اہم ہی ہو تو یہہ عمدہ طریقہ دریافت کرنیکا نہین ہی اور اگر تاریخ پوچہنا
ہی منظور ہے تو گواہ سے پوچہنا چاہئی کہ آیا گواہ مذکور سمت ۱۹۴۰ مین فلان مقام پر تہا
اور گواہ مذکور بلا پس و پیش جواب دیگا اور پہر گواہ سے پوچہنا چاہیے کہ یہہ کبکی بات ہے
تو گواہ مذکور کہدیگا کہ کاتک بدی چہٹہ سمت ۱۹۴۰ کی۔ اکثر عمدہ مقدمات بیجا سوالات سے
جو شروع اظہار گواہ مین پوچہی گئی بگڑ گئی اور اگر وکیل پیش کنندہ گواہ گواہ کی طبیعت
کو حالت پریشانی مین چہوڑ دیگا تو ایک یا دو عمدہ سوالات جرح سے کل اوسکی شہادت
بیکار ہو جائیگی اور پہر وکیل غالبًا یہہ خیال کریگا اور اپنے موکل سے کہیگا کہ اگر ایسا
بیوقوف گواہ نہوتا تو ہم ضرور مقدمہ مین کامیاب ہوتے۔

مگر یہہ تعجب کی بات ہی کہ گو ناقص سوال فریق اوّل سے بےشمار نقصان پہونچتا ہے
تاہم وکالت کی اس شاخ پر بہت کم توجہ کیجاتی ہے ہر شخص اسکام کو اسقدر آسان سمجہتا ہے
کہ گویا غلطی ہونا غیر ممکن ہے لیکن واقعی دیکہو تو یہہ سب سے مشکل و اہم کام ہی کیونکہ
جو کچہہ وکیل کی شہادت ہی وہی اوسکا مقدمہ ہی یا یون کہو کہ شہادت پر وکیل کا
مقدمہ مبنی ہے سوال دریافت کرنے مین گواہ کیطرف بدمزاجی نہ ظاہر کرنا چاہئے

اگر گواہ بیوقوف ہی تو وکیل کی بدمزاجی یا دہمکی سے جیسا کہ اکثر دیکھنے مین آتا ہے گواہ مذکور کو کچھہ مدد نملیگی جسقدر گواہ بیوقوف زیادہ ہوا اسیقدر وکیل کو زیادہ صابر ہونا چاہئی ہر سوال متعلق مقدمہ اور بالفاظ سریع الفہم ہونا چاہئی اور ایسی طریقہ سے سوال پوچھنا چاہئی کہ اوسکا تعلق مقدمہ سے گواہ مذکور کو ظاہر ہو سوال بلا موصل الی المقصود ہونیکے ایسا ہونا چاہیے کہ جس سے بجائے امتحان یادداشت گواہ کے واقعات کی گواہ کو یاد آجاوے -

دوسرا نہایت مفید قاعدہ اپنے گواہ سے سوال کرنے مین یہہ ہی کہ ترتیب وقت کا ہمیشہ لحاظ رکھنا چاہئی گو یہہ قاعدہ بہت صاف وصریح معلوم ہوتا ہی مگر ہمنے دیکھا ہی کہ اکثر اسپر عمل نہین کیا جاتا ہی یہہ سچ بات ہی کہ جج اپنی خلاصہ شہادت صحیح رکھنے کی غرض سے بیان کے حالات واقعات کو کسیقدر ترتیب کے ساتھہ قلمبند کر لیتا ہی مگر جب کوئی ناتجربہ کار جونیر وکیل ایک تفصیل ایک مقام پر اور ایک تفصیل دوسرے مقام پر غلط واقعات و تواریخ کے ساتھہ بلا کسی ترتیب کے ملا دیتا ہی تو اوسکو بڑی دقت ہوتی ہی اور واقعات کو ترتیب دینے مین شطرنج کیسی چالین سوچنا ہوتی ہین اور باعث صدیع ہوجاتے ہین بعض اوقات ہمنے دیکھا ہے کہ جب مناسب طریقہ کے ساتھہ باعتبار ترتیب وقت گواہ اپنا بیان کرتا ہی تو وکیل اوسکا قطع کلام کر کے اوس سے پوچھتا ہی کہ اچھا بتلاؤ کہ جب تمنے مدعا علیہ سے گفتگو کی تب کیا کہا گیا ایسی صورت مین سلسلہ بیان کا شکست اور گواہ پریشان ہوجاتا ہی اور ترتیب مین فرق پڑجاتا ہی اور صرف یہہ ہی نہین بلکہ حاکم عدالت کی بھی طبیعت پریشان ہوجاتی ہی کیونکہ بصورت سوال مذکور کے اہم ہونیکی جج کا خلاصہ تبدیل کیا جائیگا اور غالبًا بے ترتیب ہوجائیگا پس ظاہر ہی کہ وکیل کو بطور لازمی اسطور سے سوال کرنا چاہئی کہ ہر واقع اپنی موقع مناسب پر بالترتیب رکھا جائے

اور کل حالات متعلق سعہ گفتگو کے جو اوس واقعہ سی نسبت رکہتے ہون اوسکی سلسلہ مین بیان کیے جائین تا کہ ہر امر جیسے بیان ہوتا جائے ختم ہوتا جائے اگر کوئی وکیل ایسا نکرے یا نکرے تو موکل کا بہلا ایسی وکیل کے ہونا زیادہ مناسب ہے پس ہماری رائے مین قاعدہ ذیل کی تقلید کرنا لوازمات پیشہ وکالت مین سے ہے۔

قاعدہ - واقعات اوس ترتیب سی جسمین وہ واقع ہوئے ہین معہ گفتگو متعلقہ بشرط اہم اور مفید ہونیکے اور نیز معاملات خفیف بشرط اہم ہونیکے رکہنا چاہیے۔

دوسری بات یہہ ہے کہ ایسی سوال کہ تم ہم سے بہت کہو کہ کیا کہا گیا بلکہ کیا کیا گیا یا انکہ کیا اوسنے فلان بات کہی تہی مگر یہہ مت بتلاؤ کہ اوس نے کیا بات تمسی کہی ایسی صورت مین بعض اوقات مجوز کے دل مین یہہ شبہہ پیدا ہوتا ہے کہ وکیل کو یہہ خوف ہی کہ اوسکا گواہ کوئی ایسی بات نکہے جس سے اوسکا مقدمہ بگڑ جائے اور جو واقعی اور اصلی بات ہی۔ اسکے بعد ہم اپنی وکلاء ناظرین کتاب کو یہہ مشورہ دینگے کہ اپنی خاص گواہ سی کبہی سوال جرح نکرین بعض اوقات ہم دیکہتے ہین کہ وکلا اپنی گواہون سے بلا جانے بوجہی سوالات جرح کرنے لگتے ہین یہہ عمل بالکل بیجا ہے اور خلاف احکام دفعہ ۱۵۴ - ایکٹ شہادت ہند کے ہی جسکی روسے ضرور ہی کہ بصورت نانے مشافہ وکیل اپنے گواہ سے سوالات جرح عدالت سے اجازت لیکر کرے ۔ سوالات جرح اپنی گواہ سے کرنے مین گواہ کی طبیعت پریشان ہوجاتی ہے اور گو ابتدا مین گواہ مذکور کی حالت پریشان نہ معلوم ہو مگر بالآخر گواہ مذکور سوائے صورت خاص کے مشتبہ ہوجاتا ہے ایسی سوالات کہ آیا تمکو اسبات کا پورا یقین ہے یا یہہ کہ جو باتین تمنے اوپر بیان کی ہین تمہاری چشم دید ہین یا سماعی ہین یا آیا تمکو پورا یقین ہے کہ تمہارے ہاتہہ مین روپیہ تہا زیادہ تر متعلق سوالات جرح سی ہین سوالات موصل الے المقصود ہرگز اپنی گواہ سی نہ پوچہنا چاہیے

ایسے سوالات کی صرف سوالات جرح مین ایکٹ شہادت ہند دفعہ ۱۴۳ کی رو سے اجازت
ہے مگر اپنے گواہ سے دریافت کرنیکی از روئے دفعہ ۱۴۲ ایکٹ مذکور ممانعت ہے اسکے سوائے
شہادت جو بجواب سوالات موصل الی المقصود کے ہو نہایت ضعیف قسم کی ہوتی ہے
اور بالخصوص معاملات اہم کی نسبت سوالات موصل الی المقصود سے باحتیاط
تمام پرہیز کرنا چاہئے ۔

ہم دیکھتے ہین کہ اکثر اوقات ناتجربہ کار وکلا اور بعض اوقات تجربہ کار وکلا بھی بہت
جلد جلد سوال کرتے ہین اور جج کو اونسے بدرجہ مجبوری یہہ کہنا پڑتا ہے کہ آپکو یہہ خیال
نہین ہے کہ ہمکو جوابات گواہ کے لکھنا ہین اسمین کچھہ شبہہ نہین جب گواہ اظہار
موافق اپنے مطلب کے دیتا ہے تو خواہش یہہ ہوتی ہے کہ اوس سے جلد سوال
کئے جائین مگر وکیل کو اس بات کی احتیاط کرنا فرض ہے کہ سوالات اسقدر سہولیت
سے پوچھے کہ جو کچھہ گواہ جواب دے وہ جج لکھہ سکے سوائے اوس صورت کے کہ کوئی خاص
شبہہ ہو گواہ سے جواب دوبارہ نہ دریافت کرنا چاہئے بار بار وہی جواب دریافت کرنے
مین یہہ خطرہ ہے کہ گواہ نادانستہ جواب کو بدل دے گواہ کا بیان اوسیکے طریقہ کے
موافق معمولی طور پر ہونا چاہئے اور جیسا کہ اوسنے بیان کیا اوسکا قطع کلام نکرنا چاہئے
مگر اسکا خیال رکھنا چاہئے کہ گواہ مذکور غیر متعلق اور سماعی بیان کو نکرنے پاوے
اور جسقدر کہ سوال کنندہ کے مقدمہ کے لئے مفید ہو چھوٹی چھوٹی بات تک دریافت
کرلینا چاہئے ۔ دوسری غلطی قابل لحاظ یہہ ہے کہ ہم دیکھتے ہین کہ بعض اوقات گواہ
پورا جواب نہین دینے پاتا ہے یعنی کل حال جو وہ کسی معاملہ اہم کی نسبت جانتا ہے
نہین کہنے پاتا ہے کہ ایک واہیات سوال کسی غیر اہم امر پر کیا جاتا ہے مثلاً کسی
سوال کا گواہ جواب دے رہا ہے اور جواب نصف ختم نہین ہونے پایا ہے کہ اوس سے

یہہ سوال پوچہا گیا کہ وہ کیا وقت تہا یا تمنے لالہ الفت رائے کو اس سے پہلے بہی کبہی دیکہا تہا ایسی صورت مین امر اہم کی نسبت گواہ کا نصف جواب رہگیا اور شاید بقیہ نصف ہو فایدہ کا تہا بغیر کہا رہگیا ہمنے بعد اختتام اظہار کے گواہ کو یہہ کہتے سنا ہے کہ وکیل نے ہمسے یہہ سوال ہی نہین پوچہا اور اگر وکیل ہمکو کہنے دیتا تو ہم ضرور کہتے اگر وکیل کا سوال اہم ہو تو ضرور ہے کہ اوسکا کل جواب لکہا جائے اور اگر غیر اہم ہے تو اوسکا پوچہنا بیجا ہے لیکن اگر ایک مرتبہ پوچہہ لیا گیا ہے تو وکیل کو چاہئے کہ اوسکا کل جواب لکہہ جانے دے تاکہ ایسا نہو کہ وکیل کے خلاف کسی قسم کا نتیجہ اخذ ہو -

سوالات کو عمدہ طور پر ترتیب دینا ایک بہت مفید بات ہے اور یہہ صرف بہت توجہہ کے کام مین لانے سے ہو سکتی ہے محض تجربہ وکالت اس مقصد کے پورا کرنے کے لئے کافی نہین ہے بلکہ عدالتہاے مفصل مین جن لوگون کے پاس کام وکالت کا زیادہ ہوتا ہے اونکی طبیعت مین بجائے اختصار کے طوالت بہت زیادہ آجاتی ہے اور زیادہ الفاظ استعمال کرنیکا میلان اونکا ہوجاتا ہے اس سے ہماری غرض طوالت سوالات سے ہے نہ کہ طریقہ دریافت سوالات کی سہولت کے ساتہہ مختصر معمولی سریع الفہم الفاظ مین سوالات پوچہنا چاہئے اور ہر جزو شہادت کا علیحدہ اور سریع الفہم اور اپنے موقع مناسب پر ہونا چاہئے ورنہ اوس وکیل کیطرف سے جسنے گواہ کو پیش کیا مسل ناتکمل رہتی ہے - گواہ سے سوال اسطور پر کرنا چاہئے کہ کچہہ یا جو کچہہ وہ کہتا ہے اوسکو سوال کنندہ سچا باور کرتا ہے اور اگر سوالات جرح مین گواہ بگڑ جاوے تو وکیل کا کچہہ قصور نہین ہے ایسے مقدمہ کے ہارنے مین جسکی

گوا تان تائید نکرسکین کچھہ شرم کی بات نہین ہے

باب ہشتم

طریقہ سوال جرح کرنیکا

پیشہ وکالت مین سوائے اپنے گواہ سے سوال کرنیکے اورکوئی کام یا اہم ہا ذمہ داری سوا اسیوال جرح کرنے سی نہین ہے یہہ نہایت خطرہ ناک شاخ پیشہ وکالت کی ہے ازانجا کہ اسکی غلطیان ہمیشہ قریب قریب لاعلاج ہوتی ہین۔ سوالات جرح اگر مناسب طور سے کئے جائین تو سچائی کے دریافت کرنیکے لیئے بہت مفید اور اثر پذیر طریقہ ہے۔ ٹیلر صاحب اپنی کتاب قانون شہادت مین فرماتے ہین کہ سوال جرح کے ذریعہ سے تعلق گواہ کا فریقین مقدمہ اور شے مدعا بہا سے اور نیز اوسکے اغراض اور اوسکے خیالات اور اوسکی نیت اور اوسکا چال چلن اور اوسکی تعصبات اور اوسکی وہ وسائل جن سے اوسکو صحیح علم اون واقعات کا ہوا جنکی وہ شہادت دیتا ہے اور وہ طریقہ جس سے کہ اوسنے وسائل مذکور کو اختیار کیا اور اوسکے قوائی ممیزہ اور حافظہ اور بیانیہ سب پوری طور پر متحقق ہوکر عدالت کے سامنے واضح طور پر پیش ہوتے ہین تاکہ اوسکی اظہار کی وقعت معلوم ہو اور عدالت جسکو گواہ کے طرز بیان پر نظر کرنیکا موقع حاصل ہے اوسکی شہادت کی نسبت صحیح رائے قایم کرسکے اور گواہ کے لیے جسکی جانچ بذریعہ سوال جرح معقول کیجائے یہہ امر آسان نہین ہے کہ عدالت کو دہوکا دے کیونکہ چاہیے جیسی چالاکی سے جہوٹ کی بناوٹ کے گئی ہو مگر اوسمین کل حالات جن سے سوال جرح متعلق ہو سکتے ہین داخل نہین ہوسکتی ہین۔ (دیکہو ٹیلر صاحب کا قانون شہادت دفعہ ۱۲۸۵) واقعی جناب ٹیلر صاحب کا یہہ فرمانا بہت بجا ہے اور اسمین کچہہ شبہہ نہین کہ

جو وکلا ء سوالات جرح لیاقت اور خوش اسلوبی کے ساتھہ کرنا جانتے ہین اونکے سوالات
کرنیکے بعد ممکن نہین کہ گواہ کا صدق وکذب صاف طور پر معلوم نہو جاے۔ سوالات
جرح کا ایک ایسا حق مستقل ہے کہ کوئی شہادت کسی شخص کے مقابلہ مین داخل نہین
ہو سکتی جب تک کہ اوسکو ایک مرتبہ منصب سوال جرح کرنیکا نہ ملا ہو گو سوال جرح
گواہ کے امتحان کے لئے بڑی تیز اور مضبوط کسوٹی ہے مگر اسمین کچھہ شبہہ نہین کہ وہ
بہت خطرناک بہی ہے قانون دانون نے سوال جرح کو مثل دو دہارا تلوار کے کہا ہے
اور اسمین کچھہ شبہہ بہی نہین ہے کہ یہہ ایک دو دہارا تلوار ہے جس سے وہ شخص
جو اوسکو استعمال کرتا ہے اوسیقدر زیادہ زخمی ہوتا ہے جیساکہ وہ شخص جسکے
اوپر وہ چلائی جاتی ہے سوال جرح کا اپنے فائدہ کے ساتھہ کرنے کے لئے بہت تجربہ
اور لیاقت جبلی چاہئے تمام اور ناتجربہ کار وکلا کو ہم اکثر دیکھتے ہین کہ وے اپنے مقدمہ
کو بہ نسبت فائدہ کے سوال جرح کے ذریعہ سے بہت زیادہ مضرت پہونچاتی ہین مگر کارروائی
عدالتی کی اس شاخ مین نوجوان وکیل کو اپنی نمایش دکہلانیکا بہت اشتیاق ہوتا ہے
تجربہ کار اور ہوشیار وکیل بوقت سوال جرح کرنیکے اس بات کو یاد رکہتا ہے کہ گواہ
اوسکا مخالف ہے اور اوسکے مقدمہ کی مضرت پہونچانے کے لئے نظر کرتا ہے ہر سوال
جرح جو گواہ سے کیا جائے اوس سے غالبًا وہ بات جو سوال فریق اوّل مین گواہ
ظاہر نکر سکا ہو گواہ مذکور کے ظاہر کرنیکا خوف ہوتا ہے اور سوال مکرر مین اوسکی
تائید کا خوف ہوتا ہے پس جب تک کہ کوئی عمدہ وجہہ یہہ باور کرنیکی نہو کہ گواہ کی
شہادت شکست ہو جائیگی یا اوسکی شہادت کو کسیطور پر ضرر پہنچا یا حیلتًا مضرت پہونچیگی
یا اوسکی حلف دروغی مین سزا ہوگی بہت سخت جرح کرنا چاہئے بعض اوقات سوال
جرح مین ایک دو سوال بطور نمایش اور بناوٹ کے اسلئے پوچھے جاتے ہین کہ وکیل گواہ

کو بلا سوال نجانے دیکو اور کچھہ سوال گواہ کے اعتبار مین فرق ڈالنے یا اوسکے حافظہ
کے ضعف ظاہر کرنیکے لئے پوچھے جاتے ہین بعض اوقات سوال جرح کا یہہ مقصود ہوتا ہے
کہ کچھہ ایسا ایک جواب گواہ سے لیا جائے کہ جو آگے بڑہکر سوال کرنے والیکے لئے
فائدہ دے مگر بالعموم ہم اپنے وکلا ناظرین کو یہی رائے دینگے کہ وہ حتی الامکان
سوال جرح بہت ہوشیاری اور غور اور احتیاط سے کرین ۔

ممکن ہے کہ سوال جرح مین ایک غلطی ایسی ہو کہ سوال کرنے والے کے مقدمہ کے لئے
زہر قاتل کا اثر رکہے اور یہہ بہی ممکن ہے کہ ایک سوال جرح سے بہت سی شہادت
کے لئے راستہ کہل جائے اور وہ کثیر شہادت جرح کنندہ پر غالب آجائے مثلاً کوئی بات اہم و
ضروری سوال فریق اول مین ظاہر نہین ہوئے اور اوسکو یا اوس سے متعلق کوئی بات
سوال جرح مین دریافت کی گئی تو سوال مکرر مین مخالف کو پورا موقع اوس بات کے
ظاہر کرنیکا ملجائیگا دوسرا خطرہ جسکی سوال جرح کرنے مین لاپرواہی نکرنا چاہیے یہہ ہے
کہ مثلاً بار بار ایک سوال گواہ سے جو سوال کا جواب نہ دیا چاہتا ہو نکرنا چاہئے جب
وکیل کو یہہ معلوم ہو کہ گواہ اوس شہادت کو جسکی اوسکو تلاش ہے ہر نہین دیا چاہتا ہے
اور وکیل گواہ کو قریب اوس موقع کے کہ جہان تک اوسکے جانیکی امید ہوسکتی ہے لیگیا
تو اوسکو زیادہ آگے بڑہانیکی کوشش کرنا ہمیشہ خطرناک ہوتی ہے اگر وکیل کو جواب
قریب اثبات مین ملگیا ہے اور جسپر بہی وہ گواہ پر زور ڈالے تو ممکن ہے کہ گواہ ناراض
ہوکر صریح نفی مین جواب دے یہہ خطرے جو ہمنے سوال کے اوپر بیان کئے ہین انکے علاوہ اور بہی
خطرے اوس شخص کو جو اصول پیشہ وکالت سے ماہر ہوا چاہتا ہے معلوم ہوسکتے ہین
ان خطرون سے وکیل صرف احتیاط کے ساتہہ غور اور مطالعہ کرنے سے
بچ سکتا ہے محض زیادہ مقدمون مین وکیل ہونے سے اس خطرہ سے وکیل نہین بچ

سکتا ہی اور ممکن ہے کہ سوال جرح کی غلطی کی وجہہ سے وکیل کا کوئی اچھا مقدمہ بگڑ جاے
اور بہت سے اوسکے موکل اوسکو چھوڑ دین سوال جرح کو ایک قسم کی طبعی کشتی مابین
وکیل و گواہ کے تصور کرنا چاہیے اور اسیوجہہ وکیل کے لئے ضرور ہے کہ اوسکو خطرت و چال
چلن انسانی کا علم حاصل ہو - کامیابی سے سوال جرح کرنیکے لئے وکیل کو اپنا مزاج
بہت اچہا رکہنا چاہیے اچہا سہولت کا مزاج ایک صفت منجملہ صفات ضروری اچھے وکیل
کے ہی بڑے مزاج کے لئے یہہ بہانہ بنانا کہ کمزوری یا بدہضمی یا نا امیدی کی وجہہ سے ہوا بالکل
فضول ہے وکیل پر فرض ہے کہ واسطے فائدہ اپنے موکل کے اپنا مزاج سہولت پر رکھے
اگر کوئی وکیل جبلی چڑچڑی مزاج کا آدمی ہو تو اوسپر فرض ہی کہ جب تک وہ مقدمہ
مین پیروی کرے اپنی طبیعت کے چڑچڑے پن پر غالب رہے کیونکہ جو آدمی غصہ مین
ہوتا ہی اوسکا مطلب کچہہ اور ہوتا ہے اور اوسکی زبان سی اور کچہہ نکلتا ہی اور ایسی صورت
مین وکیل مذکور کا مقدمہ ہار جانا کوئی تعجب کی بات نہین ہے بد مزاجی ایسی چیز ہی کہ عدالت
کا تو کیا ذکر ایک چہوٹے سے بچہ کو بہی معلوم ہو جاتی ہے اور اگر وکیل کو کچہہ بہی علم انسانی
ہی تو جب گواہ کا اظہار فریق اوّل کراتا ہے اوسیوقت اوسکو معلوم ہو جائیگا کہ گواہ
کس قماش کا آدمی ہے اور وہ اسبات کا تصفیہ کر سکیگا کہ آیا گواہ نے بیان حفظ یاد
کر لیا ہے بصورت بیان مذکور کے زیادہ پیچیدہ ہونیکے ممکن ہے کہ کل بیان اوسکا صحیح نہو
مگر وکیل گواہ کا طریق ادائے شہادت اور اوسکی نظر اور اوسکی زبان اور اوسکی گفتگو
اور اوسکی حرکات و سکنات اور اوسکے اشارات سی یہہ دریافت کریگا کہ آیا وہ سچا گواہ ہی
یا جہوٹا ہی یا جزاً جہوٹ اور جزاً سچ بیان کر رہا ہی اور سوائے اسکے یہہ بات بہی وکیل دریافت
کر سکیگا کہ آیا گواہ کو کسی فریق کی طرفداری اور کسیکے نقصان پہونچانیکا میلان
ہی یا نہین -

اگر گواہ مذکور کا رجحان مخالف کیطرف ہے تو وکیل کو اوس سے فارغ ہونے مین بہت کم
وقت ہوگی کیونکہ وکیل موصوف کے لئے بہت آسان ہوگا کہ اپنے سوالات سے رفتہ رفتہ
اوسکی طرفداری ایسی ظاہر اور آشکارا کرا دے کہ عدالت کی نگاہ مین اوسکی بہت کم
وقعت ہو جائے اور طرفدار گواہ سے سوال جرح کرنے مین مناسب ہوگا کہ اوسکی
طرفداری اوّل ہی موقع پر ظاہر کردیجائے اور اگر آخر مین ظاہر کیجائے گی تو جو اثر مجوز کے
دلپر اوسکی شہادت سے جم گیا ہی اوسکے دور کرنیکے لئے وہ کافی نہو گی غرضکہ طرفداری
یا تعلق گواہ کا سوال جرح مین اوّل ہی ظاہر کر دینا چاہئے اور اس بات کو یاد رکھنا
چاہئے کہ بالکل بلا تعلق اور بلا طرفداری خود مختار گواہ بہت کم ہوتے ہین - یہہ بات
یاد رکھنی کی ہے کہ گو کسی شخص کو بطور گواہ کے مجبوراً حاضر ہونا پڑا ہو مگر وہ اپنی شہادت
بلا کسی غرض کے ندیگا خواہ غرض مذکور کم ہو یا زیادہ وکیل کو مناسب ہے کہ اوس غرض کو
دریافت کرے اور اگر وکیل موصوف غور سے نگاہ کریگا اور توجہہ سے اظہار گواہ سماعت کریگا
تو اوسکو غرض مذکور معلوم ہو جائیگی وہ شخص جسکی غرض صرف اوسقدر بیان کرنیکی ہے
جسقدر وہ جانتا ہی تو وہ اس بات کو ہر لفظ اور اشارہ اور نگاہ سے ظاہر کریگا اور اوسکی
طے کرنے مین وکیل کو زیادہ دقت نہوگی بشرطیکہ وکیل موصوف اوس سے ہوشیاری سے
سوال جرح کرے یعنی اوس سے اوسطور پر سوال پوچھے کہ اوسکے جواب بعید الفہم نہو جائین
اور اوس سے وکیل کو اسطور پر برتاؤ کرنا چاہئے کہ اوّل تو جو کچھہ وہ شہادت دے
اوسکو سنے اور اگر اوسکی شہادت وکیل کے مقدمہ کے موافق ہو تو کچھہ نہ پوچھے اور اگر موافق
نہو تو جو امور اوسنے وکیل موصوف کے مقدمہ کے خلاف بیان کئے ہین اونپر سوال جرح
کرے طرز عبارت کی نسبت جیسا کہ ہمنے پیشتر بیان کیا ہے ہر شخص کی خاص ہونا چاہئے
جو شخص کہ دوسرے کی نقل کرتا ہی اوسمین وہ بات جو انسان کو کسی فن مین اعلیٰ درجہ پر مشہور

دینے کے لئے ضرور ہے یعنی جودت جبلی نہین ہوتی اور طریقہ کی نسبت ہم یہہ کہینگے کہ سب سے
زیادہ لایق اور ذیعلم وکلا کا طریقہ اختیار کرنا چاہئے بہت مشہور آدمیون مین بالعموم
بناوٹ نہین پائی جاتی اور سہولت اور اوسط درجہ کا طریقہ بالعموم بہت اثر رکہتا ہے
اس سے ہماری یہہ غرض نہین ہے کہ وکیل ایسی سیدہی سیدہی سے گواہ سے سوال کرے کہ وہ
اوسکی کچہہ حقیقت نہ سمجہے بلکہ گواہ کو ٹہیک اوسکی حیثیت پر رکہنے کے لئے سختی آواز اور
طریقہ کی جسقدر کہ وہ خود تو تیری سے مطابق ہو اکثر ضرور ہوتی ہے اور اوسکی ذریعہ سے
اگر گواہ مین کچہہ بہی پیچ ہوتا ہے نکل آتا ہے مگر اس سختی کو تہذیب سے علاوہ دینے مین
اوسکی قوت کو ترقی ہو جاتی ہے بجائے اسکی کہ سختی مذکور بیہودہ الفاظ کے ذریعہ
سے زیادہ سخت کردیجائے - اگر کوئی شخص عمدہ سوالات جرح کرنیکی لیاقت پیدا کرنا
چاہے تو بہت عمدہ طریقہ اوسکے لئے یہہ ہے کہ نہایت لایق سوال جرح کرنیوالے کی طرز
پر غور کرے اور اوسی اختیار کرے اور انسانی فطرت یعنی دنیا کے طور وطریق کا علم
حاصل کرے یہہ ممکن ہے کہ ایک شخص کی طبیعت بہ نسبت دوسرے کے زیادہ تر تیز
ہو مگر بہت تیز طبیعت والے کے لئے بہی عمدہ لیاقت سوال جرح کرنیکی لئے مدت کی تعلیم
اور غور اور تجربہ کی ضرورت ہے اور بدینوجہ ہم اپنے نوجوان ناتجربہ کار وکلا و ناظرین کو
یہی مشورہ دیتے ہین کہ حتی الامکان سوالات جرح بہت کم کرین اور اگر وہ اپنے موکل کو
فائدہ نہ پہونچا سکین تو اوسکو نقصان بہی نہ پہونچاوین اور یہہ بات بلے کم وکاست
صحیح ہے کہ جسقدر وکیل کی لیاقت اور علم وتجربہ زیادہ ہونگے اوسیقدر وہ اپنا مطلب
کم سوالات سے حاصل کرسکیگا - اب ہم چند قواعد نسبت سوالات جرح نذر ناظرین
کرتے ہین - کسی گواہ سے سوال جرح کرنے مین عمدہ قاعدہ یہہ ہے کہ گواہ سے کبہی کوئی
ایسا سوال نہ پوچہا جائے جسکا جواب سوال کنندہ کے مقدمہ کے خلاف ہونیکی امید

سوائے بصورت خاص ضرورت کے اس قاعدہ سے انحراف نہونا چاہئے ایک سوال
باسلسلہ سوالات گٹھنیکی اسقدر زیادہ طریقے ہین کہ اگر وکیل کوئی سوال ایسا پوچھے
جس سے اوسکے موکل کا صریح نقصان کثیر لازم آتا ہو تو فی الواقع اوس سے وکیل کی کندذہنی
ظاہر ہوگی شاید ہمارے ناظرین اس قاعدہ کے جواب مین یہہ کہین کہ ہر شخص اس
قاعدہ کو جانتا ہے اسکے لکہنے کی کیا ضرورت ہے ہم اس بات کو تسلیم کرکے یہہ کہتے ہین
کہ گو اس قاعدہ کو سب اشخاص قانون پیشہ جانتے ہین مگر یہہ فرمائی کہ اسپر عمل کتنے صاحب
فرماتے ہین یہہ بات اکثر یہان کے وکلا مفصلین دیکہی جاتی ہے کہ برابر ایسے سوالات کرتے
جاتے ہین جنکے خطرناک جواب ہوتے ہین اور جس سے اکثر اوقات اونکا مقدمہ بگڑ جاتا
ہے مگر تہوڑی سی ہوشیاری کے ساتہہ اگر سوال کئے جا وین تو رفتہ رفتہ گواہ سے
مطلب حاصل ہوسکتا ہے اور تہوڑی تہوڑے حصون سے کل بات مطلب کی دریافت
ہو جاتی ہے فن وکالت مین چہوٹی چہوٹی باتون پر کم توجہہ کیجاتی ہے گو اکثر اوقات
انہین چہوٹی چہوٹی باتون پر مقدمہ مبنی ہوتا ہے اور جب وکیل کل بات کو تہوڑی
تہوڑے حصون سے دریافت کرلے تو پہر پوری بات گواہ سے نہ پوچہنا چاہئے
کیونکہ اوسمین یہہ خطرہ ہے کہ پوری بات سے شاید گواہ انکار کردے اگر سلسلہ
جوابات گواہ سے بلا اختیار ایک ہی نتیجہ اخذ ہوتا ہو تو وہ نتیجہ عدالت کو ظاہر ہو جائیگا
بلا اسکے کہ گواہ کی توجہہ اوسکی طرف مائل کیجائے اگر وکیل کسی خاص سوال کا جواب
(اپنے موافق مطلب) حاصل کیا چاہئے تو وکیل موصوف کو چاہئے کہ اوس سوال کو
نہ پوچہے اور اسکی یہہ وجہہ ہے کہ اگر وکیل خاص سوال پوچہیگا تو گواہ اوسکا مطلب
سمجہہ جائیگا اور ہوشیار ہو جائیگا اور بالکل وکیل کی خواہش کے موافق جواب نہ دیگا
اور جہان تک ممکن ہوگا جواب دینے سے گریز کریگا ایسے موقع پر سوال جرح کرنیوالیکی

فراست اور لیاقت کا کام ہی ایک وکیل پریشان ہوکر بیٹھہ جائیگا دوسرا وکیل جو فن
وکالت جانتا ہی اپنی خواہش کے موافق جو چاہتا ہے دریافت کرلیگا اور ایسی صورت
مین احسن طریقہ یہہ ہوگا کہ چند ایسے سوالات پوچھے جاوین جن سے وہ امر جسکا دریافت
کرنا مطلوب ہو ظاہر نہوتا ہو مگر اونکی جواب سے وہ امر ظاہر ہوجاسے اور اسطور پر
وکیل کا مطلب پورا ہوجائیگا جبکہ ایک مرتبہ مفید مطلب جواب ملجاوے تو سوال کا اعادہ
کرنا خلاف فن وکالت اور داخل نادانی ہے ۔ بعض وقت وکلا سوالات جرح مین دو یا
تین سوالات متواتر بلا منتظر رہنے کسی جواب کے کرجاتی ہین یہہ طریقہ نامناسب ہے
اور اگر وکیل فی الواقع کامیابی کے ساتھہ سوال جرح کرنا چاہے تو اس سے پرہیز
کرے اور نیز ایسے سوال نہ پوچھے جاوین جو سکے مخالف کے مفید مطلب ہون ۔
دوسرا عمدہ قاعدہ یہہ ہے کہ سوال جرح مین کوئی ایسا سوال نہ پوچھا جاسے جسکی
وجہہ سوال کنندہ بیان نکر سکے ۔ اکثر نئے وکیل سوال جرح پوچھنے کو بلا اس خیال کے کہ کیا
کیا پوچھتے ہین کہڑے ہوجاتے ہین اور پہر گواہ سے سوال فریق اول پوچھنے لگتے ہین گویا
سوال فریق اوّل جو پہلے ہوچکے ہین اونکا کافی اثر عدالت پر نہین ہوا تہا ایک ذیعلم
جج نے ایک نئے وکیل سے کیا خوب کہا تہا کہ سوال جرح کے معنی سوال فریق اوّل کو زیادہ
زور کی آواز سے پوچھنے کے نہین ہین اور یہہ بات صرف بوجہہ عدم تجربہ اور ناواقفیت ۔
اصول اولین سے جنپر وکیل کو عمل کرنا چاہئے ہوتی ہے یہہ صحیح ہے کہ تہوڑی سے تجربہ
سے وکیل کو اپنا نقص معلوم ہوجاتا ہے مگر ان ہدایات کے ذریعہ سے ہماری یہہ
غرض ہے کہ ناتجربہ کار وکیل اس نقص سے فورًا بلا اوس تکلیف وہ تجربہ کے جو بہت سی
غلطیون کے اور کتنی ہی موکلون کا خون کرنیکے بعد حاصل ہوتا ہی واقف ہوجاسے
تیسرا قاعدہ عمدہ یہہ ہے کہ اکثر نجات کی غرض سے سوال جرح نکرنا چاہئے بجز اوس صورت کے

کہ مقدمہ کی اغراض کے لئے تشریح کی ضرورت ہو اسمین کچھہ شبہہ نہین ہے کہ ایک پوشیدہ
بات کے صاف کرنے مین سوال جرح مین ایک قسم کی نمایش پائی جاتی ہے مگر اکثر اوقات
تشریح وکیل کے لئے موجب اشد نقصان ہوگی اور وکیل کو معلوم ہوگا کہ جس بات کو
اوسکا مخالف صاف نکرسکا تہا اوسکو وکیل موصوف نے اپنے سوال جرح مین صاف کردیا
پس ذراسی نمایش کی خاطر سے اپنے موکل کا نقصان کرنا داخل عمدہ وکالت نہین ہے
گفتگو کے اختلافات خفیف کی بابت سوال جرح کرنا بالعموم فضول ہے اور بطور امتحان
سچائی کے بالکل بیکار ہے ایک مقدمہ مین اسٹیفن صاحب جسٹس مشہور و معروف
مصنف ایکٹ شہادت ہند (نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ع) نے کیا خوب کہا تہا۔ میری رائے مین سوالات
بغرض اختلافات نسبت گفتگو کے پیدا کرنیکو پوچہنا نہایت زیادہ وقت کا ضایع
کرنا ہے امور اہم پر سوال جرح کرنا مفید ہوتا ہے اگر دو شخص کسی گفتگو کا جو بابین
دو ذی علم کونسل (وکلا) کے پچہلے سو اگہنٹہ ہوئی حال بیان کرین تو مجہکو اندیشہ ہے کہ
اونکے بیانات مین بہت زیادہ اختلاف ہوگا۔ صداقت کا امتحان امور اہم مین بذریعہ
اختلافات بیان کے ہونا چاہئے اور دیگر امور کے اختلافات محض یادداشت یا قوت
بیانیہ کو مدد دیتے ہین سوال جرح کرنیوالے وکیل کو ہمیشہ جوش مین ہونا چاہئے
اور اگر اوسکی صورت محض ایسی شخص کے ہوگی جو صرف ایک مجمع کی طبیعت بہلانیکی کوشش
کر رہا ہے تو اوسکا عمدہ اثر نہوگا اور اوس سے یہہ معلوم ہوگا کہ وکیل کو اپنے خاص مقدمہ
پر اعتبار نہین ہے شروع سے آخر تک اور ہر نوبت مقدمہ مین وکیل کو اس بات کا اظہار
کرنا چاہئے کہ جس مقدمہ مین وہ پیروی کر رہا ہے اوسکو وہ صحیح باور کرتا ہے ممکن ہے
کہ فی الواقع وکیل اپنے مقدمہ پر بہت اعتبار نرکہتا ہو مگر ممکن ہے کہ اوسکی رائے غلط ہو
اور ہر گاہ وکیل دوسرے شخص کے حقوق کا پیروکار ہوتا ہے اوسکو چاہئے کہ اپنے آپکو سمجہے کہ

ظاہر کرے کیونکہ اس طریقہ پیروی کا وکالت مین بہت بڑا اثر ہوتا ہی اور شخص
جانتا ہی کہ ایک نہج سی سوال کے جواب کی ترغیب ہوتی ہے اور دوسرے نہج سے اگر وہی
سوال پوچھا جائے تو ایسی ترغیب نہین ہوتی ہے سوال جرح کرنے مین وکیل کو جہان
تک ممکن ہو اظہار خصومت کا نکرنا چاہیے کیونکہ اسکا اثر حاکم عدالت کے دل مین
برا پیدا ہوتا ہے وکیل کو مناسب ہے کہ سختی کو ملائمت کے ساتھہ کام مین لاوے مگر نسبت
طرز عبارت سوال جرح کے کوئی خاص یا کلیہ قاعدہ قرار نہین دیا جاسکتا ہے مشورہ
کے ذریعہ سے کوئی شخص فصیح زبان یا لایق وکیل نہین ہوسکتا ہے اور وکلا کے لئی
ہدایات لکھنی مین صرف اسقدر امید ہوسکتی ہے کہ جو قوای نوجوان وکلا مین ہین وہ
جلد پوری طور پر مکمل ہو جائین اور چند خطرات جو تجربہ سے معلوم ہوتی ہون ان ہدایات
کے ذریعہ سے فوراً معلوم ہو جائین اور انسی پرہیز کیا جاے۔

باب نہم

سوال مکرر فریق اوّل

یہہ شاخ پیشہ وکالت بہت غور اور مطالعہ کے قابل ہے اور ہدایات ذیل سے ہم امید کرتے ہین کہ سوال مکرر کے فوائد اور نقصان ظاہر کرنے مین کسیقدر وکلا ناتجربہ کار کو فائدہ پہونچیگا۔ صحیح اور اصلی مقصد سوال مکرر فریق اوّل کا یہہ ہے کہ اون الفاظ کے معنی جو گواہ سے بوقت سوال جرح کئے ہون تشریح کیجاوے اور جس غرض یا منشا ریا استعمال سے وہ الفاظ استعمال کرنیکی گواہ کو ترغیب ہوئی ہو دریافت کیجاوے اور جو ظاہری غلط فہمی اور سہو گواہ نے بوقت اظہار کئے ہون صاف کرلئے جاوین اور جو جدید واقعات بوقت سوال جرح ظاہر ہوئے ہون اونکی توضیح کیجاوے۔ ازروے دفعہ ۱۳۸۔ ایکٹ شہادت ہند ۱ ۱۸۷۲ع سوال مکرر فریق اوّل نسبت تصریح اون امور کے ہوگا جو سوال فریق مخالف یعنی سوال جرح مین بیان کئے جاوین۔ پس سوال مکرر مین وکیل کا فرض خاص یہہ ہے کہ جو نقصانات یا شبہات سوال جرح سے پیدا ہوئے ہون اونکو دفع اور بے وجود اور کالعدم کردیوے قانوناً سوال مکرر سے وہی قواعد متعلق ہین جو سوال فریق اوّل سے مثلاً سوال مکرر مین مثل سوال فریق اوّل کے سوال موصل الی المقصود سواے باجازت عدالت نہین پوچھے جاسکتے ہین (دیکھو ایکٹ شہادت ہند نمبر ۱ ۱۸۷۲ع دفعہ ۱۴۲)

جو مقصد کہ سوال مکرر فریق اول کا اوپر بیان کیا گیا اوس سے ظاہر ہے کہ کسی امر جدید کی نسبت سوال مکرر مین سوال نہین کیا جاسکتا ہے اور اسی وجہہ سے نقصان

قانون نے دفعہ ۱۳۸ - ایکٹ شہادت ہند نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ع مین یہہ قاعدہ درج فرمایا ہے
کہ اگر باجازت عدالت کوئی نیا امر سوال کبھہ فریق اوّل کی بحث مین پیدا ہو تو فریق
مخالف کو اختیار ہے کہ اوس امر پر سوال جرح مزید کرے - از روے دفعہ ۱۴۲ ایکٹ
شہادت ہند مذکور کے جو گواہ چال چلن کی بابت ہو اوس سے سوال فریق مخالف
اور سوال مکرر فریق اوّل ہو سکتے ہین -
اگر وکیل سوال جرح پر بہت ہوشیاری اور توجہہ کے ساتھہ نظر رکھیگا تو اوسکو وہ امور
اپنے مقدمہ کے خلاف جو بوجہہ سوال فریق مخالف کے ہو گئے ہین یا کر دئے گئے ہین
معلوم ہو جاوینگے اور ہم امید کرتے ہین کہ وکیل نے اون امور کو اپنی کتاب یادداشت
شہادت مین جو بوقت پیشی مقدمہ وکیل کے پاس ہونا ضروری ہے مختصراً اندرج
کر لیا ہوگا بعد ختم ہونے سوالات جرح کے وکیل کو معلوم ہوگا کہ اب اوسکی بعض
شہادت کالعدم نیست و نابود ہو گئی اور بعض اجزا شہادت مذکور کو ایسا صدمہ پہونچا ہے
کہ وہ نہایت ٹوٹی ہوئی حالت مین ہو گئی ہین اور بعض اجزا شہادت کی تعبیر ایسی
ہو گئی ہے کہ جسکا علیحدہ کرنا لازمی ہو گیا ہے اور دیگر اجزا شہادت ایسی بے
ترتیب اور پراگندہ ہو گئے ہین کہ اونکا سنبھالکر بالترتیب کرنا ضروری ہے
ایسی حالت مین وکیل کو معلوم ہوگا کہ اوسکو بہت کچھہ کرنا ہے اور بحث یہہ ہے
کہ وکیل کو کس مقام سے شروع کرنا چاہئیے اسکی نسبت ہم یہہ مشورہ دینگے کہ جہانتک
سے اوّل فریق اوّل کی شہادت کو صدمہ پہونچا ہو وہین سے وکیل کو سوال مکرر شروع
کرنا چاہئیے ممکن ہے کہ گواہ نے کوئی ایسا جواب دیا ہو جسکی دینیکی اوسکی نیت نہی
اور بعد کو زیادہ تر نقصان شہادت کو ایسی غلطی سے پہونچا ہو پس اگر وکیل اس غلطی
کی اصلاح کر دیوے تو وہ باسانی اوس نقصان یا صدمہ کو جو اوس سے پہونچا ہو دفع

کردیگا۔ مثل دیگر شاخہاے پیشہ وکالت کے سوال مکرر کرنے مین بھی تمیز
کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے اور ہر بات ارادہ اور تدبیر کے ساتھہ ہونی
چاہیے محض اتفاق پر چھوڑ دینا چاہیے۔ جیسا کہ فریق مخالف نے شہادت کی شکست
کرنے مین عمل کیا ہے اوسی طور سے وکیل فریق اوّل کو شہادت کی درستی کرنے
مین کوشش کرنا چاہیے اور اس نوبت مقدمہ پر تشریحات شہادت کو زیادہ
تر مضبوط کردینگی اور بے ترتیبی سے باہر نکال لینگی۔

اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ سوائے ضرورت کی حالت کے سوال مکرر نہ پوچھنا
چاہیے کسی خفیف بات کی نسبت سوال مکرر نکرنا چاہیے اگر ایک یا دو خفیف اور غیر اہم
امور فریق اوّل کے خلاف کردیے گیے ہون خواہ ایک یا دو اختلافات غیر اہم فریق
اوّل کی شہادت مین کردیے گیے ہون مگر امور اہم مین کچھہ اثر نہ پہونچا ہو تو مقدمہ
کو عدالت پر چھوڑ دینا چاہیے بعض اوقات ممکن ہے کہ کوئی امر خفیف ہو مگر غیر اہم
نہو اور اوس سے ممکن ہے کہ اثر پیدا ہو تو سوال مکرر کرنا نامناسب نہوگا مگر جس
حال مین کہ سوال فریق مخالف سے فریق اوّل کی شہادت مین کوئی فرق [illegible]
نہ آوے تو ہرگز سوال مکرر نکرنا چاہیے۔ سوال مکرر نکرنے سے اپنے گواہ سے
آپ ہی سوال جرح کرنیکا خطرہ نہین رہتا ہے وکیل فریق اوّل کے لیے یہہ ضرور نہین ہے
کہ ہر شی کی تشریح بذریعہ اپنے سوال مکرر کے کرے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے
کہ فریق مخالف کے وکیل کے سوال کا جواب گواہ بوجہہ معمولی شبہہ نسبت اوسکی نیت
یا مقصد کے صاف وصریح طور پر نہین دیتا ہے اور جواب دینے مین پس و پیش کرتا ہے
اور اگر سوالات فریق اوّل مین گواہ نے عمدہ شہادت دی ہے تو بعدہ اوسکی [illegible]
خفیف پس و پیش یا پریشانی پر عدالت بہت زیادہ لحاظ نکریگی اور بلا ضرورت سوال

مکرر بغرض حصول تشریحات کرنے سے گواہ سمجھیگا کہ وکیل فریق اوّل کو جواب حاصل
کرنے کی خواہش ہے اور جو بات کہ فریق مخالف کے سوال مین اوسنے بیان نہین
کی وہ بیان کردیگا اور اسطور پر سوال جرح مکمل ہو جائینگے اور اوسکے ساتھہ ہی فریق
مخالف کو یہہ فائدہ ہوگا کہ شہادت مثل شہادت فریق اوّل کے ہوگی نہ مثل اوس شہادت
کے جو فریق مخالف کی جرح سے ہوئی ہو - اگر سوال جرح کے جواب مین کوئی بات فریق اوّل کے
مفید مقدمہ ظاہر ہو تو اوسکے وکیل کو یہہ نہ چاہیے کہ اشتیاق مین آکر اوسپر سوال
مکرر کرے اور اگر وکیل موصوف ایسا کریگا تو اوسکا یہہ نتیجہ ہوگا کہ گواہ کوئی ایسی
تشریح کریگا جس سے وکیل مخالف کی غلطی کا اثر جو فریق اوّل کے مفید مطلب تھا
جاتا رہیگا اور اگر وکیل فریق اوّل اوسپر مکرر سوال نکریگا تو اوسکو یہہ فائدہ ہوگا
کہ اوس کی گفتگو جوابی مین وہ اوس اپنے مفید مطلب جواب پر بہت زور دے سکیگا
جب وکیل فریق اوّل بہت ہوشیاری اور توجہہ کے ساتھہ اپنے گواہ کے اظہار بجواب
سوالات جرح دیکھیگا تو غالباً اوسکو اپنے مقدمہ کے بہت سے ضعیف امور معلوم ہونگے
اور اگر کوئی امر ایسا ضعیف ہو جسکی نسبت آپ اپنے دل مین خوش ہوتے ہونگے
کہ سوال فریق اوّل مین اوسسے بہ ہوشیاری درگذر کیا تو آپکو بالیقین پہلے سے
خیال کر لینا چاہیئے کہ آپکا دوست مخالف یعنی وکیل فریق مخالف اوس امر کی نسبت
ضرور سوال جرح کریگا پس آپ پر فرض ہے کہ آپ نہایت غور سے اوسپر توجہہ کرین
کیونکہ جب اوس امر سے متعلق سوال پوچھے جاوینگے تو غالباً گواہ کے ٹھیک کرنے اور
سنبھالنے کی آپکو بہت ضرورت ہوگی ایسی موقع پر گواہ کو ثابت قدم کرنے اور سنبھالنے مین
سوال مکرر مشتمل ہے اور صرف اوس صورت مین جبکہ آپ کو اپنے واقعات کا اور
واقعات کے تعلق باہمدگر کا کامل طور پر علم ہو آپ اپنے گواہ کو بحالت اوسکی شہادت

شکست وریخت ہوجانیکے کہڑا کرسکتی ہین یعنی اوسکی شہادت کو سوال کرکر مین
قرین قیاس اور مطابق حالات مقدمہ کرکے سنبہال سکتی ہین بعض اوقات سوال
جرح ایسی پر اثر ہوتے ہین کہ کسی خاص گواہ کی شہادت ایسی شکست اور خراب ہوجاتی
ہے کہ اوسکے سنبہالنے کی امید نہین ہوسکتی اور ایسی حالات مین تجربہ کار وکیل ایسے
گواہ کو اوسکی قسمت پر چہوڑ دیگا اگر کوئی اور گواہ ہون تو اونکی شہادت پر استدلال
کریگا اور بصورت نہونے کسی اور گواہ کے مقدمہ گواہ کے ساتہہ جائیگا۔ سوای
ہوشیاری اور توجہہ تمام اون امور پر نگاہ کرینگے جو آپ کے خلاف سوال جرح
مین ظاہر ہون دوسرا نہایت مفید کام یہہ ہے کہ کسطور پر آپ کسی جواب کو اپنے
مفید مطلب کر سکتے ہین ممکن ہے کہ آپکا مخالف بہت لایق یا تجربہ کار وکیل نہو یا انکہ
وہ لاپرواہی سے سوال جرح کرے اور ایسی صورت مین آپ اوس سے اپنے
مفید مطلب امید کر سکتے ہین ممکن ہے کہ آپکا مخالف ایسے سوال پوچہے جنکو آپ قانوناً
نہین پوچہہ سکتے تہے اور جو آپ کے مفید مطلب ہین اور کچہہ اجزاء گفتگو کے دریافت
کرے جسکی وجہہ سے بقیہ گفتگو قابل پذیرائی شہادت ہوجائے خواہ ایسی دستاویزات
پیش کرے جنسے آپکو اسی قسم کا فائدہ حاصل ہو عدالتہاے مفصل ہندوستان
مین جب کوئی وکیل فریق مخالف بوقت سوال جرح کرنے کے کوئی دستاویز پیش
کرتا ہے تو بالعموم وکیل فریق اول بلا دیکہنے دستاویز مذکور کے اور بلا دریافت
اس حال کے کہ آیا دستاویز اوسکے مقدمہ کے لئے مفید مطلب ہے یا مضرت
بخشی اور داخل دستاویز کے جہان تک ذرا بہی اعتراض ہوسکتا ہے اعتراض
کرتا ہے ہم خیال کرتے ہین کہ یہہ کارروائی صحیح نہین ہے اور فن وکالت سے
بعید ہے۔ اسکے سواے آپکو احتیاط پر بہی کرنا چاہیے کہ آیا آپکے گواہ کو

اعتبار پر تو مخالف نے سوال جرح مین حملہ نہین کیا ہے اگر آپکے مخالف نے کوئی ایسا حملہ کیا ہو تو آپکو فرض ہے کہ آپ اپنے گواہ کے اعتبار کو پھر سے قایم کرنے کے لیے تیار ہین کیونکہ اعتبار گواہ مذکور کی شہادت کی بنیاد ہے اور یہہ آپ کو ایسی سوالات کے ذریعہ سے کرنا چاہیے جن سے اون حالات کی جو شاید چھوڑ دے گئی تھی تشریح ہو جاے اور شبہہ رفع ہو جاے اور اصل صورت معاملہ کی جسکی دو تعبیرین ہو سکتی ہین عیان ہو جاے ایسی عمل سے گواہ کی حیثیت ٹھیک ہو جاتی ہے اور اوسکی شہادت کی وقعت کا پورے طور سے حاکم عدالت کے دل پر اثر ہو جاتا ہے اور وکیل کی لیاقت کا بھی حاکم عدالت پر اثر ہوتا ہے۔

اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ گواہ کے چال چلن مین عیب لگانے کے لیے بغرض اوسکے اعتبار مین خلل ڈالنے کے صرف اوس حالت مین سوال جرح پوچھے جا سکتے ہین کہ پوچھنے والیکی راے مین بوجہہ معقول یہہ ثابت ہو کہ جو الزام سوال جرح سے عاید ہوتا ہے وہ واجبی ہے (دیکھو دفعہ ۱۴۹ - ایکٹ شہادت ہند ۱۸۷۲ع) اور آپ کو مناسب ہے کہ جب سوال جرح گواہ پر الزام عاید کرنے اور بدینوجہہ اوسکی شہادت کو ناقابل اعتبار کرنیکی غرض سے پوچھا جاوے تو اوّل آپ اوسکی نسبت اگر اعتراض ہو سکتا ہو اعتراض کرین اور اگر یہہ ممکن نہو تو نہایت لیاقت کے ساتھہ سوال مکرر مین اپنا مطلب نکال لین۔ مثلاً ایک گواہ سے جسکی عمر ۳۰ سال کی ہے سوال جرح مین پوچھا گیا کہ آیا تمھاری قید ہوئی تھی اور گواہ نے کہا کہ ہان۔ آپ سوال مکرر مین پوچھہ سکتے ہین کہ کب اور کیون ہوئی تھی اور گواہ نے جواب دیا کہ اٹھارہ سال ہوے تب غصہ مین آکر ایک لڑکے کے اینٹ ماری تھی اوسپر ایک ماہ کی قید ہوئی تھی تو سوال جرح کا اثر جاتا رہا کیونکہ گواہ مذکور کی قید ایام لڑکپن مین ہوئی جب اوسکو کافی فہم

نہ تھی بوجہہ ایک خفیف فعل غصہ کے ہوئی تھی۔ بعض اوقات سوال فریق مخالف
مین ایک سوال جرح ایسا پوچھا جاسکتا ہے کہ جسکا جواب کسی فریق کے لئے مضر نہو
مگر اوسکے متعلق کوئی دوسرا سوال اوسکے بعد پوچھنا مناسب نہو اور آپکے لئے یہہ امر
غور طلب ہے کہ آیا جہان پر آپکے مخالف نے سوال مذکور چھوڑا ہے وہان پر سوال کرنا
آپ کے لئے مناسب ہے یا نہین اور اس امر پر آپ کل واقعات اپنے مقدمہ کے اور اثر
جواب مذکور کے وزن کرنے سے بخوبی غور کر سکینگے یا یہہ کہ آپ آزمایش کے طور پر
ایک یا دو سوال دریافت کرکے موافق جوابات کے یا تو سوال کرین یا چھوڑ دین
اسکے سوا کبھی یہہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے مخالف دوست نے کوئی سوال ایسا کیا
ہو جس سے آپ کو کسی امر کی نسبت سوال مکرر کرنیکی ضرورت ہو یا خلاف اسکے اونے
کوئی سوال ایسا کیا ہو جسکی وجہہ سے آپ کو اشتیاق سوال مکرر کرنیکا ہو اور
آپکے سوال مکرر کرنے سے آپ کے مخالف کا مطلب ہے پس ایسی صورت مین نہایت
ہوشیاری اور احتیاط اور غور کا کام ہے مگر اس بات کو یاد رکھئے کہ آپ کا مخالف
صحیح رہنما نہین ہے اور اوس سے جسقدر ممکن ہو علیحدہ رہنا مناسب ہے یہہ بات
بھی قابل لحاظ ہے کہ کسی وکیل کو ہر وقت سوال جرح کی نسبت اعتراض کرنے
کے لئے طیار نہ رہنا چاہیے بعض اوقات آپکا فریق مخالف اسی غرض سے سوال
پوچھیگا کہ آپ اعتراض کرین اور ایسی صورت مین آپکے بار بار اعتراض کرنے سے حاکم عدالت
کو آپ کی لیاقت کی نسبت افسوس اور یہہ خیال ہوگا کہ کوئی ایسی بات پوشیدہ
ضرور ہوگی جسکو چھپانیکی آپ کوشش کرتے ہین اور ممکن ہے کہ آپکی نسبت عدالت
اعتبار بھی کم ہو جانے سے سب سے زیادہ یہہ امر قابل لحاظ اور یاد رکھنے کے ہے کہ سوال

مکرر فریق اول سوال فریق اول کے اعادہ کرنے یا اون جوابات کی تشریح کرنے پر

مشتمل نہین ہے جو آپکے مفید مطلب ہون اگر آپکا مقدمہ اچھا اور آپکے گواہان ایماندار
ہون تو اس نوبت کارروائی پر بہت کم کام کی ضرورت ہوگی اور اگر مقدمہ آپکا خراب
اور گواہ جھوٹے ہون تو کل عالم کے سوال مکرر گواہان مذکور کو ٹھیک نکر سکین گے
سوال مکرر بغرض تشریح کسی امر کی جو صاف نہوا ہو یا کسی غلط اثر کے رفع کرنیکے لئے
یا کسی معاملہ مین جو تنہا اسکے خلاف معلوم ہوتا ہو واقعات مزید ظاہر کرنیکے لئے بہت
مفید اور ازبس ضروری ہین مگر بہت سے دیگر صورتون مین سوال مکرر کرنا تضیع
اوقات سے بھی بدتر ہے کیونکہ اوس سے بالضرور آپکے مقدمہ کو مضرت پہونچیگی سوال
مکرر تشریح کرنیکی استحقاق سے پیدا ہوتا ہے اور سوال مکرر ایسی مفید شے ہے
کہ اگر لیاقت سے عمدہ طور پر استعمال کیا جائے تو اوس سے مقدمہ فتح ہو سکتا ہے
اور اپنی استحقاق سے پورے طور پر مستفید ہونیکے لئے اور اس غرض سے کہ آپکا مقدمہ بمقابلہ
سوال جرح کے زیادہ قوی اور اچھا معلوم ہو ضرور ہے کہ آپکو اپنے مقدمہ کے واقعات کا پورا علم ہو
اور ہر سوال پر آپنے بہت ہوشیاری اور احتیاط سے نظر ڈالی ہو جب کوئی وکیل واقعات کو سوال
مکرر مین اس خیال سے بے ترتیب اور پراگندہ کرتا ہے کہ چونکہ سوال جرح بہت سخت اور دیر تک ہوتے
ہین اسلئے اوسکو کچھہ ضرور پوچھنا چاہئے تو عدالت کو سخت ناگوار ہوتا ہے قبل اسکے
کہ سوال مکرر کے لئے آپ کھڑے ہون آپکو یہہ مناسب ہے کہ اول آپ یہہ تحقیق کرلین کہ کونسے
واقعات بے ترتیب یا چھپا دئے گئے ہین اور کونسے جدید امور شہادت مین داخل کئے گئے ہین
اور پھر آپکو معلوم ہوجائیگا کہ کن واقعات کے با ترتیب کرنے اور کن امور کی تشریح
آپ پر فرض ہے مثل سوال جرح کے سوال مکرر بعد اس بات کے سیکھنے کے کہ کس طرح سے
سوال کرنا چاہئے یہہ بات سیکھنا نہایت مناسب ہے کہ کسطور پر اور کس صورت مین سوال مکرر
کرنا چاہئے (خلاصہ کتاب ہارا یا فن وکالت مصنفہ مسٹر ہیرس صاحب صفحات ۱۵۳ لغایتہ ۱۶۰)

باب دہم

پیروی مقدمات اپیل متنقرقہ منجانب اپیلانٹ و منجانب رسپانڈنٹ

مقدمات اپیل کی اپیلانٹ کی جانب سے پیروی کرنا بہت اہم اور مشکل کام ہے از انجا
موجبات اپیل مرتب اور داخل کرنے اور منجانب اپیلانٹ پیروی کرنے مین عمدہ غور کیئے
ہوئے عدالت ماتحت کے فیصلہ مین نقص دریافت کرکے روبرو عدالت اپیل ظاہر کرنے
پڑتے ہین اور ایک لایق حاکم عدالت کے فیصلہ مین نقص نکالنا آسان بات نہین ہے یہہ
صحیح ہے کہ عدالتہاے ماتحت کے لئے بالخصوص اون عدالتہاے ماتحت کے لئے جو
صدر مقام سے علیحدہ مفصل مین واقع ہین پورا ذخیرہ کتب قانونی کا مہیا نہین کیا گیا ہے مگر
حکام عدالت ہاے ماتحت کو گورنمنٹ سے تنخواہ معقول ملتی ہے اور بدینوجہہ اون پر
فرض ہے کہ اپنے فرائض منصبی کو عمدہ طور پر ادا کرنیکے لئے وقتاً فوقتاً کتب قانونی مفید خرید
کرکے خاص اپنا ذاتی ذخیرہ کتب مذکور کا مہیا کرلیوین اور اکثر لایق حکام ماتحت ایسا ہی
کرتے ہین اور اسکے سواے اونکو اپنی عدالت کے لایق وکلا سے بہی مدد پہونچتی ہے
اور وے حتی الامکان اپنا فیصلہ غور کے ساتھہ لکہتے ہین تو خیال کرنا چاہیئے کہ اونکے فیصلہ
مین نقص اہم نکالنا واقعی دشوار کام ہے - اب ہم اوّل پیروی مقدمہ اپیل اوّل کی نسبت
اور بعدہ پیروی مقدمات اپیل دوم کی نسبت چند ہدایات لکہین گے اور ہم امید کرتے ہین
کہ ناتجربہ کار وکلا کو بالخصوص ہدایات مذکور سے کسیقدر فائدہ پہونچیگا اور گو جیسا کہ ہمنے
ایک یا دو مقام پر پیشتر بیان کیا ہے ہماری ہدایات کے دیکہنے یا پڑہنے سے کوئی ناتجربہ
کار وکیل تجربہ کار نہین ہو جائیگا مگر یہہ ہم جرات کرکے کہہ سکتے ہین کہ اگر ہمارے
دوست ناتجربہ کار وکلا ان ہدایات کو بغور پڑہین گے اور اون پر واقعی عمل کرین گے

تو اکثر غلطیون سے جو بوجہہ اونکی ناتجربہ کاری کے ظہور مین آتی ہین بچ جاوینگے -
سب سے اوّل کام پیروی مقدمہ منجانب اپیلانٹ مین موجبات اپیل کا مرتب کرنا ہے اور ہمکو
یہہ دیکہنا چاہیئے کہ مقدمات اپیل اوّل مین احسن طریقہ موجبات یا وجوہات اپیل مرتب کرنیکا
کیا ہی ہماری راے مین جب کوئی موکل کسی مقدمہ کی جس مین وہ جزاً یا کلاً ناکامیاب ہوا
ہو اپیل کرنیکے لئے کسی وکیل مجاز کے پاس جاوے تو وکیل پر فرض ہے کہ عرضیدعوی اور
بیان تحریری اور تجویز عدالت اور کل کاغذات مقدمہ کو جو موکل کے پاس ہون پڑہکر اور
ضروری حالات مقدمہ موکل سے دریافت کرکے اوّل یہہ دیکہے کہ آیا اپیل قانوناً ہو
سکتا ہے یا نہین اور اگر اچہی طرح سے غور کرنے کے بعد وکیل موصوف کی یہہ راے
ہو کہ اپیل ہو سکتا ہے اور کوئی امر قانونی مانع اپیل نہین ہے تو پہر وکیل موصوف کو
دیکہنا چاہیئے کہ فیصلہ عدالت ماتحت مین نقائص قانونی کیا کیا ہین ممکن ہے کہ کوئی امر تنقیح
طلب اہم جو مقدمہ مین قایم ہونا چاہیئے تہا عدالت ماتحت نے روبکار تنقیح مین قایم
نکیا ہو یا آنکہ بلحاظ تعین دعوے یا وقوع بناے دعوی اور سکونت مدعاعلیہ خواہ کسی خاص
قانون کی روسے مقدمہ قابل سماعت عدالت نہو یا آنکہ عدالت ماتحت نے کسی قانون یا
دفعہ قانون کا مطلب صحیح نہ سمجہا ہو اور اوسکی غلط تعبیر کی ہو یا آنکہ عدالت ماتحت نے
کسی مسئلہ قانون کے خلاف کیا ہو یا عدالت ماتحت موصوف نے کسی مسئلہ یا اصول
قانونی یا کسی دفعہ قانون کو مقدمہ سے غلط طور پر متعلق کیا ہو یا جبکہ عدالت موصوف
کو کوئی مسئلہ یا اصول یا دفعہ قانون مقدمہ سے متعلق کرنا چاہیئے تہا اور عدالت
موصوف نے اوسکو متعلق نکیا ہو یا آنکہ عدالت ماتحت نے وہ اختیار نافذ کیا ہو جو
اوسکو حاصل نہ تہا یا جو اوسکو اختیار حاصل تہا اوسکو عمل مین نلائی ہو خواہ اپنے
اختیار کی تعمیل مین عدالت ماتحت نے خلاف قانون عمل کیا یا کوئی بے ضابطگی اہم

کی ہو یا فیصلہ مین اور کوئی نقص قانونی رہگیا ہو غرضکہ جو کچہہ نقص یا نقائص قانونی فیصلہ عدالت ماتحت مین معلوم ہون اونکو اول موجبات اپیل مین درج کرنا چاہیے اوسکے بعد خالص قانونی عذرات درج کرنے کے ایسے عذرات نسبت فیصلہ عدالت ماتحت کے جو قانون اور واقعات سے ملے ہوے ہون درج موجبات اپیل کرنا چاہیے اور سب کے پیچہے عذرات واقعاتی درج کرنا چاہیے - عذرات واقعاتی درج کرنے سے پہلے اگر ممکن ہو تو کل شہادت موجودہ مثل یا اوسکی نقول دیکہہ لینا چاہیے اور اگر یہہ بات غیر ممکن ہو جیسا کہ اکثر بلکہ بالعموم چہوٹے اور خفیف مقدمات مین دیکہا جاتا ہے تو موکل یا اوسکی مختار سے جو حالات مقدمہ سے واقف ہو حالات شہادت زبانی طور پر دریافت کرکے عذرات متعلق واقعات درج کرنا چاہیے اور چونکہ اکثر فریقین مقدمہ اس ملک کے تعلیم یافتہ نہین ہوتے ہین پس ایسی حالت مین یہہ مناسب ہوگا کہ محض زبانی بیان موکل پر نسبت شہادت موجودہ مثل کے پورا اعتبار نکرنا چاہیے اور کسی خاص شہادت کا حوالہ عذرات واقعاتی مین نہ دینا چاہیے بلکہ جہان تک ممکن ہو نسبت شہادت کے عام الفاظ استعمال کرنا چاہیے اور چونکہ تمثیل سے اصول کے معنی صاف ہو جاتے ہین اسلئے ہم عذرات واقعاتی کی جو مختصر اور معمولی الفاظ مین ہونا چاہیے ذیل مین چند مثالین لکہی ہین -

(۱) فیصلہ عدالت ماتحت خلاف رویداد موجودہ مثل ہے -

(۲) فلان بیان یا عذر (جیسی کہ صورت ہو) اپیلانٹ شہادت معتبر موجودہ مثل سے یا خود مختار گواہون کی شہادت سے بخوبی ثابت ہے -

(۳) فلان امر واقعی شہادت موجودہ مثل سے بخوبی ثابت ہے اور عدالت ماتحت نے جانچ شہادت مین غلطی کی ہے -

(۴) فلان بیان یا عذر (جیسی کہ صورت ہو) رسپانڈنٹ شہادت پیش کردہ ریسپانڈنٹ سے [illegible]

ثابت نہین ہے اور شہادت پیش کردہ اپیلانٹ سے اوسکی کافی طور پر تردید ہوتی ہے۔
(۵) رویداد موجودہ مثل سے کسی جرم کا ارتکاب نسبت اپیلانٹ ثابت نہین ہے
اور شہادت پیش کردہ مستغیث کو نامناسب وقعت دی گئی ہے۔
غرضکہ جب تک کل شہادت موجودہ مثل سے پورے قابل اطمینان طور پر واقفیت حاصل نہو جاے وکیل اپیلانٹ کو محض زبانی بیان اپنے موکل کی بنا پر کسی خاص شہادت کا حوالہ عذرات مین ندینا چاہیے بلکہ عام الفاظ مین عذرات لکھنا چاہیے اور اگر بعد معائنہ واقعی مثل کے وکیل اپیلانٹ کو یہہ معلوم ہو کہ فیصلہ عدالت ماتحت بالکل موافق رویداد موجودہ مثل ہے یا عذر واقعاتی مندرجہ وجوہات اپیل کی مثل سے بالکل تائید نہین ہوتی ہے اور عذر مذکور کی تائید مین پرچہ مثل مقدمہ گنجایش بحث کی نہین ہے تو وکیل اپیلانٹ پر فرض ہے کہ بوقت بحث عدالت سے صاف طور پر کہدے کہ عذر مذکور موافق ہدایت اپیلانٹ کے درج موجبات اپیل کیا گیا تھا مگر رویداد موجودہ مثل سے عذر مذکور کی تائید نہین ہوتی اور بدینوجہہ اوسپر بحث کرنا منظور نہین ہے۔ اب اگر یہہ پوچھا جاوے کہ اپیل مین کون کون عذر واقعاتی کرنا چاہیے اور کسطور پر کرنا چاہیے تو اسکا یہی جواب ہوگا کہ ہر مقدمہ مین عذرات اپیل موافق خاص واقعات مقدمہ مذکور کے ہونا چاہیے اور اسکی نسبت کوئی قاعدہ کلیہ بیان نہین کیا جاسکتا کیونکہ جب تک کسی مقدمہ خاص کے واقعات معلوم نہون تب تک یہہ نہین کہا جاسکتا کہ اوس مقدمہ مین کیا کیا عذرات ہونا چاہیے مگر بالعموم یہہ کہا جاسکتا ہے کہ جو کچھ نقص متعلق واقعات فیصلہ عدالت ماتحت مین ہو اوسکو درج وجوہات اپیل کرنا چاہیے مثلاً ممکن ہے کہ بمقتضاے بشریت عدالت ماتحت نے نسبت رویداد مقدمہ کے غیر صحیح راے قایم کی ہو یا شہادت موجودہ مثل کی جانچ کرنے مین غلطی کی ہو یا کسی گواہ کی شہادت کے کسی فقرہ کی غلط تعبیر کی ہو یعنی اصلی مطلب نہ سمجھے ہو

یا عدالت موصوف نے کسی خاص ثبوت مفید اپیلانٹ کو نظر انداز کردیا ہو پس ہر ایسی صورت مین عذر پیدا ہوسکتا ہے اور ایسا عذر وجوہات اپیل مین درج ہونا چاہیئے اپیلانٹ کو لازم ہے کہ درخواست اپیل بطور یادداشت کے تحریر کرکے گذرانے اور اوسکے ساتھہ نقل ڈگری جسکی ناراضی سے اپیل ہو اور (اگر عدالت اپیل اوس سے درگذر نکرے تو) نقل تجویز جسپر وہ مبنی ہو داخل کرنا چاہیئے - اوس یادداشت مین وجوہات ناراضی اوس ڈگری کی جسکی نسبت اپیل ہو بعبارت مختصر اور دفعہ وار بلا تحریر کسی حجت یا حکایت کے لکھی جاینگی اور وجوہات مذکور پر نمبر سلسلہ وار ثبت ہوگا (دیکھو دفعہ ۵۴۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع - بعد مرتب اور داخل کرنے وجوہات اپیل کے وکیل اپیلانٹ کو لازم ہے کہ اگر ڈگری عدالت ابتدائی کے اجرای سے اپیلانٹ کا نقصان متصور ہو اور اپیلانٹ ڈگری مذکور کے اجرا کا التوا چاہے تو درخواست باندراج وجہہ مناسب بغرض التوای اجرای ڈگری مذکور روبرو عدالت اپیل باظہار آمادگی دینی ضمانت کافی منجانب اپیلانٹ پیش کرکے التوای اجرای ڈگری حاصل کرے - دوسرا فرض وکیل اپیلانٹ کا یہہ ہے کہ تاریخ پیشی سے پہلے (جس سے ہماری مراد پیشی بغرض بحث سے ہی) کل مثل کو بعنایت توجہہ اور غور سے معاینہ کرکے کل امور جو اپیلانٹ کے مفید مطلب ہون اپنی کتاب یادداشت مین بطور یادداشت مختصر معہ تاریخ و نمبر اوس کاغذ مثل کے جسمین امر یا امور مفید مطلب اپیلانٹ ہون مختصراً درج کرلے تاکہ بحث کے وقت اون امور کو مثل مین بآسانی بلا کسی قسم کے وقت و توقف کے معلوم کرکے روبرو عدالت اپیل پیش کرسکے اور نیز نظائر اور قانون متعلق بحث فراہم کرلے اور اونکا حوالہ کتاب یادداشت مذکور مین درج کرلے اور اسطور پر بہت عمدہ طریقہ سے لیاقت کے ساتھہ بحث کرنیکو طیار رہے اور اگر کسی مقدمہ اپیل مین ایک سے زیادہ وکلا مقرر کئے جائین تو ہر وکیل پر فرض ہے

کہ حسب طریقہ متذکرہ بالا بحث کے لئے طیار ہو رہے اور موجبات اپیل جملہ وکلا اپیلانٹ
کو متفق الراے ہو کر مرتب کرنا چاہئے۔ اب نسبت اس امر کے کہ بحث منجانب اپیلانٹ
کر سکا کیا طریقہ ہے ہمکو زیادہ طوالت کے ساتھہ ہدایات لکہنے کی ضرورت نہین ہے
از انجا کہ اکثر امور جو نسبت طریقہ بحث ضمن ابواب سابق مین لکہے ہین بحث منجانب اپیلانٹ
سے بخوبی متعلق ہو سکتے ہین مثلاً واقعات کو ہمیشہ مختصر طور پر بلا کسی مبالغہ اور تصنع کے
بیان کرنا چاہئے اور فضول اور مہمل اور بے مطلب الفاظ سے پرہیز اور سریع الفہم برجستہ
اور شستہ الفاظ استعمال کرنا چاہئے تاکہ بحث مین زیادہ قوت واندازگی اور عمدگی پائی
جائے اور بحث مین جلدی کبہی نکرنا چاہئے اور مبالغہ دوہوکہ دہی و فریبکے الفاظ سے سخت
پرہیز کرنا چاہئے اور استعارات کو بہت قلت کے ساتھہ استعمال کرنا چاہئے اور شہادت
جو اپیلانٹ نے عدالت ابتدائی مین پیش کی ہو اوسے بہت لیاقت کے ساتھہ
مقدمہ پر نظر کرکے اپیلانٹ کے اوس بیان کی تائید جس سے وہ عدالت مین آیا ہو
کرنا چاہئے اور اگر شہادت پیش کردہ ریسپانڈنٹ مین کوئی بات مفید مطلب اپیلانٹ
پائی جائے تو اوسکو بہی روبرو عدالت اپیل پیش کرنا چاہئے اور جہان تک ممکن ہو
تقریر بہت مختصر اور شستہ اور عمدہ اور دلچسپ اور سریع الفہم عبارت مین شیرین زبانی
اور عمدہ لہجہ کے ساتھہ کرنا چاہئے۔ بحث منجانب اپیلانٹ کرنے مین ہماری راے
مین بہت عمدہ طریقہ یہہ ہے کہ ہر وجہہ اپیل پر نمبروار بحث کرنا چاہئے اور جس وجہہ اپیل پر
بحث کیجاے اوسکی تائید مین جسقدر مصالحہ وکیل نے مہیا کر لیا ہے اوسکو بوقت بحث
کام مین لانا چاہئے یعنی جو کچہہ نظائر اور قانون اور واقعات بتائید وجہہ مذکور ہون اونکو
عدالت اپیل کے روبرو عمدہ بحث کے ساتھہ پیش کرنا چاہئے اور بحث اس عمدگی اور
لیاقت کے ساتھہ کرنا چاہئے کہ جون جون وکیل بحث کرے عدالت اپیل کی توجہہ

بجانب بحث مذکور زیادہ ہوتی جاوے - مقدمات اپیل مین عمدہ قوت بیانیہ اور فصاحت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے اور اس شاخ پیشہ وکالت مین فن تقریر اور بحث منطقی اور فصاحت اور بلاغت سکے بہت زیادہ ضرورت ہے مقدمات اپیل مین بالعموم کارروائی تحریری موجبات اپیل کے ساتھہ ختم ہو جاتی ہے اور اکثر بحث پر عمدہ پیروی مقدمہ مبنی ہوتی ہے اور جیسا کہ ہمنے پیشتر دو ایک مقام پر کہا ہے اس باتکو ہم قیاس کئے لیتے ہین کہ ہمارے قانون پیشہ ناظرین نے فن تقریر اور بحث منطقی اور فصاحت وغیرہ کو بخوبی مشق کرکے حاصل کرلیا ہے اور اگر نہین کیا ہے تو اونپر فرض ہے کہ اپنے پیشہ کی ترقی کے لئے پوری توجہہ کرکے ان باتون کے حاصل کرنے مین بہت سخت محنت کرین کیونکہ بہت عمدہ گویا بالعموم بہت کامیاب وکیل ہوتا ہے اور جسقدر کوئی وکیل عمدگی سے بحث کریگا اوسیقدر اوسکی اور اوسکے مقدمہ کے لئے بہتر ہوگا اور مقدمات اپیل مین بالخصوص وکیل کے لئے فصیح زبان ہونا بمنزلہ کامیاب ہونیکے ہے - اگر حسب دفعہ ۵۶۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء عدالت اپیل شہادت مزید لینا چاہے تو جو ہدایات نسبت اعتراض کرنے ایسی شہادت کے جو قابل پذیرائی نہین ہے ہمنے ابواب سابق مین لکھی ہین وہ اوس شہادت سے جو روبرو عدالت اپیل پیش ہو متعلق ہو سکتے ہین اور اگر کسی گواہ کا اظہار لیا جاوے تو جو ہدایات ابواب ہفتم و ہشتم و نہم مین درج ہین اونپر عمل کرنا چاہئے - اب ہم چند ہدایات مختصراً نسبت پیروی مقدمہ اپیل منجانب رسپانڈنٹ بیان کرنا ضروری سمجھتے ہین اگر وہ فیصلہ خواہ ڈگری جسکا اپیل ہوا ہے جزاً خلاف رسپانڈنٹ ہو اور رسپانڈنٹ نے اوس جزو فیصلہ کا جو اوسکے خلاف ہوا ہے اپیل نکیا ہو تو وکیل رسپانڈنٹ کو مناسب ہے کہ بشرط میعاد معقول ہونے کے نسبت اوس جزو فیصلہ مذکور کے اعتراض منجانب رسپانڈنٹ مرتب کرکے داخل عدالت اپیل کرے اور

ترتیب ایسی اعتراض کی بالکل شل موجبات اپیل کے ہوگی اور جو ہدایات ہمنے اوپر نسبت
ترتیب وجوہات اپیل کے لکھے ہین وہ ترتیب اعتراض مذکور سے بالکل متعلق ہین - اگر اپیلانٹ
کوئی مفلس یا نامعتبر شخص ہو تو وکیل رسپانڈنٹ کو چاہیے کہ عدالت اپیل مین قبل سماعت
اپیل درخواست دلوے کہ اپیلانٹ سے کافی ضمانت واسطے ادائے خرچہ اپیل اور متفرقہ
مرافعہ لے دلی کے لیجائے کیونکہ بصورت نہ داخل ضمانت مذکور اندر میعاد معینہ عدالت
کے اپیل نامنظور ہوجائیگی سوائے ترتیب اعتراض کے بشرطیکہ اوسکی ضرورت ہو اور کوئی
کارروائی تحریری منجانب رسپانڈنٹ نہین ہوتی ہے - نسبت طریقہ تقریر منجانب رسپانڈنٹ
کے کوئی ضرورت بطوالت ہدایات لکھنے کی نہین ہے اور اکثر امور جو نسبت طریقہ بحث
سابق مین بیان کئے گئے ہین بحث منجانب رسپانڈنٹ سے بخوبی متعلق ہوسکتے ہین
بہت عمدہ طریقہ بحث منجانب رسپانڈنٹ کرنیکا یہہ ہے کہ اوّل تاریخ پیشی مقدمہ بغرض
بحث سے قبل وکیل رسپانڈنٹ کل عذرات اپیل کو بغور پڑھکر کل مثل کا شروع سے
آخر تک بہت غور اور توجہہ سے معائنہ کرے اور جسقدر امور مثل مین بتائید فیصلہ عدالت
ماتحت و تردید عذرات اپیل معلوم ہون اونکو اپنی کتاب یادداشت مین ترتیب وار معہ
تفصیل صفحہ کاغذ وغیرہ مختصراً درج کرلے اور نسبت تردید عذرات قانونی مندرجہ وجوہات
اپیل کے جسقدر نظایر اور قانون ہون یا جنکو وکیل تلاش کرسکے تلاش کرکے اونکا بھی
درج کتاب یادداشت مذکور کرلے اور اسطور پر مقدمہ کو بخوبی مطالعہ اور مصالحہ بحث و
تردید تمام کمال مہیا کرکے بحث کرنے کے لئے طیار ہوجائے اور بتاریخ بحث مقدمہ جن وجوہ
اپیل کی وکیل اپیلانٹ نے تائید کی ہو اونکی تفصیل وار بہت لیاقت و فصاحت کے ساتھہ
ایسی عمدہ طور پر تردید کرنا چاہیے کہ جو اثر گفتگو اپیلانٹ سے عدالت اپیل کی طبیعت
پر ہوا ہو وہ قطعاً نیست و نابود ہوجائے مقدمات اپیل مین اپیلانٹ و رسپانڈنٹ دونون

کی بحث مین قوت بیانیہ اور فصاحت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے اور فن تقریر اور بحث
منطقی و فصاحت و بلاغت سبکی بہت زیادہ ضرورت ہی اور جو ہدایات کہ سابق مین بنسبت
اختصار اور درستی ترتیب اور منطقی و سریع الفہم ہونے تقریر کے اور بنسبت پرہیز کرنے
مبالغہ و تضیع اور استعمال فضول و مہمل و بے مطلب و دہوکہ دہی کے الفاظ اور کثرت
استعارات کے بیان کئے گئی ہین وے بحث منجانب رسپانڈنٹ سی بہی متعلق ہین اور انکی
تشریح کی اعادہ کرنیکی اس جگہہ ضرورت نہین ہے ۔ اگر رسپانڈنٹ کی جانب سی کوئی
اعتراض نسبت کسی جزو ڈگری عدالت ماتحت کے (حسب دفعہ ۵۶۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی)
کیا گیا ہو تو اعتراض مذکور کی تائید مین بحث کرنیکے لئے اونہین ہدایات پر عمل کرنا چاہئے
جو اوپر ہمنے نسبت بحث مقدمہ اپیل منجانب اپیلانٹ بیان کئے ہین اور اگر کوئی جدید شہادت
عدالت اپیل مین بموجب دفعہ ۵۶۸ لی جائے تو اوسکے وہی ہدایات متعلق ہین
جو عدالت ابتدائی کے روبرو شہادت لئے جانے اور بشرط ضرورت اوسکی نسبت اعتراض
کرنے اور گواہان سے سوال فریق اوّل اور سوال جرح اور سوال مکرر کرنیکے ہمنے سابق مین
بیان کئے ہین بصورت تقریر مقدمہ اپیل منجانب ملزم ہدایات مندرجہ باب ششم اور
منجانب مستغیث بحث کرنے مین ہدایات مندرجہ باب پنجم پر عمل کرنا چاہئے ۔ ہمارے خیال
مین پیروی مقدمات اپیل منجانب اپیلانٹ و رسپانڈنٹ کے عمدہ طریقے یہی ہین جو ہمنے اوپر
بیان کئے ہین اور گو یہہ کہا جا سکتا ہے کہ ہمنے کوئی نئی بات بیان نہین کی اور ان باتوں کو
اپنے دل مین سب وکیل جانتے ہین مگر اسکی نسبت جیسا کہ ہم سابق مین کئی مرتبہ کہہ چکے ہین
ہم یہی جواب دے سکتے ہین کہ کچھہ شبہہ نہین کہ تہوڑے سے غور سے ان باتوں کو جملہ وکلاء
جان سکتے ہین مگر یہہ فرمائیے کہ ان باتوں پر عمل کتنے وکلاء کرتے ہین محض علم ہونا کوئی
چیز نہین ہے جب تک اوسپر مناسب طور پر عمل نکیا جائے اور ہماری غرض ان ہدایات

کے لکھنے مین صرف یہہ نہین ہے کہ ناتجربہ کار وکلا ان ہدایات سے واقف ہون بلکہ ہمارا
منشا اس سے بہت زیادہ ہے یعنی یہہ کہ ناتجربہ کار وکلا ان ہدایات کو بغور ملاحظہ فرماکر اونپر
عمل کرین یہہ صحیح ہے کہ اکثر لایق و تجربہ کار وکلا اپنے پیشہ کے فرائض کے انجام دہی مین نہایت
لیاقت اور خوش اسلوبی کے ساتھہ عمل کرتے ہین اور جسقدر ہدایات متعلق پیشہ وکالت
لکھے جاسکتے ہین اون سب سے بخوبی واقف ہین اور اونپر عمل کرتے ہین مگر ہم باب اوّل کے
آخر مین صاف طور پر کہہ چکے ہین کہ ہماری کتاب کا مقصد یہی ہے کہ ناتجربہ کار وکلا
کو بشرطیکہ وے ہماری ہدایات پر عمل کرین کامیابی حاصل ہو اور بہت لایق اور تجربہ
کار وکلا کے لئے ہدایات لکھنے کا نہ ہماری غرض ہے اور نہ ہماری جرأت ہوسکتی ہے
کیونکہ جسکی روبرو لیمپ کی تیز روشنی موجود ہے اوسکی رہنمائی کے لئے ہمارے چراغ
کی روشنی فضول و بیکار ہے مگر جو شخص تاریک راستہ مین جاتا ہے اوسکے لئے ہمارا
چراغ ایک قسم کا رہبر اور داخل نعمت عظمیٰ ہے -

اب ہم پیروی مقدمات اپیل اوّل ختم کرکے چند الفاظ نسبت پیروی مقدمات اپیل
دوم کے لکھتے ہین مخفی نرہے کہ اپیل دوم یعنی اپیل کا اپیل بعدالت العالیہ ہائیکو[رٹ]
بوجوہ مندرجہ ذیل سے کسی وجہہ پر ہوسکتا ہے یعنی"

(الف) یہہ کہ تجویز برخلاف کسی فلان قانون یا ایسے رواج کے ہو جو حکم قانون کا
رکھتا ہو -

(ب) یہہ کہ تجویز مین تصفیہ فلان ضروری امر تنقیح طلب متعلق قانون یا رواج کا جو حکم
قانون کا رکھتا ہے نہین ہوا -

(ج) یہہ کہ غلطی عظیم یا سقیم ضابطہ جو کہ مجموعہ ہذا یا کسی اور قانون کا دایر ہو جسکی
سبب سے ممکن ہے کہ غلطی یا سقم مقدمہ کی تجویز روئدادی مین پیدا ہوا ہو (دیکھو دفعہ ۵۸۴)

مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء ۵۸۴ اور کوئی اپیل دوم بجز اون وجوہ کے جو دفعہ
مین مذکور ہوئین کسی وجہہ کی بنا پر رجوع نہوگا اور کسی مقدمہ از قسم قابل سماعت عدالت
ہا ے مطالبہ خفیفہ مین اپیل ثانی نہوگا جب تعداد یا مالیت شی مدعا جہا کی جسکی بابت اصل
نالش رجوع ہوئی ہو پانچ سو روپیہ سے زیادہ نہو (دیکھو دفعات ۵۸۵ و ۵۸۶ مجموعہ ضابطہ
دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء)

مقدمات فوجداری مین اپیل دوم کا کوئی قاعدہ نہین ہے صرف حسب دفعات ۴۳۸ و
۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء نگرانی یا حکم فیصلہ اپیل کی ہو سکتی ہے۔
نسبت ترتیب سوالات اپیل دوم اور وجوہات نگرانیکی اور نیز نسبت طریقہ بحث کرنے
منجانب اپیلانٹ خواہ رسپانڈنٹ یا سائل کی ہدایات لکھنے کے اس موقع پر کوئی ضرورت
نہین ہے از آنجا کہ اکثر ہدایات جو ہمنے ابواب سابق مین لکھی ہین اور بالخصوص ہدایات
باب ہذا مقدمات اپیل دوم اور نگرانی وغیرہ سے متعلق ہو سکتی ہین۔ کارروائیات
متفرقات مثل عذرداری وجواب عذر و درخواست ہاے وغیرہ کی ترتیب مین وہی طریقہ بہ
تبدیل الفاظ تبدیل طلب اختیار کرنا چاہیے جو ترتیب مقدمات نمبری سے متعلق ہے
اور نیز نسبت تقریر کے جو طریقہ ابواب سابق مین بیان کئے گئے ہین جہانتک وے
ایسی کارروائیات سے متعلق ہو سکتی ہین اختیار کرنا چاہیے۔ مگر اس بات کا ہمیشہ خیال
رکھنا چاہیے کہ کل فن وکالت کے اختصار اور الفاظ مستعمل کارروائیات تحریری و تقریری
کا سریع الفہم و با ترتیب ہونا جزو اہم ہین۔

باب یازدہم

صفات ضروری اور فرائض وکلا

اگرچہ اکثر ہدایات نسبت صفات ضروری اور فرائض اشخاص
قانون پیشہ کے ہم مختلف ابواب سابق مین بیان کرچکے ہین اور اون پر کامل طور پر
توجہہ اور عمل کرنے سے ہمارے ناتجربہ کار وکلا ناظرین کسیقدر مستفید ہو سکتے ہین مگر
چونکہ وے ہدایات مختلف ابواب مین مختلف مقامات پر علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہین
اسلئے یہہ امر قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ کل صفات ضروری اور فرائض وکلا ایک
خاص مقام پر سلسلہ وار بیان کئے جاوین اور اسوجہہ سے ایک خاص باب کتاب ہذا
واسطے ان صفات و فرائض کے رکھا گیا ہے اور ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے ناظرین
بشرطیکہ وے ہماری ہدایات پر توجہہ و عمل کرین اس باب سے پوری طور پر استفادہ
حاصل کرینگے۔

مخفی نرہے کہ دنیا مین کسی پیشہ یا کسی کام کے لئے اسقدر ہر قسم کی لیاقت کی ضرورت
نہین ہے جیسے کہ پیشہ وکالت کے لئے اور وکیل کو ہر قسم کی ہر چہ یا بھلے کام سے کسیقدر
وقفیت ضرور ہے۔ اس سے ہماری یہہ غرض نہین ہے کہ وکیل کو ہر قسم کے کام کا خواہ
وہ اچھا ہو یا بُرا تجربہ ہونا ضروری ہے بلکہ محض کسیقدر وقفیت ہونا ضروری ہے
مثلاً اگر کسی شخص کو کسی مکان مین نقب لگا کر چوری کرنیکا الزام لگایا گیا ہو تو ملزم
کے وکیل کو کسیقدر نقب لگانیکے طریقہ سے بغرض گواہان ثبوت سے سوالات جرح
کرنیکے واقف ہونا ضروری ہے اور یہہ وقفیت بلا کسی طور پر نقب لگانا سیکھکر

اوسکا تجربہ حاصل کرنیکو محض اوس موقع کو دیکھنے سے کہ جہان نقب لگا ہے حاصل ہوسکتی ہے اور اگر وکیل نے ملزم کی وکالت قبول کرنے سے پہلے کبھی دو چار مرتبہ نقب لگی ہوے غور کی نگاہ سے دیکھتی ہون تو اوسکو طریقہ نقب زنی سے قبل وکیل ملزم ہونیکے وقفیت حاصل ہوسکتی ہے مگر یہہ ہرگز ہمارا مطلب نہین ہے کہ وکیل کو تجربہ نقب زنی کا ہو۔

یہہ ایک مسئلہ مشہور ہے کہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست یعنی ہر شخص کی فکر موافق اندازہ اوسکی ہمت کے ہوتی ہے اور چونکہ پیشہ وکالت نہایت معزز اور اعلیٰ درجہ کا پیشہ ہے تو جو شخص اس پیشہ مین داخل ہوا وسکے لئے اوس شرف و فخر کے ساتھہ جو اس معزز پیشہ مین داخل ہونے سے حاصل ہوتے ہین اپنے فرائض منصبی کے انجام دہی مین نہایت اعلیٰ درجہ کی لیاقت اور فکر کی ضرورت ہے۔ اب ہم چند ضروری صفات اور فرائض متعلق پیشہ وکالت مختصراً بیان کرتے ہین۔ سب سے اوّل اور پوری طور پر وکیل مین اوس صفت کا ہونا ضروری ہے جو روے زمین کے ہر کام اور ہر پیشہ مین ہر شخص کے لئے ضروری ہے اور جسکی بغیر کوئی شخص سچے طور پر کسی کام مین کامیاب نہین ہوسکتا اور یہہ صفت سچی دیانت داری ہے۔ کوئی شخص جسمین یہہ متبرک صفت نہو گو وہ کیسا ہی لایق ہو دوسرون کے دلون مین اپنی نسبت تعظیم اور عمدہ خیال پیدا نہین کرسکتا ہے اور پیشہ وکالت مین بوجہہ اسکے کہ وکیل کے اختیار مین موکل کے جان و مال دونون ہوتے ہین بالخصوص اس متبرک صفت کی نہایت ضرورت ہے ایک ذی علم مصنف نے کیا خوب لکھا ہے۔ دیانت داری فی الواقع نہایت عمدہ اور سچی آب کا ہیرا ہے اور اس صفت کو محض اخلاقی عمدگی ہی تصور نکرنا چاہئے بلکہ انسان کو بطور زیور کے سمجھنا چاہئے اور جس شخص کے پاس یہہ زیور ہوتا ہے اوسکی اپنا جسم ظاہر اور باطن

مین حاضر و غائب ہر وقت اپنے دل مین بہت تعظیم کرتے ہین اور اوس سے محبت رکہتے ہین گو
انکالوگونمین یہہ صفت ہو یا نہو مگر اپنے دیانت دار ہم جنس کو ہمیشہ پسند کرینگے اور اگر
کسی خاص مخالفت کیوجہہ سے ظاہرا اوس شخص دیانت دار کی برائی بہی کرین مگر اپنے
دلونمین ضرور اوسکی تعریف و تعظیم کرینگے اور اگر اونمین کچہہ بہی مادہ نیکی کا ہوگا تو اپنی
ظاہرا برائی کرنے پر اپنے آپ کو ملامت کرینگے بلا دیانت داری کے دنیا ایک سرائے
چورون کی اور انسان باہمدگر بہیڑیئے اور لومڑی ہوتے اور اگر کل دنیا کی کاروبار مین
اور کل انسانون مین یہہ متبرک صفت دیانت داری کی پوری طور پر داخل ہو جائے
تو وہ نہایت عمدہ زمانہ جسکو سنہری جگ کہتے ہین اور جسکی مصنفان سلف و حال اسقدر تعریف
و توصیف کرتے ہین از سر نو آجائے ۔ انجیل مین لکہا ہے کہ دیانت دار آدمی کا پیدا کرنا
خداوند تعالی کا سب سے زیادہ عمدہ کام ہے ۔ اب اگر یہہ پوچہا جاوے ۔ کہ وکیل کو کن
کامون مین دیانت داری کی ضرورت ہوتی ہے تو اسکا ہم یہی جواب دینگے کہ ہر کام متعلق
پیشہ وکالت مین دیانت داری کی ضرورت ہے ۔ دیانت داری کے لفظ کو ہم وسیع
معنی مین استعمال کرتے ہین اور محض طمع زر سے مبرا ہونے پر محدود نہین کرتے پس
اگر کوئی وکیل جو کسی مقدمہ مین مقرر کیا گیا ہے پیروی معقول نکرے تو ہم بلا تامل
بیشک کہہ سکتے ہین کہ وکیل موصوف نے اوس مقدمہ مین دیانت سے عمل نہین کیا
خواہ بلا کسی خاص ضرورت کے محض بوجہہ سستی یا کاہلی کے وکیل تاریخ پیشی مقدمہ
پر حاضر عدالت نہو تو بہی ہم کہین گے کہ اوسنے دیانت داری سے عمل نہین کیا یا اگر
کوئی وکیل کسی مقدمہ کی تقریر مین چالاکی یا دہوکہ دہی کے الفاظ استعمال کرے
یا بالارادہ عدالت مین جہوٹ بولے تو بہی کہا جائیگا کہ اوسنے خلاف دیانت داری
عمل کیا یا اگر کسی مسئلہ قانونی پر وکیل کو بحث کرنا ہے اور وکیل موصوف بلا مطالعہ

قانونی مہیا کرنے یعنی بلا احکام اور مسائل قانونی متعلق بحث مذکور ہی اپنے آپ کو آگاہ کرنیکے بجز اس صورت کے کہ وکیل موصوف قانون متعلق بحث سے پہلی ہی بخوبی واقف ہو بحث کرے تو بہی کہا جائیگا کہ اوسنے موافق اصول دیانت داری کے عمل نہین کیا غرضکہ ایسی بیشمار مثالین ہوسکتی ہین بلا دیانت داری کے وکیل کی وکالت کو بہی فروغ نہین ہوسکتا اور اگر کسی وکیل کی وکالت کو کچھ فروغ بہی ہوگیا ہو تو بہی جب اوسمین دیانت داری کا نہونا اوسکے موکلون کو معلوم ہوگا تو فورًا اوسکو چھوڑ دینگے اور بالآخر وکیل بے مقدمہ رہجائیگا ہر وکیل پر فرض ہے کہ اپنے محررون کو سخت تاکید کردے کہ کسی موکل سے سوائے ضروری اور واقعی اخراجات مقدمہ اور محنتانہ قرار یافتہ باہمی اور تحریر محرر کے اور کچھہ نہ لیوے اور جب کبہی وکیل کوئی روپیہ منجانب اپنے موکل عدالت سے وصول کرے تو وہ روپیہ اپنے پاس امانتًا رہنے دیوے اور جسوقت موکل آوے فورًا اوسکو باخذ رسید دیدے غرضکہ ہر طور پر شروع سے آخر تک وکلا پر فرض ہے کہ موافق اصول دیانت داری کے عمل کرین اور اسطور پر عمل کرنے سے بشرط موجودگی دیگر صفات کے جو وکلا مین ہونا ضروری ہین ہم بالیقین کہہ سکتے ہین کہ اونکو فائدہ ہوگا اور اونکی وقعت اونکے موکلون اور عوام الناس اور حاکم عدالت کی نگاہ مین بہت زیادہ ہوگی اور وے اپنے روزگار مین تنگ نہ رہینگے اور یہی مقصد دنیا مین انسانی زندگی کا ہوتا ہے پس ہم اپنے وکلا ناظرین کو بہی مشورہ دینگے کہ وے ہمیشہ اس مسئلہ پر کہ دیانت داری نہایت عمدہ پالسی ہے عمل کرین -

خودی اور طمع سے ہمیشہ وکیل کو سخت پرہیز کرنا چاہیے اور گو زیر مضمون دیانت داری انکا ذکر ہوسکتا تہا کیونکہ جو شخص اعلان وسیع معنی مین جنمین ہمنے لفظ دیانت داری استعمال کیا ہے دیانت دار ہوگا وہ بیشک خودی اور طمع سے نفرت کریگا مگر چونکہ

دنیا مین خودی اور طمع بہت زیادہ ترقی پر ہین اسلئے انکی نسبت علیحدہ کچھہ کہنا مناسب
سمجھا گیا ہے۔ خودی یا غرور ایسی بری چیز ہے کہ جس شخص مین یہہ ہوتی ہے
وہ اپنے آپ پر نامناسب اور بیجا طور پر فخر اور ناز کرتا ہے مگر بالعموم لوگ اوسکو
ناپسند کرتے ہین اور اپنے دل مین کچھہ اوسکی وقعت نہین سمجھتے ہین اور جس شخص
مین یہہ عیب ہوتا ہے وہ صاحب اخلاق بہت کم ہوتا ہے اور ہرگاہ پیشہ وکالت
کسیقدر مثل پیشہ تجارت کے ہے اور خودی سے پیشہ وکالت یا تجارت کو ترقی ہونے
کا بہت کم امکان ہے پس اس نقص سے بری رہنے کی ہر شخص کو کوشش کرنا چاہئے۔
طمع ایسی بری شئے ہے کہ یہہ انسان کی طبیعت سے نیکی اور بالعموم عمدہ اور پسندیدہ
صفات کی بیخ کنی کرتی ہے اور جس شخص کو طمع دامن گیر ہوتی ہے وہ ہرگز دیانت
دار نہین رہ سکتا اور بلا دیانت داری کے سچی کامیابی حاصل نہین ہو سکتی ہے
اور نہ طامع کی کبھی اپنے دوستون اور دیگر ابنائے جنس کی نگاہ مین کچھہ وقعت
ہو سکتی ہے ایک مشہور مصنف زبان فارسی نے کیا خوب کہا ہے مصرعہ طمع را سہ
حرف است ہر سہ تہی۔ یعنی لفظ طمع کے تین حروف ہین اور تینون خالی ہین
اور ایک انگریزی مصنف نے طمع کے مندر کا ذکر کیا ہے اور اوس مندر کا
طمع کو دیوتا قرار دیا ہے اور طمع کی صورت اور اوسکے تعلقات کا فوٹو اسطرح کھینچا ہے
کہ اندر مندر کے طمع اسکا دیوتا بیٹھا تہا اور اوسکی نہایت لنبی ڈاڑہی تہی اور ضعیف
چہرہ بھوک کا مارا ہوا تہا اور اوسکے چارون طرف روپیون کے ڈھیر لگے تہے اور اوسکی
دو مصاحب یعنی داہنی طرف ظلم صاحب اور بائین طرف بخل صاحب تشریف رکہتے تہے اور
پانچ چہہ افسران منتظم کسمیان بے ایمانی اور رشوت ستانی اور استحصال بالجبر
اور فریب وغیرہ تہے اور ان بہت سے اشخاص قریب المرگ روپیون کی

ہتھیلیون پر تکیہ لگائے لیٹے ہوئے تھے اور جون جون اونکی حالت جانکنی کی ہوتی تھی
اوتنی ہی حسرت کے ساتھہ وے روپیون کی تھیلیون کو اپنے ہاتھون سے جلدی
پکڑ لیتے تھے مگر وے سب ایک بڑے زبردست جن سے جسکا نام افلاس ہے بہت کانپتے
تھے - بعد اسطور پر صورت طمع اور اوسکے تعلقات کی بیان کرنے کے ہمارے مصنف
صاحب فرماتے ہین کہ جسوقت اوس مقام پر افلاس داخل ہوا سب لوگ خوف سے
کانپنے لگے مگر ہم آگے بڑہکر اوس سے اسطور پر التجا کی - اے افلاس تو مجھکو کبھی
دکھلائی ندینا اور اگر تو یہہ میری عرض قبول نکرے تو اسبات کا خیال رہنے
کہ تیری دہمکی یا گیدڑ بہبکی سے مجہہ مین کوئی بات ناشکرہ پن یا غیر منصفی کی نہ آوے
اور مین کبھی اپنے کان محتاج کی آواز سننے سے بند کرون اور جس شخص نے مجہسے سلوک
کیا ہے اوسکو مین کبھی فراموش نکرون اور تیرے خوف سے کبھی مین اپنے دوست
اور اپنے اصول اور اپنی عزت اور وقعت کو نہ چھوڑون اور اگر دولت میرے پاس
آتے ہمراہیان خودی اور طمع کے آوے تو اے افلاس تو جلدی سے اگر مجھکو بچا
مگر اپنے ساتھہ اپنی دو بہنون یعنی آزادی اور بیگناہی کو لا جنکی صحبت مین تو ہمیشہ
خوش رہتا ہے - پس ظاہر ہے کہ طامع شخص کبھی آرام سے نہین رہتا ہے کہاتا
پیتا بہی اچھی طرح نہین ہے اور اوسمین سیون قسم کی برائیان پیدا ہو جاتی ہین اور
طمع اور خودی ہر حال مین قابل تنفر ہین -
پیشہ وکالت مین کامیابی کے لئے ضرور ہے کہ وکیل ہمیشہ عادتاً اپنا صحیح مزاج قایم رکھے
اور ہر وقت اپنے مزاج کو اپنے قابو مین رکھے اور غصہ سے ہمیشہ بچتا رہے اور اپنی
پیشانی ہمیشہ خندہ رکھے جو وکیل مزاج کو قابو مین نہین رکھتا اور جسکے مزاج مین
غصہ زیادہ ہوتا ہے وہ ہرگز پیشہ وکالت مین کامیاب نہین ہوسکتا کیونکہ جیسا

ہمنے سابق مین ایک مقام پر کہا ہے کہ غصہ کی حالت مین پیروی مقدمہ معقول طور پر
نہین ہوسکتی ہے اور اکثر موکل بھی غضبناک وکیل کو مقرر کرنا ہی پسند نہین کرتے
بلکہ ایسے وکیل کے پاس جانا بھی پسند نہین کرتے ہین ہمنے اپنے کانون سے ایک یا دو
مرتبہ گانون کے غیر تعلیم یافتہ موکلون کی زبانی سنا ہے کہ ہم فلان وکیل کے
پاس جاکر کیا کرین اوسکی تو بہوین ہمیشہ چڑہی رہتی ہین اور بعض اوقات کاٹنے کو دوڑتا
ہے اور حاکم بھی بوجہہ اوسکے مزاج کے اوس سے راضی نہین ہے گفتگو کرتے وقت حاکم کو
ناراض کردیتا ہے ہم کچہہ اوس سے لینی نہین بلکہ اوسکو کچہہ دینی ہی جاتے ہین پہر ہم
اوسکا برتاؤ نازیبا کیون پسند کرین اوسکے بہتیرے ایسے اور ہین جنکو مختانہ دینگے اور
کام لینگے اور نسبت اون وکلا کے جو اپنی پیشانی خندہ اور اپنا مزاج صحیح اور اپنے قابو مین
رکھتے ہین اونکی نسبت اسطور پر وہی موکل کہتے ہین - اب ہمنے اپنا وکیل فلان شخص کو
ہمیشہ کے لئے کرلیا ہے وہ تو بہت اچھا آدمی ہے ہر وقت خوش رہتا ہے
اور بڑے بہلے مانس پن سے ہمارا کام کرتا ہے اور کام بھی بڑی اچھی طرح کرتا ہے
اور حاکم بھی اوس سے راضی معلوم ہوتا ہے - اب خیال کرنا چاہیے کہ مزاج کو قابو
مین نرکہنے اور غصہ کیوجہہ سے کسقدر نقصان پیشہ وکالت مین پہونچتا ہے اور صحیح
مزاج اور غصہ سے پرہیز کرنا اس پیشہ مین کسقدر ضرور ہے -

کفایت خرچ کا پیشہ وکیل کو خیال رکہنا چاہیے اس سے ہماری یہہ غرض ہرگز نہین ہے
کہ کوئی وکیل بخل اختیار کرے بلکہ یہہ کہ عمدہ طور پر موافق اپنی حیثیت کے رہے
مگر فضول خرچی اور قرضداری سے ہمیشہ بچا رہے جو وکیل قرضدار زیادہ ہوجاتا
ہے اوسکی وکالت خاک مین ملجاتی ہے ہمنے ایک دو لایق وکلا کی نسبت سنا ہے کہ
جب اونپر بوجہہ فضول خرچی کے قرضہ زیادہ ہوگیا اور داین نے اونپر ڈگری باستدعا ملی

گرفتاری جاری کرائی تو اونہون نے مارے ڈگری کے خوف کے عدالت مین جانا چند
روز کے لیئے بند کر دیا اور بوجہہ اونکی غیر حاضری کے اونکے چند موکلون کے مقدمات
بگڑ گئے اور پہر اکثر موکلون نے اونکو وکیل اپنا مقرر کرنا بند کر دیا۔
وکلا کو وقت کی نہایت قدر کرنا چاہیئے اور اپنا وقت کسی حالت مین رائیگان
نہونے دینا چاہیئے اور ہمیشہ جہان تک ممکن ہو اپنا وقت مفید کامون مین بغرض
اپنی ترقی لیاقت اور حیثیت اور آمدنی اور پیشہ کے صرف کرنا چاہیئے انسان کے لیئے
دنیا مین وقت بہت کم ہے ہم دیکھتے ہین کہ سالہا سال بہت جلدی گذر جاتے ہین
اور دنیا کے موسم اور صبح و دوپہر اور شام و شب سب ہر وقت ہمکو دکہلاتے ہین
کہ وقت بہت جلدی جاتا ہے۔
دن بسال کا عکس تصور کیا جاتا ہے اور ایک سال مثل زندگی کے خیال کیا جاتا ہے
اور صبح کی مشابہت موسم بہار سے ہے اور موسم بہار کی تشبیہہ لڑکپن و نوجوانی ہے
اور دوپہر مطابق موسم گرما کے ہوتا ہے اور موسم گرما مطابق قوت عالم جوانی کے
ہوتا ہے اور شام علامت موسم خزان کی ہے اور موسم خزان کی تشبیہہ کہیتی
ہوئی زندگی یعنی عالم پیری سے ہے اور رات مع اپنے خاموشی اور اندہیری کے
اظہار موسم سرما کا فی ہے جنمین کل قوائے نباتی مس ہو جاتے ہین اور موسم
سرما سے وہ وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ زندگی مع اپنی امیدون اور خوشیون کے
ختم ہو جائیگی۔
بس جبکہ کارخانہ قدرت مین وقت کے جلدی گذرنے اور اوڑنیکی نوعیت ہر وقت
ہمکو ظاہر ہوتی ہے تو ہمپر فرض ہے کہ ہم اپنے وقت کی قدر معقول کرین اور فی الواقع
اگر وہ کل ہماری زندگی کا جو سونے اور ضروریات قدرتی مین اور ہماری آرایش مین اور دوسرون

کے ساتھہ اخلاق کے ساتھہ برتاؤ کرنے مین اور بیماری مین یا بعض اوقات سستی مین
صرف ہوتا ہے نہا کیا جاے تو ہمکو معلوم ہوگا کہ بہت کم حصہ ہماری زندگی کا ہمارے
اختیار مین ہے یا جسکو ہم اپنی خواہش کے موافق صرف کر سکتے ہین اور ہمپر فرض ہے
کہ یہہ تہوڑا حصہ وقت کا جو ہمارے اختیار مین ہے عمدہ طور پر واسطے فائدہ اپنے
اور اپنے ابناء جنس کے صرف کرین اور ہمکو اس بات کا خیال رکہنا چاہئے کہ جسقدر
وقت ہمارے اختیار مین ہے وہ مثل اراضی مزروعہ کے ہی جسمین بلا کاشت کے کچہہ پیدا
نہین ہو سکتا مگر بصورت محنت کرنے کے اوس سے ہمکو پورا فائدہ ہو سکتا ہے
اور ہماری بڑی سے بڑی خواہش پوری ہو سکتی ہے ۔ سنیکا صاحب جو روم کے ایک
مشہور فلسفہ زمانہ سلف مین ہوگئے ہین فرماتے ہین کہ گو ہمکو کمی وقت کی شکایت ہے
مگر ہمارے پاس بہ نسبت اوسقدر وقت کے جسقدر کہ ہم صرف کرنا چاہتے ہین بہت زیادہ
وقت ہے اور بالعموم ہماری زندگی یا تو کچہہ نکرنے مین صرف ہوتی ہے یا کچہہ مفید
کام نکرنے مین صرف ہوتی ہے یا ایسی کام کرنے مین صرف ہوتی ہے جو ہمکو نکرنا چاہئے
اور گو ہماری شکایت ہے کہ ہمارے دن بہت کم ہین مگر ہم عمل اسطور پر کرتے ہین گویا
اونکا کبہی خاتمہ ہی نہوگا ۔ اور رایڈیسن صاحب مشہور و معروف انگریزی مصنف اور
مضمون لکہنے والے ارقام فرماتے ہین کہ گو بالعموم کمی زندگی پر ہمکو افسوس معلوم ہوتا ہے
مگر ہمارا یہی ہمیشہ خواہش یہہ رہتی ہے کہ ہر حصہ اوسکا خاتمہ پر آجاے مثلاً نابالغ کی
یہہ خواہش ہوتی ہے کہ مین بالغ ہون اور پہر کاروبار کا ذمی ہون اور پہر جائداد
پیدا کرون اور پہر عزت حاصل کرکر گوشہ عافیت مین بیٹہون پس اگرچہ زندگی کی نسبت
ہر شخص کم ہونا بیان کرتا ہے مگر اوسکے حصہ ہر سے دور نکلیف دہ معلوم ہوتے ہین اور
گو ہماری یہہ خواہش ہے کہ ہماری زندگی کا بانسبت ہر سے ہو مگر جن حصون سے زندگی

بنی ہے اونکی مختصر ہو جانے سے بہت خوش ہون گے مثلاً سود خور بہت خوش ہوگا
اگر سال بہر تاریخ قرض دینی روپیہ سے ایک منٹ مین ختم ہو جائے اور عاشق بہت خوش
ہوگا اگر اوسکی زندگی مین سے وہ وقت جو خط کی ایک ملاقات اور دوسری ملاقات
کے بیچ مین ہے قطعاً نیست و نابود ہو جائے اور انتظار کے درد سے نجات ہو۔
اگر ہم اکثر انسانون کی زندگی کو بیس حصون مین تقسیم کرین تو ہمکو معلوم ہوگا کہ اونمین سے
اونیس حصہ ایسے ہین کہ ان سے نہ کسی قسم کا حظ حاصل ہوا اور نہ وہ کسی کام مین صرف
ہوے مگر اسمین اون لوگون کا شمار نہین ہے جو ہمیشہ کام مین مصروف رہتے ہین بلکہ
صرف اون لوگون سے مراد ہے جو ہمیشہ کاروبار مین نہین رہتے وقت کی کفایت کا
بہت سا مصنفون نے اسقدر لکہا ہے کہ ہم اس تہوڑی سی جگہہ مین ایک باب کے حصہ مین
اونکی آرائی کو ظاہر کرنے سے قاصر ہین اور ہرگاہ نا تجربہ کار وکلار کے پاس
جنکے لیے یہہ کتاب بالخصوص مرتب کی گئی ہے بالعموم کام کم ہوتا ہے
اسلیے اس موقع پر چند ہدایات نسبت طریقہ صرف کرنے
وقت کے لکہنا نازیبا نہوگا۔
سب سے عمدہ طریقہ اپنا وقت صرف کرنیکا وکیل کے لیئے یہہ ہے کہ اپنے پیشہ کی ترقی
کے لیے کوشش کرنے مین اپنا وقت صرف کرے یعنی ہر مقدمہ کے حالات سے
جسمین وکیل مقرر کیا جائے اپنے آپ کو پورے طور پر بذریعہ جملہ کاغذات متعلق
مقدمہ مذکور بغور پڑہنے اور زبانی حالات اور شہادت جو پیش ہو سکے دریافت
کرنیکے ماہر کر لیوے اور پہر جسقدر مصالحہ قانونی اور واقعاتی متعلق مقدمہ ملین
ہو سکے مہیا کرے اور فن سوال اور سوال جرح اور مکرر سوال کرنے اور اپنی قوت
بیانیہ کی ترقی وغیرہ مین مشق کرے اور جب فرصت ملے تب ان باتون کی مشق

مین اور نیز کتب قانون مفید پیشہ کے مطالعہ مین وقت صرف کرے جہانتک
ممکن ہو ایک لمحہ بہی اپنے بیش بہا وقت کو رائیگان نجانے دیوے مسٹر صاحب
مشہور اور نامی بیرسٹر اور بعدہ چیف جسٹس انگلینڈ کی نسبت ایک کتاب مین لکھا ہی
کہ اونہون نے پیشہ وکالت مین داخل ہوکر اپنی تعلیم خود کی تہی اور علم قانون کی
مختلف شاخون کا نہایت ترتیب اور سخت محنت سے مطالعہ کرتے تہے اور مباحثہ کے
کلب مین شریک ہر روز ہوتے تہے اور جناب ممدوح بڑے بڑے لائق فصیح زبانون
کی مشہور اور عمدہ فصاحت کی تقریرون کا ترجمہ کیا کرتے تہے اور گو اتفاق سے
چند سال تک اونکے پاس بہت قلیل کام رہا مگر وے اپنی کوشش اپنی لیاقت کے
ترقی دینے مین کرتے رہے اور بالآخر اونکے پاس کثرت سے کام اور روپیہ آنے لگا
اور جب چیف جسٹس اجلاس شاہی کی جگہہ خالی ہوئی تب اوسپر جناب ممدوح ممتاز
کئے گئے - ہدایات مذکورہ بالا سے یہہ امر عیان ہے کہ وکیل کو محنت اور جانفشانی
کی عادت ابتدا سے کرنا چاہیے کاہل اور سست آدمی ہرگز کامیاب اور لائق وکیل
نہین ہوسکتا ہے کیونکہ ایسا شخص وقت کی معقول قدر نہ کریگا اور بلا وقت کی
قدرشناسی اور کفایت اور محنت کی عادت کرنیکے نہ وکیل اپنی لیاقت کی ترقی کر
سکیگا اور نہ اوسکے پیشہ کی ترقی ممکن ہے ہمنے اپنے تجربہ مین ایک وکیل کو دیکہا تہا
کہ اوسکے پاس ابتدا مین زیادہ مقدمات آئے اور گو اسمین شک نہین کہ اگر وکیل
موصوف اپنی ترقی کرتا تو اوسکے پاس دن بدن کام کی اور اوسکی آمدنی کی ترقی ہوتی
مگر بجائے اپنی لیاقت اور کام کی ترقی کرنیکے وکیل موصوف نے دونون وقت
کہانیکے ساتھہ شرابخوری کی عادت اور اپنی کاہلی کی ترقی کرلی اور ہر روز کچہری یعنی
عدالت مین جاکر سونا اختیار کیا اور اسوجہہ سے اوسکی وکالت دو ہی تین سال مین

بگڑ گئی اور مٹی ہو گئی اس آزاد پیشہ مین انسان کی عادت بگڑنیکا اور بے اعتدالی
کی عادت ہو جانیکا بہت زیادہ خوف ہوتا ہے اور اسلئے ہم اپنے ناظرین وکلار کو
یہہ مشورہ دینگے کہ وے ہمیشہ اپنے چال چلن بہت صحیح اور اعتدال کو مدنظر رکہین بے اعتدالی
سے سستی اور کاہلی کو ترقی ہوتی ہے اور سستی اور کاہلی سے محنت کی عادت اور ترقیان
اور ترقی پیشہ ناممکن ہو جاتے ہین جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا ہے وکیل پر فرض ہے کہ جہانتک
ممکن ہو اپنے وقت کا ایک لمحہ بہی ضایع نہونے دیوے اور اپنا وقت اسپنے پیشہ
کی ترقی دینے اور کتب قانون کے معائنہ مین صرف کرے اور پہر جو اور وقت ملے اوسکو
ذیعلم مصنفون کی کتب کے معائنہ مین اور اپنی قواے دماغیہ اور جسمانی کی ترقی دینے
مین صرف کرے قوائے دماغیہ کا معمولی خاصہ یہہ ہے کہ جسقدر زیادہ کام مین لائی
جائینگی اوسیقدر اونمین ترقی ہو گی اس سے ہماری یہہ غرض ہرگز ایک لمحہ کے
لئے بہی نہین ہے کہ ایسی کثرت سے بلا لحاظ جسمانی تندرستی کے محنت کیجاے یا قواے
دماغیہ سے کام لیا جائے کہ جسمین تندرستی جسمانی بگڑ جانیکا اندیشہ ہو کیونکہ جسمانی
تندرستی اوّل مقدم ہے اور اسکے سوائے جب جسمانی تندرستی صحیح طور پر قایم نرہیگی
تو محنت ہو بہی نہ سکیگی بلکہ ہماری منشا صرف یہہ ہے کہ بلحاظ تندرستی جسمانی جسقدر
محنت ہو سکے کیجاے اور زیادہ وقت معائنہ کتب مین جسکے فوائد ہر شخص جانتا ہے
صرف کیا جائے وکلار کو اپنی فرصت مین ترتیب اور اختصار کا سیکہنا ضروری ہے
ترتیب ہر کام مین فائدہ دیتی ہے اور ترتیب اور اختصار سے وقت کی بہت کفایت
ہوتی ہے ترتیب کا اپنے روزانہ کامون اور وقت صرف کرنے مین اور اپنی سوسیٹی
مین اور اپنے دل بہلانیکے کہیلون مین اور کل دیگر امور متعلق بسر اوقات مین
بہت زیادہ خیال رکہنا چاہیئے اپنی ذاتی خوشی کے لئے بہی ترتیب ایک ضروری ہے

ہے بلیر صاحب ایک نامی انگریزی مصنف فرماتے ہین کہ ترتیب منبع صلح کا ہے اور
دنیا کی کل نعمتون مین صلح سب سے بڑھکر ہے اور ترتیب ہی وہ مقام ہے جسمین
امن کی سکونت ہے اور لفظ بے ترتیبی کے نام سے طبیعت کو پریشانی اور تکلیف
ہوتی ہے اور جو شخص اپنے کاروبار کی حالت اوسا اپنا چال چلن نہین دیکھہ سکتا ہے
اوسکو خوشی حاصل ہونا ناممکن ہے جو لوگ موافق ترتیب کے رہتے ہین وے
مثل اون آسمانی ستارون کے ہین جو باقاعدہ طور اور بموجب قواعد معینہ
حرکت کرتے ہین اور جنکے اثر بہت مفید ہوتے ہین اور بے ترتیب اشخاص مثل
طوفان کے ہوتے ہین جو زمین سے یکایک اوٹھکر کارخانہ قدرت مین مخل ہوتا ہے
اور بہت جلد معدوم ہو جاتا ہے اور ایسے اشخاص بذریعہ بدانتظامی اپنے
کاروبار اور کثرت اخراجات اور بیقاعدہ طور پر مجمع اور تماشون مین رہنے سے
ہمیشہ اپنے اور دوسرون کے لئے تکلیف کے اسباب پیدا کر لیتے ہین اور وے خوشی
کے راستہ سے گمراہ ہو کر ہر جگہہ رنج پیدا کرتے ہین اور ہمیشہ باعث جھگڑا اور
فساد اور رنج اور عداوت کے ہوتے ہین مگر خلاف اسکے ترتیب اتفاق کی پہلی
اور اس سے ہر شخص بلا کسی اپنے ہمسایہ کو تکلیف دینے کے اپنا کاروبار کر سکتا ہے
اور یہہ ایک ایسی طلائی زنجیر ہے جس سے انسانون کی فرقے محبت اور صلح سے
باہم گرے رہتے ہین سوائے ان امور کے بلحاظ اپنے فرائض کے ساتھہ اپنے ابنائے
جنس کے وکلا کو مناسب ہے کہ کچھہ وقت نیکی اور خدا ترسی کے کامون مین بھی صرف
کرین یعنی حاجت مند کی حاجت روا کرنا اور جاہل کو مشورہ دینا اور مصیبت زدہ
کو تسلی اور تشفی دینا غمزدہ سے ہمدردی کرنا اور اسی قسم کے کام ہر فرد بشر کے لئے
ضروری ہین۔

پیشہ وکالت مین داخل ہونے کے لئے عمدہ تعلیم پانا ضروریات سے ہے۔ عمدہ تعلیم سے
انسان کی وہ سب قوائی دماغیہ جو خدا تعالے نے اوسکو دی ہین مکمل ہوکر ظاہر ہوجاتی
ہین اور بلا تعلیم کے ایسے قوای ظاہر نہین ہوتین حکیم ارسطو جو سکندر اعظم کے اتالیق
تھے فرماتے ہین کہ سنگ مرمر کے چٹان مین مورت یعنی تصویر پوشیدہ ہوتی ہے
اور بت تراش کے فن سے وہ وجود مین آتی ہے اور اوسکے اوپر کا فضول دور ہوجاتا ہے
اور شبیہ فی الواقع پتھر کے اندر ہوتی ہے اور بت تراش صرف اوسکو برآمد کرتا ہے
پس جو کچھہ فن بت تراش سنگ مرمر کے چٹان کے لئے ہے وہی تعلیم انسان کے لئے ہے
فلسفہ اور ولی اور سورما (یعنی شجاع) اور دانشمند اور نیک اور معزز آدمی اکثر معمولی قالب
انسان مین ہوتے ہین اور اونکو معقول تعلیم نے ظاہر اور روشن کردیا پس انسان کو
اپنے فرائض کو پورے طور پر سمجھنا اور لیاقت کے ساتھہ عمل کرنیکے لئے تعلیم ضروریات سے
ہے اور اگر کسی وکیل نے پیشہ وکالت مین داخل ہونے سے پہلے عمدہ اور معقول تعلیم نہ پائی
ہو جیسا کہ اس ملک کی عدالت ہائے مفصل مین اکثر دیکھنے مین آتا ہے تو وکیل پر فرض
ہے کہ بکثرت کتب مستند کے مطالعہ کرنیکے ذریعہ سے اپنی تعلیم کو بعد پیشہ وکالت مین داخل
ہونیکے مکمل کرلیوے۔ پیشہ وکالت مین بہت ہوشیاری اور احتیاط سے کام کرنیکی
ضرورت ہے اور بلا اچھی طرح سے غور کرنیکے کوئی کام کرنا چاہئے اور جو لوگ کہ کام
کو سہل سمجھکر کسی قدر بے احتیاطی سے کام کرتے ہین اونکو بعض اوقات برا نتیجہ ملتا ہے
ہم احباب کی ایک مثال بغرض اپنا مطلب صاف طور پر ظاہر کرنیکے دیتے ہین۔
فرض کیا جاوے کہ ایک مدیون کی جائداد نیلام ہوکر روپیہ عدالت مین جمع ہوا
اور اوسکی نسبت ڈگریدار کو روپیہ دئے جانیکا عدالت سے حکم صادر ہوا اور کچھہ عرصہ بعد حکم صادر ہونے کے
ڈگریدار اپنے وکیل کے پاس آوے اور اوس سے کہے کہ ہمارا روپیہ عدالت سے ابھی صرف وصول

کر دیجئے اور ہمیں محنتانہ لیلیجئے تو ایسی صورت مین صاف ظاہر ہے کہ روپیہ وصول کرنے
مین کوئی لیاقت کا کام نہین ہے اور وکیل کو جو کچھہ ملجاوے وہ مثل حلوائی کی دکان
دودہ کے ہے صرف وکالتنامہ اور درخواست ملنے روپیہ پر دستخط کر دینا بغرض وصولیابی
روپیہ یعنی حکم اجراے زر یافتنی ڈگریدار کے کافی ہے مگر وکیل پر فرض ہے کہ جب تک
اوسکو یقین اسبات کا نہو جاوے کہ جو شخص اوسکی معرفت روپیہ وصول کیا چاہتا ہے
وہ اصلی دواقعی ڈگریدار مستحق وصولیابی روپیہ کا ہے ہرگز منجانب اوسکے درخواست
ملنے روپیہ کی داخل عدالت نکرے کیونکہ بعض اوقات فریبی لوگ اپنے آپ کو ڈگریدار
ظاہر کر کے روپیہ یافتنی ڈگریدار وصول کرنیکی کوشش کرتے ہین اور اسی طور پر
کسی شخص کی بلا وقفیت ذاتی نہ وکیل کو شناخت کرنا اور نہ اوسکی طرف سے
اقبال دعوی خواہ سوال تصفیہ داخل کرنا چاہئے اور اسی طور پر کوئی دستاویز بلا عمدہ
طور پر دیکھنے اور جانچ کرنیکے منجانب اپنے موکل کے داخل نکرنا چاہئے کیونکہ اگر دستاویز
جعلی ہوگی تو اوسکی داخل کرنے سے وکیل کو مضرت پہونچ سکتی ہے پس اس غرض
پیشہ وکالت مین احتیاط اور ہوشیاری کی از حد ضرورت ہے اور اسکی زیادہ
لکھنے کی ضرورت نہین ہے ۔ پیشہ وکالت مین انسان کو با اخلاق ہونا اور صدق
وصدق دلی کی عادت اختیار کرنا چاہئے اور اپنے طریقے اس قسم کے رکھنا چاہئے
کہ جن سے ہر شخص کی طبیعت کو اپنی طرف کشش ہو جس وکیل کے ایسے طور و طریق
ہوتے ہین اوسکو اوسکے موکل بہت پسند کرتے ہین اور موکلونکا پسند کرنا
کامیابی وکالت کے لئے ضروریات سے ہے ۔
وکیل کو ہمیشہ کپڑے صاف پہننا چاہئے اور اگر ممکن ہو تو اچھا لباس رکھنا چاہئے
اور ایک سواری معقول بھی اپنے پاس رکھنا چاہئے اور کمرہ دفتر وکالت عمدہ

طور پر آراستہ رکہنا چاہیئے اور کتب خانہ بالخصوص کتب قوانین کا کتب خانہ معقول
اپنے پاس رکہنا چاہیئے کیونکہ اس پیشہ مین کسیقدر نمائش کی ضرورت ہے بالخصوص
اس ملک مین جہان کہ زیادہ تر موکل غیر تعلیم یافتہ ہوتے ہین اور وکیل کی لیاقت
کا اندازہ اوس کے لباس اور آراستگی کمرہ اور سواری وغیرہ کے لحاظ سے ابتدا
مین کرتے ہین ہمنے بعض اوقات گنوار موکلون کی زبانی اسطور پر سنا ہے کہ فلان شخص
تو کسی طور پر وکیل نہین معلوم ہوتا ہے اوسکے کپڑے تو محررون سے گئے بیتے ہین
اور کرایہ کے یکہ پر کچہری جاتا ہے اور اگر بعضے اوقات مسلہ ہوا تو پیدل جاتا ہے یا
کسی اپنے دوست کے ساتہہ سواری مین بیٹہکر کچہری جاتا ہے اور بیچارہ کیا کرے
کچھ ملتا ہی نہین ہے کپڑے اور سواری کہان سے لاوے اور اگر لایق وکیل ہوتا
اور دو چار مقدمہ معرکہ کے جیتتا تو کیا اوسکی یہی حالت بنی رہتی۔ پس ان باتون سے
جو ضرورت نسبت خوش لباسی اور عمدہ سواری اور آراستگی کمرہ کی ہمنے بیان کی وہ
ظاہر ہے اور کتب خانہ کتب قوانین کا رکہنا تو واسطے ترقی پیشہ کے ایسا ہی وکیل کے
لئے ضرور ہے جیسا کہ میدان کارزار مین فوجی ملازمون کے لئے اسلحہ معقول ضرور ہین
وکیل کو صبح اوٹہنے کی عادت اختیار کرنا چاہیئے جسقدر جلد ممکن ہو سکے صبح کو سونے
سے اوٹہنا چاہیئے اور جو کوئی موکل وغیرہ آوین اونکی طرف یا بالفاظ دیگر یون کہو کہ
اپنے کام کیطرف معقول توجہہ کرنا چاہیئے۔
پیشہ وکالت مین صبر اور قناعت کی از حد ضرورت ہے اور اگر دو چار برس کسی وکیل کے
پاس کام نہ آوے اور اوسکو پیشہ وکالت سے فائدہ زر حاصل نہو تو چندان
پروا نکرنا چاہیئے بلکہ صبر اور قناعت کے ساتہہ اپنی لیاقت کی ترقی دینے مین ثابت
قدم رہنا چاہیئے اور شروع مین چند مقدمات مین ناکامیاب ہونے سے ہمت

نہ ہارنا چاہیے اور اپنی ترقی سے ناامیداہ مایوس نہونا چاہئیے ہم اسی باب مین
مسٹر صاحب چیف جسٹس اجلاس شاہی کا تذکرہ بیان کر چکے ہین اب ہم ذیل مین
چند مشہور اور معروف بیرسٹرون اور وکلا کا مختصراً بتائیداپنی رائے کے تذکرہ کرتے
لارڈ چانسلر تالبیٹ صاحب نہایت نامی اور گرامی بیرسٹر انگلینڈ کا قول تھا کہ قانون
کے طالبعلم کے لئے صرف قواے عمدہ اور افلاس کی بغرض حصول کامیابی ضرورت ہے
اور دولتمند آدمی کے لئے بہ نسبت اوس شخص کے جو دولتمند نہین ہے بہت کم امید
لایق قانون دان ہونے کی ہے اور جس شخص کے چارونطرف ہر شئے عمدہ اور دلچسپ
دکھلائی دیتی ہے اور جس کے لئے دولت بکثرت ہی اور دنیا کی جملہ تعیشن جیسا ہین اوس
ہزار ہا قسم کی خوشی کی ترغیب موجود ہین اوسکی نسبت جیسا مسٹر ولیم بلیکسٹن صاحب
فرماتے ہین بہت کم امید ہوسکتی ہے کہ وہ کام اور جھگڑون اور تفکرات اور دنیاوی
زندگی اور دن کی مشقت اور رات کی لمپ کے ذریعہ سے محنت کرنا پسند کریگا - لارڈ
ارسکین صاحب دوسرے نہایت نامی بیرسٹر فرماتے ہین کہ جب مین اول ہی
مرتبہ عدالت مین گفتگو کرنیکو کھڑا ہوا تو مجھپر ایسی پریشانی طبیعت کی غالب ہوئی
کہ مین عنقریب بیٹھنے کے تہا کہ میرے دل مین معاً یہہ خیال آیا کہ میرے گھر
پر میرے چھوٹے بچے میرا چو غہ پکڑ لینگے پس مین نے کوشش کر کے گفتگو کی
اور کامیاب ہوا - کم بہت آدمی کے لئے ایسی وقت پر اپنے بچون کا خیال اور بہی
زیادہ باعث پریشانی طبیعت کا ہوتا - مسٹر کرافٹ صاحب ایک نہایت مشہور
اور معروف بیرسٹر کو جو بالآخر چیف جسٹس مقام بیسٹر کے ہو گئے تہے دولت اور
شہرت حاصل کرنے سے پہلے نہایت سخت دقتین اور تکالیف پیش آئی تہین
کتنے ہی سال تک جناب ممدوح کی وکالت مین اسقدر کم کام تہا اور اسقدر

محدود آمدنی تھی کہ نہایت سخت کفایت شعاری سے بھی اونکی گذر بمشکل تمام
ہوسکتی تھی مگر وے استقلال او صبر کے ساتھ محنت سے اپنی لیاقت کو ترقی دیتے
رہے اور گو بعض وقت اونکا ارادہ پیشہ وکالت کو ترک کرنیکا ہوا مگر چونکہ اونکو
اپنی لیاقتوں پر صحیح طور پر اعتبار تھا اسلیے وہ اپنا کام مستقل مزاجی سے کرتے
رہے اور بالآخر اونکی وکالت اور آمدنی اور شہرت کو نہایت ترقی ہوئی۔ ایسا ہی
حال ہالرائڈ صاحب جج اجلاس شاہی انگلینڈ اور سر ولیم گرانٹ صاحب کا بیان
کیا جاتا ہے۔ سر جسنٹ بیلینٹین صاحب نہایت مشہور اور معروف بیرسٹر انگلینڈ
کے جو ۱۸۷۰ء میں مہاراجہ ملہار راؤ گیکوار معزول شدہ والی بڑودا کی جوابدہی
کرنے آئے تھے اپنی کتاب میں ارقام فرماتے ہیں کہ میں جون میں بیرسٹر ہوا
اور ماہ جون سے کرسمس یعنی بڑے دن تک میری آمدنی صرف ساڑھے چار
گنی (جو اب قریب ۵۰ کے برابر ہوتی ہیں اوس زمانہ میں قریب ۵۰ کی برابر
ہوتی تھیں) ہوئی اور دوسرے سال میری آمدنی تیس گنی اور تیسرے سال پچھتر
گنی ہوئی تھی اور ایک مقام پر اپنی کتاب میں جناب ممدوح فرماتے ہیں کہ ابتدا
میں ہمارا حساب ایک تجار سے تھا جسکے یہان کھانے پینے اور ہر قسم کی جملہ اشیا
کی تجارت ہوتی تھی اور بالآخر جب اوسکا حساب بڑھ گیا اور میں نے اوس سے
کہا کہ میں امید کرتا ہوں کہ فلان ہو کل میرے پاس آئینگے تو اوسنے حساب میں
اشیا دینے سے انکار کیا اور اوس روز بعد دوپہر میں اپنی کرسی پر بہت مغموم
بیٹھا ہوا تھا اور اس حیرت میں تھا کہ میرا کھانا کہاں سے آئیگا کہ اتنے میں میرے
دروازہ پر کسیکی کھٹکھٹانیکی آواز آئی اور ایلن گلبی صاحب اٹرنیان کے کلرک نے
آکر مجھکو تین نصف گنی کی محنتانہ کی درخواست تحریک مع محنتانہ حوالہ کیں۔

اسطور پر پہر سر جنبٹ بیلین ٹین صاحب کی وکالت کو اسقدر فروغ ہوا ہے
کہ کل انگلینڈ اور ہندوستان مین وے مشہور ہو گئے ہین اور اگر سر جنٹ
موصوف پست ہمت ہوتے اور پیشہ وکالت ترک کر دیتے یا بوجہہ کمی آمدنی
اپنی ترقی لیاقت کے لئے محنت اور جانفشانی نکرتے تو جو بات بلحاظ عزت اور
دولتمندی کے اونکو اب حاصل ہے ہرگز کسی دوسری صورت مین حاصل نہوتی
اور ہمنے ممالک مغربی اور شمالی کے چند اضلاع مین چند وکلا کو دیکھا ہے جنکی
چار پانچ سال تک بہت کم آمدنی رہی مگر بعدہ بوجہہ اونکی محنت اور جانفشانی
اور دیانتداری اور عمدہ لیاقت کے اونکی بہت عمدہ اور معقول آمدنی ہو گئی ہے
اور بعض اونمین سے حاکم عدالت ہو گئے ہین ان مثالون سے صاف ظاہر ہے
کہ اگر وکالت کو چند سال تک فروغ نہو تو وکیل کو ہرگز ناامید نہونا چاہئیے
بلکہ استقلال اور صبر کے ساتھہ اپنی لیاقت کی ترقی دینے مین کوشش کرنا چاہئیے
اور بلالحاظ کمی اور بیشی کام خواہ آمدنی کے اپنے وقت کو اپنے
فائدہ کے لئے استعمال کرنے سے کبھی تغافل نکرنا چاہئیے اور فروغ وکالت
یا قدر دانی لیاقت سے کبھی ناامید نہونا چاہئیے -

وکلا مین اوسط درجہ کی جرات اور مستقل مزاجی بھی ہونا چاہئیے جس شخص مین
جرات نہین ہے وہ لایق وکیل نہین ہو سکتا ہے اور چونکہ جد سرشتی کی ناقص
ہوتی ہے پس انتہا کی نیک بختی اور نیک مزاجی بلا کسی جرات کے بالعموم نقصان
رسان ہوتی ہے اور پیشہ وکالت مین بالخصوص ایسے شخص کا جسمین محض نیک
مزاجی بلا جرات ہو داخل ہونا عبث ہے سوال جرح اور تقریر کرنے مین
جرات کی بہت ضرورت ہوتی ہے

وکیل پر فرض ہے کہ جس مقام پر وکالت کرے اوس مقام کے اور اگر دو نواح کے باشندون سے شناسائی اچھی طور پر کر لیوے کیونکہ جب تک بالعموم باشندگان مذکور کو وکیل سے واقفیت نہوگی تب تک وکیل کے پاس زیادہ کام آنیکی بہت امید نہین ہوسکتی ہے پیشہ وکالت مین لیاقت اور طریق عمل دونون کے بہت اچھے ہونیکی ضرورت ہے اور ابتدائے وکالت مین وکیل کو چند ایسے لوگون سے جنکے اکثر مقدمات دایر عدالت رہتے ہون اتحاد کرنا چاہئے اور ان کے ساتھہ بلا اپنی طرف سے کسی قسم کی خواہش کرنے کے ایسا برتاو کرنا چاہئے کہ اون کو وکیل موصوف کو اپنے مقدمات مین وکیل مقرر کرنیکی ترغیب ہو اور شروع وکالت مین کوئی ایسا کام نہ لینا چاہئے جسمین عمدہ طور پر پیروی اور تقریر کرنے سے بھی امید کامیابی کی نہو اور اگر کوئی جدید وکیل کسی ایسے مقدمہ مین وکیل مقرر ہو جائے جسمین کامیابی مشتبہ ہو تو موکل سے کہکر کسی لایق اور نامی وکیل کو اپنا شریک کر لینا چاہئے اور جب مقدمہ مین کامیابی کا یقین ہو تو کسی دوسرے سینیر وکیل کو اپنا شریک نکرانا چاہئے اور وکیل کو ہمیشہ اسطور پر عمل کرنا چاہئے کہ جس سے معلوم ہو کہ وکیل موصوف اپنے موکل کی کامیابی سے پورا تعلق اور بہت زیادہ غرض رکھتا ہے اور موکل کو ہمیشہ کارروائیات مقدمہ کی اطلاع دینا چاہئے اور اپنے محنتانہ کی نسبت بہت سخت تقاضا بالخصوص ابتدائی وکالت مین نکرنا چاہئے اور وکیل کو اپنا طریق عمل ایسا رکھنا چاہئے کہ جس سے عوام کے دل مین اوسکی لیاقت اور دیانت اور محنت (واسطے فایدہ اپنے موکلون) کا بہت عمدہ خیال پیدا ہو جائے اور موکل کو ہمیشہ یہہ مشورہ دینا چاہئے کہ اپنے مقدمہ کی تائید و

فریق مخالف کے مقدمہ کی تردید مین بہت عمدہ ثبوت جو دستیاب ہوسکے
پیش کرے اور گو امور قانونی کی بنا پر مقدمہ مین کامیابی کی امید ہو مگر
موکل کو ہمیشہ یہی مشورہ دینا چاہیئے کہ وہ ثبوت سے تیار رہے اور عدالت کا
نہایت ادب کرنا چاہیئے اور حاکم عدالت کے دل مین اپنی لیاقت اور
چال چلن اور عادات کی نسبت عمدہ خیال پیدا کرنا چاہیئے اور وکیل پر
فرض ہے کہ حاکم عدالت کو اس بات کا یقین دلادے کہ وکیل موصوف
کو اپنے موکل کے مقدمہ کے سچے ہونے کا یقین کامل ہے اور جو وقت کچہری
یعنی عدالت کے اجلاس شروع ہونے کا مقرر ہو اوس سے کچھ پہلے عدالت
مین جانا اور بعد برخاست ہونے عدالت کے اپنے گھر پر واپس آنا چاہیئے۔
اگر کسی مقدمہ مین کئی وکیل مقرر کیے جاوین تو اون مین سے ہر ایک پر فرض ہے
کہ بہت عمدہ طور پر حسب ہدایات مندرجہ ابواب سابق پیروی مقدمہ کے لیے
تیار رہین اور اپنے کسی شریک کی پیروی پر ہرگز استدلال نکرین بلکہ اون مین سے
ہر وکیل کو اپنے دل مین صرف اپنا وکیل مقرر ہونا خیال کرنا چاہیئے۔ لارڈ ارسکین
صاحب نہایت نامی گرامی بیرسٹر اپنی ترقی وکالت کا تذکرہ اس طور پر ارقام فرماتے
ہین کہ مین اوّل ہی مقدمہ مین پانچ دیگر بیرسٹرون کے ساتھ مقرر ہوا اور دوسرے
پانچون مجھسے سینیر تھے اور مجھکو اس بات کا شان وگمان بھی نتھا کہ میری
تقریر مقدمہ مین سنی جاویگی مگر اتفاق سے جب ہمارے سب سینیر بیرسٹرون کی
تقریر ختم ہوئی تو وقت ہو گیا اور حاکم عدالت نے میری تقریر دوسرے روز
صبح کے وقت سماعت کرنے کا حکم دیا چنانچہ مین بہت اچھی طرح تیار
ہو کر گیا اور بہت اچھی طرح جبکہ عدالت کی طبیعت تر و تازہ تھی تقریر مقدمہ

ہین کی اونسب خواہش اور اطمینان اپنے کامیاب ہوا اور پہر چارون طرف سے
اٹرنی لوگ مع مقدمات اور موکلون کے پاس آنے لگی اور جب سے برابر ہمیری
ترقی روز افزون ہوتی رہی - ہمنے اوپر بیان کیا ہے کہ وکلا کو صدق اور صدق
دلی کی عادت اختیار کرنا چاہیئے اور چونکہ یہہ بہت مفید بات ہے لہذا ہم اس مقام پر
پہر اس بات کا اعادہ کرتے ہین بعض اشخاص کا جو نیک اور بد اور فرض اور اختیاری
بات مین تمیز معقول طور پر نہین کر سکتے ہین یہہ قول ہے کہ وکالت کے پیشہ مین جہوٹ
کو ترقی ہوتی ہے جو لوگ پیشہ وکالت کے اصولون سے ماہر ہین وے بلا پس و پیش
کہدینگی کہ قول مذکور بے حقیقت اور بالکل غلط ہے اس موقع پر ہم اپنی رائے کی
تائید مین مختصرا جو گفتگو مابین ڈاکٹر جانسن صاحب نہایت مشہور اور معروف مصنف
اور ناصح انگلینڈ اور بوسول صاحب مین نسبت اس امر کے ہوئی تہی اوسکو ہم اس مقام
پر مختصرا نقل کرتے ہین -

بوسول صاحب نے ڈاکٹر جانسن صاحب سے کہا کہ آیا آپکی رائے مین بحیثیت ناصح کے
پیشہ قانون سے دیانت داری کو مضرت نہین پہونچتی ہے تو اسکا جواب ڈاکٹر موصوف
نے یہہ دیا کہ ہرگز نہین بشرطیکہ وکیل مناسب طور پر عمل کرے اور پیشہ وکالت کرنے
سے وکیل کے لئے یہہ ہرگز لازم نہین آتا کہ موکلون کو جہوٹی رائے دیکر دہوکا دے
یا جج یعنی حاکم عدالت کے روبرو جہوٹا بات کہے - پہر بوسول صاحب نے ڈاکٹر جانسن صاحب
سے پوچہا کہ جس مقدمہ کو آپ برا القصور کرین اوسکی تائید کرینگی نسبت آپکی کیا رائے
ہے اسکے جواب مین ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ جب تک مقدمہ کو جج تجویز نکرے
تب تک اوسکے اچہے یا برے ہونے کو وکیل نہین جان سکتا ہے اور وکیل کا
مقدمہ کو برا القصور کرنا یا جاننا صرف بوجہ اپنی خاص دلائل کے ضعیف اور ناکافی
جاننے کی وجہہ سے ہے مگر یہہ کافی نہین ہے کیونکہ ممکن ہے کہ ایک دلیل جس سے

وکیل معقول نہو جج یعنی حاکم عدالت جسکے روبرو دلیل مذکور کیجاسے معقول ہوجاے
اور اگر دلیل مذکور سے جج معقول ہوجاے تو جج کی راے صحیح اور وکیل کی راے غلطی پر ہے
از انجا کہ تجویز کرنا کام جج کا ہے اور وکیل کو اپنی راے پر نسبت برے ہونے مقدمہ
کے پورا اعتبار نکرنا چاہیے بلکہ وکیل پر فرض ہے کہ جو کچھہ اپنے موکل کے حق مین کہہ
سکے کہے اور پھر جج کی راے کو سنیے - پس ایسے بڑے ناصح اور مصنف کی راے سے
جیسے کہ ڈاکٹر جانسن صاحب گذرے ہین یہہ ظاہر ہے کہ پیشہ وکالت مین بشرطیکہ مناسب
طور پر عمل کیا جاے ہرگز نہ جھوٹ کو ترقی ہوتی ہے اور نہ سچ یا دیانت داری کا زوال
ہوتا ہے مگر یہہ امر ہر وکیل پر فرض ہے کہ نسبت اچھے یا برے ہونے مقدمہ کے
جو کچھہ اوسکی راے ہو صاف طور پر موکل سے کہدے اور اگر وکیل اپنی راے
نسبت مقدمہ کے برے ہونیکے ظاہر کرے اور پھر بھی موکل اوسکو اپنا وکیل مقرر
کرے تو (جیساکہ ڈاکٹر جانسن صاحب فرماتے ہین) وکیل کو مناسب ہے کہ جہانتک
ممکن ہو بہت عمدہ طور پر لیاقت کے ساتھہ مقدمہ مین پیروی کرے اور مقدمہ کا
اچھا اور برا ہونا جج کی راے پر موقوف رکھے وکیل کو اوس حاکم کا جسکے اجلاس
مین وہ کام اپنے پیشہ کا کرے مزاج دان ہونا بالغرض ترقی اپنے پیشہ کے ضرور ہے
اور وکیل موصوف کو کوئی موقع کسی قسم کا کسی وقت مین حاکم عدالت کو نارضگی کا
نہ دینا چاہیے -

وکیل کو شر و فساد سے سخت نفرت کرنا چاہیے اور اپنے ہم پیشون سے اتفاق کلی
رکھنا چاہیے - جن وکلا کی طبیعت مین شر و فساد ہوتا ہے اونکی حاکم عدالت اور
اپنے ہم پیشون کی نگاہ مین وقعت نہین ہوتی اور شر و فساد ایسی بری چیز ہین
کہ انکا اثر اوس عدالت یا حاکم عدالت پر جہان وکیل کام کرتا ہو محدود نہین ہوتا
بلکہ اعلی عدالتون کے حکام تک اوسکا اثر پہونچتا ہے اور حکام موصوف ایسے

*

وکیل سے جسکے مزاج مین شر و فساد ہو واقف ہو جاتے ہین اور اوسکی نسبت حکام موصوف کے دل مین عمدہ خیال نہین ہوتا ہے یہہ سچ ہے کہ بوجہہ شر و فساد کی عادت کے وکیل کی شہرت کسیقدر ہو جاتی ہے اور اعلی عدالتون کے حاکم جو اور طور پر وکیل سے واقف نہوتے اقل درجہ اوسکے نام اور اوسکی شریر عادت سے واقف ہو جاتے ہین مگر جیساکہ ڈاکٹر جانسن صاحب نے اپنی کتاب موسومہ رسیلس مین لکھا ہے یاد داشت بدنامی کی ایسی شہرت نہین ہے جو قابل خواہش کئے جانیکے ہو اور اگر کوئی وکیل جسکے مزاج مین شر ہو اس بات پر ناز کرے کہ بوجہہ اوسمین شر ہونیکے اوسکے نام سے اعلی عدالتون کے حکام واقف ہو گئے ہین تو یہہ اوسکی سراسر غلطی ہے جو حماقت کی حد تک پہونچتی ہے اور وکیل موصوف کا ناز کرنا ایسا ہی ہے جیساکہ کوئی مجرم نسبت اپنے فعل ارتکاب جرم کے اسوجہہ سے ناز کرے کہ بوجہہ اوسکے ارتکاب جرم کے اوس سے یعنی اوسکے نام سے حکام اعلی واقف ہو گئے اور کسیطور پر حکام موصوف اوسکے نام سے واقف نہوتے اسکے سوائے جس وکیل کے مزاج مین شر و فساد ہوتا ہے اوسکی وکالت کو بہی عمدہ طور پر فروغ نہین ہو سکتا ہے ۔

پس شر و فساد کی عادت اختیار کرنے سے وکیل کا سراسر ہر نوع اور ہر صورت سے نقصان ہے اور بدین وجہہ ہر وکیل پر فرض ہے کہ شر و فساد سے ہمیشہ دور رہے اور عادات صلح جوئی کی اختیار کرے ۔ نسبت طریقہ خواہ طرز تقریر اور لہجہ اور حرکات و سکنات اور طریقے پیروی مقدمہ کے ہم کافی طور پر ابواب سابق مین ہدایات بیان کر چکے ہین اور اس مقام پر اون ہدایات کے اعادہ کرنیکی ضرورت نہین ہے اب ہم اس باب کو اوس اسپیچ کے انتخاب سے ختم کرتے ہین جو بتاریخ ۲۸ جولائی ۱۸۸۶ع بوقت دعوت مبارکباد دیجا (اوس خطاب سے علی کے جو گورنمنٹ سے سر چارلس پال صاحب بہادر ایڈوکیٹ جنرل ہائی کورٹ کلکتہ کو دیا گیا تہا) سر چارلس پال صاحب بہادر ایڈوکیٹ جنرل

نے دی تہی جب جناب ممدوح کی تندرستی کا پیالہ نوش کیا گیا تو جناب ممدوح نے بجواب
اوسکے ایک بڑی لیاقت کی اسپیچ دی اور منجملہ دیگر مراتب کے چند الفاظ نصیحت آمیز انکے
جونیر ہم پیشون سے مخاطب ہو کر حسب ذیل فرمائے۔ اب مین چند الفاظ نصیحت کے
کہتا ہون جنکی طرف مین جونیر ممبران پیشہ کی توجہ مائل کرتا ہون -
پیشہ وکالت دنیا کے سوشل اور پولیٹکل معاملات مین منجملہ نہایت مفید اور فائدہ
پہونچانیوالے پیشون کے ہے اور اس ملک مین بہت سی باتین زیادہ تر توجہ
کوششون اور (مین کہہ سکتا ہون) موجودگی وکلا کے ہین۔ اب لوگون یعنی ممبران
پیشہ وکالت کے دوست اور دشمن و تعریف کرنیوالے اور بدنام کرنیوالے بہت ہین آپکی
اوقات متعلق معاملات پیشہ کی نسبت دیانت داری سے نکتہ چینی کیجاتی ہے
اور خلاف ایمانی بھی کیجاتی ہے اور آپکے روزانہ افعال کی جانچ اور نگرانی بالحسد
کیجاتی ہے لہذا آپکو مناسب ہے کہ آپ ہر وقت ہوشیار رہین اور لیاقت کی ساتھ
تمیز و دانائی بھی رکھین اور سب سے بڑھکر آپ کو اپنی نیک نامی خالص قایم رکھنے کی کوشش
کرنا چاہئے۔ آپکو اپنے ابنائے جنس سے نیکی کرنے اور اونکی بہبودی اور خوشی مین ترقی
کرنیکے لئے بہت سے اور قسم قسم کے مواقع حاصل ہین مگر یہہ آپکو یاد رکھنا چاہئے
کہ طلائی فصل صرف بذریعہ طلائی اوزارون کے (یعنی بذریعہ محنت اور دیانت داری
اور ایمانداری کے ساتھ اپنے فرایض ادا کرنے سے) درو ہو سکتی ہے۔ یہہ خیال کہ وکیل
کو اپنی حتی الامکان اپنے موکل کے فائدہ کے لئے کوشش (بلا تمیز نیک و بد کے) کرنا چاہئے جھوٹا
خیال تھا اور مناسب طور پر خارج کیا گیا ہے اسکا طریق عمل بانسبت جملہ حکام کے خوش
اخلاقی کا ہونا چاہئے اور اگر جج یعنی حاکم عدالت کسی سند یا ایسے کو منظور نکرے
یا ایسی رائے ظاہر کرے جسکو آپکی طبیعت برداشت نکر سکے تو آپ اوسیہ خیال نکرنا چاہئے
کہ حاکم عدالت ممدوح کی رائے آپ کے مقدمہ کے خلاف [illegible]

اسوجہہ سے کہ آپکا علم لیاقت آپکے خیال مین زیادہ ہے نازان نہونا چاہیے بلکہ
آپکو خوشی سے ادن لوگون کی راے کو جو آپ سے عمر و تجربہ مین زیادہ ہین ترجیح دینا
چاہیے - اگر آپ مثل عالی دماغ شرفا کے عمل کرینگے اور لایق و مشہور انگریز بیرسٹرون
کی جو روایتین ہین اونکی تقلید کرینگے تو یہہ امر یقینی ہے کہ وہ کامیابی جسکی آپکو خواہش
ہے اور جسکے آپ مستحق ہین آپکو ضرور حاصل ہوگی فقط

Girraj Kishor Datt
Munsiff Bareli
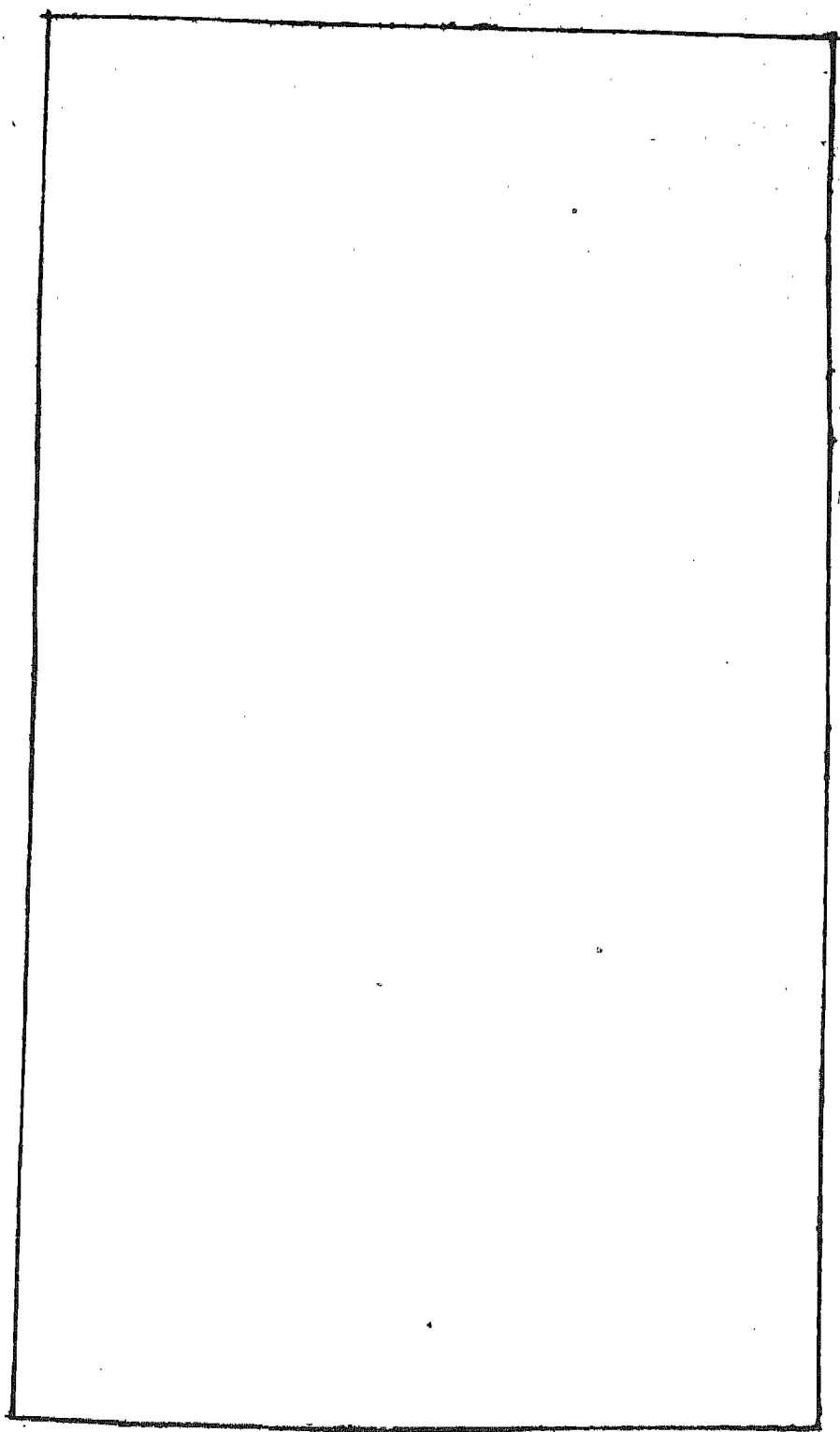
بزبان اُردو

آئینہ نظایر فوجداری بزبان اُردو یعنی خلاصہ ردلیف وار و دفعہ وار جملہ نظایر فوجداری مطبوعہ بنگال لا رپورٹ و جلد ہشتم نظایر اجلاس کامل و رپورٹ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی و انڈین لا رپورٹ ہر چہار سلسلہ نظایر کلکتہ و مدراس و بمبئی و الہ آباد بابتہ سنہ ۱۸۶۲ء لغایت سنہ ۱۸۸۴ء قیمت فی جلد معہ محصول ۱۲ ۲ جون سنہ ۱۸۸۹ء سے واسطے فائدہ عام اشخاص قانون پیشہ کم کرکے رکھی گئی ہے۔

ضمیمہ آئینہ نظایر فوجداری یعنی خلاصہ ردلیف وار و دفعہ وار جملہ نظایر فوجداری مطبوعہ انڈین لا رپورٹ ہر چہار سلسلہ نظایر کلکتہ و مدراس و بمبئی و الہ آباد بابتہ سنہ ۱۸۸۴ء و سنہ ۱۸۸۵ء قیمت فی جلد معہ محصول عہ اور واسطے خریداران آئینہ نظایر فوجداری کے صرف ۱۲ [illegible]

ان کتب کی نسبت اکثر حکام و اشخاص قانون پیشہ عدالتہائے فوجداری و اخبارات انگریزی اور اردو نے بہت عمدہ رائے ظاہر کی ہے فوجداری کے اُردو دان حکام اور اشخاص قانون پیشہ کے لیئے یہہ کتب ازبس مفید ہین۔

المشتہر

پنڈت گنگراج کشوردت منصف اٹیہ ممالک مغربی و شمالی

Important notice

Digest of Privy Council Judgments (in English) from 1873 to 1884 - Price per copy reduced to Re. 1/- Post free

Digest of Privy Council Judgments (in English) from 1885 to 1887 - Price per copy reduced to Re. -/6 (six annas) Post free

Both the above can be had at Re. 1/2

Over 20 copies at Re. 1/- each - This Digest is favourably noticed in the Indian Jurist for February, 1886. Apply to

Pandit Giriraj Kishor Datt, Munsiff, Etah

اشتہار ڈیجسٹ بزبان انگریزی

ڈیجسٹ نظایر پریوی کونسل سن ابتدائے ۱۸۷۳ء لغایت ۱۸۸۴ء قیمت فی جلد عہ محصول [illegible]

ایضاً سن ابتدائے ۱۸۸۵ء لغایت ۱۸۸۷ء قیمت فی جلد [illegible]

دونوں ڈیجسٹ کی قیمت فی جلد عہ اور خریداران دونوں ڈیجسٹ کو جو بیس جلد یا زاید خرید کریں صرف بحساب فی جلد عہ قیمت دینا ہوگی یعنی بیس جلد ہر دو کتب کی قیمت عـــہ دستیاب ہو سکتی ہیں خریداران اپنی درخواست پاس پنڈت گرراج کشور منصف ایٹہ کے روانہ کریں۔

فقط

Giriraj Kishor Datt Munsiff
Etah [illegible]

صحت نامہ کتاب آئینہ وکالت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۶	مطابعہ	مطابقہ
۳	۴ و ۷	وکیل ہین	وکیل ہین
ایضاً	۱۰	اسیطور	اسطور
۵	۹	چرب زبانی	چرب زبانی
ایضاً	۱۰	دل پر	دل پر
۶	۸	نارا ورفخر	نازاور فخر
۷	۵	انسان لی	انسان کی
۹	۱۰	حاکم عدالت	حاکم عدالت
ایضاً	۵	لوئی حق	کوئی حق
ایضاً	۱۲	سرائی	سرائی
ایضاً	۲۰	ہر وکیل کو	ہر وکیل کو
۱۰	۴	نیہنہ ہر قسم	نہ ہر قسم
ایضاً	۱۴	ناسنائی	باستثنائے
ایضاً	۲	وہ وجود	وہ وجود
۱۲	۳	جو ایسہ ہی	جو ایسہ ہی
ایضاً	۱۲	لفظیا	لفظی
ایضاً	۱۵	ہر شخص	ہر شخص
ایضاً	۲۱	ناشتکار	یا شتکار
۱۴	۳	یکسنا لمنہ	یکسنا ٹہہر
ایضاً	۲	یا دہلی	یا دلی
۱۵	۵	دائر	دایر
ایضاً	۱۰	ہر قنا بولایت	ہر قنا یا بولایت
ایضاً	۱۵	نابالغ تولدیت	نابالغ لولایت
ایضاً	۱۸	حاصل کے	حاصل کیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶	۲	نیبز دیکو	نیز دیکھو
۱۷	۴	بنام سونارام	بنام سوداارام
۱۸	۹ و ۳	بمقابلہ	بمقابلہ
ایضاً	۱۳	ستر سوئی	شتر نموئی
ایضاً	۱۵	دایر ہوسکے	دایر ہوئی
۱۹	۶	واقعجات	دفعات
۲۱	۸	کرکنیا چاہئے	کرلینیا چاہیئے
۲۲	۸	مضرب	مضرت
ایضاً	۱۱	سعدوم توہین	سعدم توہین ہوگیا
ایضاً	۱۱	نالشن	نالش
۲۳	۲	جنرل کمی	جنرل کی
ایضاً	۲	دفعہ ۲۳۹	دفعہ ۲۳۹ھ
ایضاً	۳ و ۵	نولش	نوٹس
ایضاً	۱۱	منجابت	منجانب
ایضاً	۲	دفعہ ۲۲۴	دفعہ ۲۴۴
۲۵	۱۸	مرفی ہو	مرضی ہو تو
ایضاً	۱۳	مشتہر گا	مشتہر کا
۲۶	۴	بالتعدادم	بالتعداد
۲۷	۲	جرح کی سوالات	جرح کے سوالات
ایضاً	۱۵	کا حسب دفعہ ۴۴۳	یا حسب دفعہ ۴۴۰
۲۸	۲	درخواست دیگر	درخواست دیگر
ایضاً	۵	دستاویزات	دستاویزات
ایضاً	۱۴	تلوکل تہبت	توکل ثبوت
ایضاً	ایضاً	لنسانی	لسانی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳	۱۵	تصور کرتے تہی	تصور کرتے تہے
۳۵	۱۶	سوالات جرح	سوالات جرح
۳۶	۱۴	اونہین لو	اونہین کو
ایضاً	۱۹	امور تنقیح لالب	امور تنقیح طلب
ایضاً	ایضاً	اوسا تعلق	اونکا تعلق
۳۷	۸	سقامات ہی ہین	سقامات ہی ہین
ایضاً	۱۶	دوسری آواز تی	دوسری آواز تحل
۴۰	۱۷	چاہیے تہی	چاہی تہی
۴۱	۹	دفعات ۲۶ و ۲۸	دفعات ۲۷ و ۲۸
ایضاً	۲	مارض ہو	عارض ہو
۴۲	۲	مبنی ہون	مبنی ہون
ایضاً	۱۷	لہی جائیگی	لکہی جائیگی
۴۶	۱۱	اونکو	اونکی
۴۷	۲۱	تقریر سراسطور	تقریر اسطور
۴۹	۱۷	تجنیس	تجنس
۴۹	۱۷	پیدہ الفاظ مین	چیدہ الفاظ مین
۵۰	۱۵	لاحاصل ہونیکو	لاحاصل ہونیکے
۵۷	۱	مختصر کہنا نہایت	مختصر کرنا نہایت
ایضاً	۱۴	تشبیہ مین	تشبیہ مین
ایضاً	۱۷	بالکل بیجا ہی	بالکل بیجا ہے
۵۸	۵	قوت تی ہے	قوت ہوتی ہے
ایضاً	۱۶	بیان کیا ہے	بیان کرتے ہین
۶۱	۱	وکول	وکیل
ایضاً	۱۰	بنا	بلا
۶۳	۱۳	اوٹیلر اختیار	اوٹیلر اختیار
۶۳	۱۱	مقصد و معانی	مقصد و معنی
۶۴	۱۲	مراد اور مقصد	مراد مقصد
۶۵	۲	دلفوزی	دلسوزی
ایضاً	۱۰	ہر نوع ملے	ہر نوع سے
ایضاً	۱۳	نہونا	نہونا چاہیے
ایضاً	۲۱	خفیہ مقدمہ	حصہ مقدمہ
۶۶	۳	کوکنل	کونسل
۶۸	۴	مناسبت ہے	مناسب ہے
ایضاً	۱۳	اور کلار	اور د کلار
ایضاً	۱۸	لڑاہے ہین	لڑائی مین
۶۹	۲	ہیشنکرین	پیش کرے
ایضاً	۷	کرنیکے بہی	کرنیکے لیے
ایضاً	ایضاً	کرنا چاہیے	نکرنا چاہیے
ایضاً	ایضاً	جنکو وہ خواہ	جنکو وہ خود
ایضاً	۱۰	تیعلق ہے	تعلق ہے
۷۰	۱۴	کیو وجہہ سے	کیوجہہ سے
ایضاً	۲	اور سریع الفہم	سریع الفہم
۷۲	۱۸	اوسط یا اندازہ	اوسط یا اندازہ
۷۴	۲۱	امتحان کرلے	امتحان کرنے
۷۵	۱۱	نتیجہ سے	پنجہ سے
۷۸	۱۲	مقدمات مین	مقدمات ضمن
ایضاً	۲	تعمع	تصنع
۷۹	۳	صاف	صاف
ایضاً	۱۲	قانون مذکور	قانون مذکور
۸۰	۲	بجاسے	بجاے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۲۰	آسمان ہے	آسمان سے	۱۱۹	۱۱	سطلب ہے	مطلب یہ
۸۱	۱	ال مسروقہ	مال مسروقہ	۱۲۲	۹	بالغ	مالغ
ایضاً	۲۰	ہماری مالے	ہماری رائے	۱۲۳	۲۰	پیش کردہ سپاہے	پیش کردہ سپاہ مذہب
۸۲	۷	دہمکی کے	دہمکی کی	۱۲۵	۱۲	التواری	التوا سے
ایضاً	۱۲	ملزم کی ل	ملزم کی عل	۱۲۶	۸	بحث ی	بحث مین
۸۴	۶	النی وکیل	یعنی وکیل	۱۲۸	۵	نہ داخل نہتما مذکور	نہ داخل تھے جو مذکور
ایضاً	۱۶	وقعت	وقعت	۱۳۰	۱۰	لیئے ہمار	لیئے ہمارا
۸۶	۱۰	بے احتیاط	بے احتیاط	ایضاً	۱۳	ہائیکوٹ	ہائی کورٹ
۸۸	۳	ملزم سے	ملزم سے	۱۳۳	۱	حاصل کرنیکی	حاصل کرنیکے
ایضاً	۸	خوش طبیعت	خوش طبیعت	ایضاً	۳	دیکھتی ہون	دیکھے ہون
۸۹	۱۳	بیش بے پرواہ	بیش بے پرواہ	ایضاً	۱۲	روپے ہین	روئے زمین
ایضاً	۱۶	زکور	مذکور	۱۳۴	۱	اپنہ دل مین	اپنے دل مین
۹۱	۱۸	ناقابل تردید	ناقابل تردید	ایضاً	۲	ان ہوگومین	اون لوگون مین
۹۴	۱۸	سیکہ کل	بیہہ کل	ایضاً	۸	سنٹرنٹ جگہ	سسنٹ بگ
۹۵	۸	کچھ باقی رکھئے	لیئے باقی رکھئے	ایضاً	۱۴	ہم بلم لیس	ہم بلالیس
۹۸	۱۳	سوچینا	سوچینا	۱۳۵	۱۱	باخذ رسید	باخذ رسید
۹۹	۱۴	ششافہ	ششافہ	۱۳۶	۱۲ و ۱۳	طمع راستہ	طمع راسہ
ایضاً	۱۸	لیسی سوالات	ایسے سوالات	ایضاً	۱۴	سندرا کا	سندرکا
۱۰۱	۱۷	ناکمل رہے	ناکمل رہیگی	ایضاً	۱۹	استحال بالجبر	استحصال بالجبر
۱۰۳	۱۲	ہیش ہوتےہین	پیش ہوتے ہین	۱۳۷	۱	لیٹی ہوے	لیٹے ہوے
۱۰۴	۹	ایروہ	اوپروہ	ایضاً	۹	بندکرون	بندنکرون
۱۰۷	۲۰	اعلی درستی	اعلی درجہ کی	ایضاً	۱۵	پینتا	پہنتا
۱۰۶	۲	کرنے کی	کرنے کی	۱۴۶	۱۲	پیشہ وکیل کو	ہمیشہ وکیل کو
ایضاً	۱۹	اوراصرف	اورصرف	۱۴۸	۱۷	بالغ ہو	بالغ ہون
۱۱۱	۱۱	بوجہہ نقول	بوجہہ معقول	ایضاً	ایضاً	پہر کا بارکا	پہر کا روبار

(ضمیمہ نمبر ١)

سرکلر چٹھی نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۰ع

دفعہ ۱۳ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ع

منجانب سکرٹیری گورنمنٹ ہند صیغہ ہوم و مال و زراعت (جوڈیشل) نمبر ۶/۴۵۵
مورخہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۸۰ع بنام سکرٹیری گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ
مجھکو ہدایت ہوئی ہے کہ مین آپ کی چٹھی نمبر ۱۸۸ مورخہ ۱۸ مارچ گذشتہ کی رسید
تحریر کرون بذریعہ اس چٹھی کے آپ نے ایک عرضداشت منجانب وکلا عدالت
ہائے ضلع غازیپور و بنارس متضمن اوس سختی کے جو دفعہ ۱۳ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ع
(ایکٹ متعلقہ اشخاص قانون پیشہ) سے پر عاید حال اونکے ہوئی روانہ کی تھی -

۲ - دفعہ مذکور مین یہہ حکم ہے کہ ہائیکورٹ کو یہہ اختیار ہے کہ کسی وکیل کو معطل
یا موقوف کرے جو سوائے اوس فریق کے جسکی طرف سے وہ مقرر ہوا ہو
یا اوس فریق کے کسی ملازم خانگی کے یا اوس فریق کے کسی ایجنٹ مقبولہ کے جس طور سے
اوس لفظ کی تعبیر مجموعہ ضابطہ دیوانی مین ہوئی ہے کسی اور شخص سے کسی مقدمہ کی
بابت ہدایت لے سائلان کی درخواست ہے کہ اون اشخاص مین جنسے وکلا کو ہدایت
لینا جایز ہے رشتہ داران و دوست موکلان داخل کئے جاوین جناب آنریبل
حکام ہائیکورٹ کی یہہ راے ہے کہ جو اعتراض سائلان نے پیش کیا ہے وہ قابل
لحاظ کے ہے اور جناب لفٹنٹ گورنر یہہ صلاح دیتے ہین کہ اس ایکٹ کی ترمیم جلد
عمل مین آوے -

۴۴۔ بجواب اسکے مین یہہ تحریر کرتا ہون کہ جناب نواب گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل جناب لفٹنٹ گورنر سے و آنریبل حکام ہائیکورٹ سے اس تجویز مین اتفاق کرتے ہین کہ دفعہ مذکور پر کسی قدر وہ اعتراض وارد ہوتا ہے جو سابلان نے پیش کیا ہے اس معاملہ پر اوسوقت لحاظ کیا جائیگا جب ایکٹ متعلقہ اشخاص قانون پیشہ مین کوئی ترمیم عمل مین آویگی مگر جناب نواب گورنر جنرل باجلاس کونسل کی یہہ راے ہے کہ تاوقت ترمیم ہونے ایکٹ مذکور کے جو وقت عمل درآمد مین ہو وہ اسطرح رفع کیجا سکتی ہے کہ ہائیکورٹ ہدایات بدین مضمون جاری کرے کہ اوس اختیار تمیزی کے استعمال کرنے مین جو عہدہ داران کو بموجب ایکٹ متعلقہ اشخاص قانون پیشہ سے عطا ہوا ہے عہدہ داران سزا ہائے قانونی کو ایسی وکیل کی نسبت نافذ نکرین جو اپنے موکل کے رشتہداران سے ایسی صورتون مین ہدایت لے جن مین عورت پردہ نشین یا ایسے شخص کو تعلق ہو کہ جو کسی وجہہ کافی سے خود وکیل کو ہدایت کرنیکے لئے حاضر ہونے سے قاصر ہو۔

اشخاص قانون پیشہ

ایڈوکیٹ

بابت لیاقت و بھرتی کرنے اشخاص کے بطور ایڈوکیٹ ہائیکورٹ

۱۔ ہر شخص جو بارسٹر انگلینڈ یا آیرلینڈ یا ممبر فیکلٹی آف ایڈوکیٹس واقع اسکاٹلینڈ

کا ہو مجاز ہے کہ درخواست بھرتی ہونیکی بطور ایڈوکیٹ عدالت کے کرے ۔

۲۔ درخواست بھرتی ہونے کی بذریعہ چٹھی کے کی جاویگی جس مین یہہ تحریر ہوگا کہ آیا سائل کسی عہدہ سرکاری پر مامور ہے اور آیا نامبردہ کا ارادہ ہے کہ عدالت کے علاقہ کے اندر اپنا پیشہ اختیار کرے ۔

چٹھی بنام صاحب رجسٹرار ہوگی اور وہ سمہ سارٹیفکٹ مشعر اسکے کہ نامبردہ بارسٹر انگلینڈ خواہ آئرلینڈ خواہ اسکاٹلینڈ کا ہے اور سمہ اسناد نیک چلنی کے جو قابل اطمینان ہون رجسٹرار کو دی جاویگی ۔

۳۔ رجسٹرار چٹھی کو سمہ دیگر اسناد کے جو اسکو دی جاوین چیف جسٹس و دیگر حکام عدالت کے پاس بھیجیگا ۔

۳ (الف) جائز ہے کہ ہائی کورٹ از روئے رزولیوشن متفقہ چیف جسٹس اور حکام کے جو اوسوقت مقام صدر مین موجود ہون کسی وکیل کو جسنے ہائی کورٹ مین ایک عرصہ تک جو دس سال سے کم نہو کار پیشہ کیا ہو فہرست ایڈوکیٹان مین داخل کرے (دیکھو سرکلر حکم نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۶ع)

۴۔ ہر شخص کو بھرتی ہونے پر بعد ادائے رسوم اسٹامپ بشرطیکہ از روئے قانون اسٹامپ مجریہ ہند بابت سنہ ۱۸۷۹ع کے کوئی رسوم واجب الوصول ہو سارٹیفکٹ بھرتی کا مزین بہ دستخط رجسٹرار و مہر عدالت کے ملیگا اور اسکے بعد رجسٹرار اسکا نام فہرست ایڈوکیٹ مین درج کریگا ۔

۵۔ رجسٹرار فہرست کو بترتیب تاریخ اندراج نام مرتب رکھیگا ۔

(اٹارنی)

بابت لیاقت و بھرتی کئے جانے اشخاص کے بطور اٹرنی ہائی کورٹ۔

۶- ہر شخص جسنے حسب مندرجہ ذیل لیاقت حاصل کی ہو اندراج نام اور بھرتی کئے جانے کی بطور اٹرنی کے درخواست کرسکتا ہے یعنی۔

(۱) ہر شخص جو اٹرنی یا سالیسٹر ہائی کورٹ آف جسٹس واقع انگلینڈ یا آئرلینڈ یا رائیٹر ٹو دی سگنٹ یا سالیسٹر یا لا ایجنٹ عدالت ہائے اسکاٹ لینڈ ہو اور مناسب اور کافی ثبوت قانونی اپنی بھرتی کئے جانے اور اندراج نام کا انگلینڈ یا آئرلینڈ یا اسکاٹ لینڈ میں جیسی صورت ہووے اور قابل اطمینان اسناد نیک چال چلن ہونے کے پیش کرے یا۔

(۲) ہر شخص جسکے پاس سرٹیفکٹ باضابطہ مرتبہ دستخطی اُن ممتحنان کا ہو جنکو چیف جسٹس اس غرض کے واسطے وقتاً فوقتاً مقرر کرین اور اسکی رو سے تصدیق کیا جاوے کہ ممتحنان کو اطمینان ہے کہ سائل اس لایق و قابل ہے کہ اٹرنی مقرر کیا جاوے اور اٹرنی کا کام کرے اور جسنے عدالت کو اپنی نیک چلنی کی بابت حسب شرائط قاعدہ ۸ مسطورہ بالا ہر طرح مطمئن کردیا ہو اور جسنے اوّل اقل درجہ دو برس تک برابر ماتحتی کسی ایڈوکیٹ یا وکیل اس عدالت جو پانچ برس سے کم نہو بطور کلارک کام کیا ہو یا جسنے معاہدہ شاگردی کسی باضابطہ سند یافتہ اٹرنی یا سالیسٹر انگلینڈ یا آئرلینڈ یا اسکاٹ لینڈ یا اس عدالت کے ساتھ پورا یا زمانہ شاگردی کو ختم کیا ہو یا جسنے برابر دو برس تک بطور کلارک کے اسکے دفتر میں کام کیا ہو۔

۷- ہر اٹرنی قبل اس سے کہ وہ بھرتی ہو اور اسکا نام درج فہرست ... رجسٹرار عدالت کے اقرار اس امر کا کریگا اور لکھیگا کہ تا عہدہ بصدق ... [illegible]

اور اپنے ایمان سے جہان تک کہ اسکو علم اور لیاقت ہے بطور ایٹرنی کے عمل کریگا اور جمیع احکام کو جو ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی سے واسطے طریق عمل و کار پیشہ ایسے ایٹرنیون کے وقتاً فوقتاً صادر ہوئے ہین یا آیندہ صادر ہون جو بموجب ان قواعد کے درج فہرست کئے جائین براستی ملحوظ رکھیگا اور اونکی تعمیل کریگا۔

۸ — واسطے امتحان اُن اشخاص کے جو خواستگار بھرتی کئے جانے کے بطور ایٹرنیکے قسم دوم مین حسب بصرحہ بالا ہون قواعد ذیل ہین۔

(الف) امتحان واسطے بھرتی کئے جانے ایٹرنیون کے وقتاً فوقتاً علی العموم ہر سال اُس تاریخ یا اون تاریخون پر جو چیف جسٹس مقرر کرین ہوا کریگا۔

(ب) ہر شخص جو درخواست امتحان کی حسب تحریر بالا کرے وہ اپنی درخواست کے ساتھ رجسٹرار عدالت کے پاس اسناد قابل اطمینان مشعر اپنی نیک چال و چلن ہونیکے پیش کرے اور فیس امتحان مبلغ للعہ داخل کرے۔

(ج) ہر شخص جو اس طور پر درخواست دے بشرط اجازت روبرو ممتحنان مذکورہ بالا اُس مقام یا مقامات اور اُس وقت یا اوقات پر جو چیف جسٹس بغرض مذکور مقرر کرین حاضر ہوگا اور جواب اُن سوالات کے دیگا جو ممتحنان مذکور اُس وقت اور اُس مقام پر زبانی یا قلمی یا بذریعہ کاغذات طبع شدہ کے اُس سے ایٹرنی کے کام کرنیکی لیاقت و قابلیت دریافت کرنے کے واسطے کرین۔

(۴) امتحان مضامین مندرجہ ذیل مین ہوگا یعنی دہرم شاستر و شرح محمدی (جس قدر کہ عدالت ہاے واقع برٹش انڈیا مین نافذ ہے) و قانون معاہدہ و قانون ٹارٹ یعنی ہرجہ و قانون شہادت و قانون حد سماعت و قانون رجسٹری و قانون اسٹامپ و کورٹ فیس و قانون وراثت ہند و ایکٹ متضمن طلاق مجریہ ہند و ایکٹ متعلق دستاویزات قابل خرید و فروخت و ایکٹ دادرسی خاص و ایکٹ ہاے لگان و مالگذاری و عام اصول قانون مندرجہ باب ۳ و ۷ شرح مولفہ بلیک اسٹون صاحب یا مندرجہ فصل ۲ جلد ا شرح مولفہ اسٹیفن صاحب و فرمان شعر تقرری ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر ممالک مغربی و شمالی و ایکٹ ہاے متعلق ضابطہ عدالت موصوف و مجموعہ ضابطہ دیوانی و مجموعہ تعزیرات ہند و مجموعہ ضابطہ فوجداری و قانون ایزمنٹ یعنی حقوق استفادہ و انتقال جائداد و دیگر ایکٹ یا قوانین جو اب جزو قانون ہند ہین یا آیندہ ہون اور جنکی بابت وقتاً فوقتاً بضابطہ اشتہار دیا جائے –

(۵) ہر شخص جو حسب مذکورہ بالا درخواست کرے اُسپر لازم ہوگا کہ عدالت کو بذریعہ سارٹیفکٹ و تشفی ممتحنان کے مطمئن کرے کہ ماہر و کو لیاقت طیار یا مرتب کرنے دستاویزات یا دیگر وثائق قانونی با ضابطہ اور کرنے خط و کتابت قانونی اور طیار کرنے بریف یعنی خلاصہ و بیانات اور معقد یا دیگر ہدایات کے واسطے کونسل کے و نیز مرتب کرنے یادداشت یا خلاصہ جمیع دستاویزات مذکورہ بالا و عموماً پیروی کرنے و انجام دینے جمیع کاروبار قانونی کی اُس طرز و طریق سے حاصل ہے کہ جسکا ایٹرنی سے جائز ہونا

ہی اور جو بہ بانسبت عدالت اور اہالیان قانون پیشہ کے عہدہ و خدمات ایٹرنی کے متعلق ہے -

(و) سارٹیفکٹ جو ممتحنان بابت لیاقت و قابلیت اُس شخص کے جو درخواست بھرتی ہونیکی بطور ایٹرنی کے حسب مذکورہ بالا کرے موافق نمونہ مندرجہ ذیل کے ہوگا -

حسب قواعد ہائی کورٹ متعلقہ بھرتی کئے جانے ایٹرنیون کے ہم ممتحنان یا اکثر ممتحنان مین سے جیسی صورت ہو) جو فی الواقع موجود تھے اور جنہون نے زید کے امتحان کا اہتمام کیا اس تحریر کی رو سے تصدیق کرتے ہین کہ ہمنے زید کا امتحان حسب منشا ر قواعد مذکورہ بالا لیا اور زید مذکور مناسب اور لایق اسکے ہے کہ بطور ایٹرنی عدالت موصوف مین بھرتی و درج فہرست کیا جائے اور قابل اسکے ہی کہ کام کرے -

۹ - درخواست واسطے بھرتی و درج فہرست کئے جانے بطور ایٹرنی عدالت ہائی کورٹ کے بذریعہ کسی ایڈوکیٹ یا وکیل کے عدالت مین دی جاویگی جب کوئی ایسا شخص درخواست دے جسکا ذکر ضمن (۱) و (۲) قاعدہ ۶ مین ہے تو اسناد و اور سارٹیفکٹ یا دیگر ثبوت قانونی مطلوبہ قاعدہ مذکور اور سارٹیفکٹ مطلوبہ ضمن (ہ) و (و) قاعدہ ۸ عدالت مین درخواست کے ساتھہ اُس وقت پیش کئے جاینگے جب عدالت سے تحریک کی جائے اور جایز ہے کہ عدالت اُسپر حکم اندراج نام سائل صادر کرے یا کوئی اور ایسا حکم صادر کرے جو بنظر حالات کے عدالت مناسب تصور کرے -

۱۰ - ہر شخص کو بھرتی ہونے پر بعد ادائے رسوم عدالت بشرطیکہ کوئی رسوم

ازروئے ایکٹ اسٹامپ مجریہ ہند ۱۸۶۹ء کے واجب الوصول ہو سارٹیفکٹ
بھرتی کئے جانے کا نزین بدستخط رجسٹرار و مہر عدالت ملیگا اور بعد ازان رجسٹرار
اسکا نام فہرست ایٹرنیون مین درج کریگا۔

۱۱۔ رجسٹرار فہرست کو بترتیب تاریخ اندراج مرتب رکھیگا۔

(وکلاء)

بابت بھرتی کرنے اشخاص کے بطور وکلاء ہائی کورٹ

۱۲۔ درخواست ہائی کورٹ مین بطور وکیل کے بھرتی کئے جانے کی ایک سال کے
اندر تاریخ حصول سارٹیفکٹ لیاقت سے جو ازروئے قاعدہ ۴ عطا ہوا ہو
یا اندر کسی زمانہ مزید کے جسکی نسبت عدالت کسی خاص وجہ سے اجازت دے
پیش کیجا دیگی۔

۱۳۔ درخواست واسطے بھرتی کئے جانے کے بطور وکیل ہائی کورٹ کے بذریعہ
عرضی کے کی جائیگی جس مین سائل بیان کریگا کہ آیا وہ کسی عہدہ سرکاری پر
مامور ہے یا کوئی تجارت یا کاروبار کرتا ہے عرضی مع سارٹیفکٹ لیاقت سائل
کے جسکا تذکرہ قاعدہ ہذا ما سبق مین کیا گیا رجسٹرار کو دی جائیگی۔

۱۴۔ رجسٹرار عرضی کو معہ سارٹیفکٹ لیاقت کے چیف جسٹس و دیگر حاکمان عدالت
کے پاس صدور حکم کے لیئے بھیجیگا۔

۱۵۔ ہر شخص کو بطور وکیل بھرتی ہونے پر بعد ادائے رسوم عدالت بشرطیکہ کچھ
رسوم ازروئے ایکٹ اسٹامپ ہند ۱۸۶۹ء واجب الوصول ہو سارٹیفکٹ بھرتی
کئے جانیکا نزین بدستخط رجسٹرار و مہر عدالت ملیگا اور بعد ازان رجسٹرار اسکا نام فہرست

وکلا مین درج کریگا ۔

۱۶ ۔ رجسٹرار فہرست کو بترتیب تاریخ اندراج نام مرتب رکھیگا ۔

۱۷ ۔ کوئی وکیل اپالیان مقدمہ ہائی کورٹ کیجانب سے حاضر ہوکر سوال و جواب یا عمل بنجانب اُنکے اُس وقت تک نکریگا کہ وہ حسب اطمینان عدالت یہہ امر ثابت کرے کہ نامبردہ نے نیک نیتی سے دو برس تک کسی ایک یا زیادہ عدالت ہائے ماتحت عدالت ہائی کورٹ مین کام اپنے پیشہ کا کیا ہے ۔

پلیڈران

۱۸ ۔ پلیڈر عدالت ہائے ماتحت واقع ممالک مغربی و شمالی کے دو درجہ ہونگے یعنی ۔

(۱) پلیڈر جو بموجب الن قواعد کے بھرتی کئے گئے اور پلیڈر ماتحت درجہ اعلی جو بموجب سرکلر حکم نمبر ۱ ۱۸۶۸ء بھرتی کئے گئے ۔

(۲) پلیڈر ماتحت درجہ ادنی جو بموجب سرکلر حکم نمبر ۲ ۱۸۶۸ء کے بھرتی کئے گئے ۔

۱۹ ۔ پلیڈر قسم اول مجاز ہونگے کہ جمیع عدالت ہائے ماتحت و محکمہ جات مال مین حاضر ہون اور سوال و جواب و عمل کرین ۔

۲۰ ۔ پلیڈر دونون اقسام بالا مین سے ہر قسم جنکے پاس سارٹیفکٹ لکھا ہوا اوپر اسٹامپ قیمتی ۵ کے ہو مجاز ہونگے کہ جملہ عدالت ہائے ماتحت فوجداری و عدالت ہائے جج ماتحت مین جو معمولی ابتدائی اختیار سماعت بابت ایسی نالشات کے استعمال کرتی ہون جنمین تعداد زر یا قیمت شئے متنازعہ سے زیادہ نہو اور عدالت ہائے منصف مین جو معمولی اختیار سماعت حسب دفعہ ۲۰ ایکٹ متعلقہ عدالت ہائے دیوانی واقع

بنگال بابت ۱۸۷۱ء استعمال کرتے ہون و عدالت ہائے جج ماتحت و منصفان جو اختیار سماعت عطیہ دفعہ ۲۹ ایکٹ مذکور استعمال کرتے ہون اور عدالت ہائے اسسٹنٹ کمشنر و ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و تحصیلدار و جملہ محکمہ جات مال مین حاضر ہون اور سوال و جواب عمل کرین -

۲۱ - پلیڈران دونون اقسام بالا مین ہر قسم جنکی پاس سارٹیفکٹ لکھا ہوا اوپر کا غذ اسٹامپ قیمتی ۲۰ عـ ہو عدالت ہائے منصفان جو معمولی اختیار سماعت عطیہ دفعہ ۲۰ ایکٹ متعلقہ عدالت دیوانی بنگال بابت ۱۸۷۱ء کے اور اختیار سماعت عطیہ دفعہ ۲۹ ایکٹ مذکور استعمال کرتے ہون و جملہ محکمہ جات مال و جملہ عدالت ہائے ماتحت فوجداری مین باستثنائے عدالت ہائے سشن و عدالت ہائے مجسٹریٹ جب کہ عدالت ہائے مجسٹریٹ مذکور اختیارات صیغہ اپیل استعمال کرتے ہون حاضر ہون اور سوال و جواب و عمل کرین -

مختاران

۲۲ - مختاران جنکے پاس سارٹیفکٹ لکھا ہوا اوپر کاغذ اسٹامپ قیمتی ۵ عـ کے ہو مجاز ہونگے کہ جمیع عدالت ہائے ماتحت مین کام اپنے پیشہ کا کرین -

۲۳ - مختاران جنکے پاس سارٹیفکٹ لکھا ہوا اوپر کاغذ اسٹامپ قیمتی ۵ عـ کے ہو مجاز ہونگے کہ عدالت ہائے جج ماتحت و منصف و اسسٹنٹ کمشنر و ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و تحصیلدار و عدالت ہائے سمال کاز خفیفہ و جمیع عدالت ہائے ماتحت فوجداری مین کام اپنے پیشہ کا کرین -

۲۴ - مختاران جنکے پاس سارٹیفکٹ لکھا ہوا اوپر کاغذ اسٹامپ قیمتی ۔ کے ہو مجاز ہونگے کہ عدالت ہائے منصف و جمیع عدالت ہائے ماتحت فوجداری مین باستثنائے عدالت ہائے سشن و عدالت ہائے مجسٹریٹ جب کہ صاحبان مجسٹریٹ مذکور

اختیار صیغہ اپیل استعمال کرتے ہون کام اپنے پیشہ کا کرین ۔

۲۵ ۔ از روئے دفعہ ۹ ایکٹ متعلقہ اشخاص قانون پیشہ مصدرہ ۱۸۷۹ء کے ہر مختار باتباع احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری کسی عدالت ماتحت فوجداری مین جسمین نامبردہ از روئے اپنے سارٹیفکٹ کے مجاز کام کرنے اپنے پیشہ کا ہے حاضر ہو اور سوال و جواب اور عمل کرے ۔

۲۶ ۔ ہر مختار بشرطیکہ اسکی تقرری اُس بارہ مین حسب ضابطہ ہوئی ہو مجاز ہے کہ موکل کیطرف سے کسی عدالت دیوانی ماتحت مین جسمین نامبردہ بذریعہ اپنے سارٹیفکٹ کے اپنا پیشہ کرنیکا مجاز ہو اون منصب کو کام مین اور اختیارات کو عمل مین لاوے اور اون خدمات کو ادا کرے جنکی تصریح ذیل مین کی گئی ہے ۔

(الف) عرایض دعوی یا یادداشت ہائے اپیل یا درخواستین پیش کرے ۔

(ب) بیانات تحریری پیش کرے ۔

(ج) اعتراضات داخل کرے ۔

(د) تعمیل حکمنامہ کی اپنے اوپر ہونے دے ۔

(ہ) اُن اشخاص کے نام جنکی حاضری بغرض ادائے شہادت یا پیش کرنے دستاویزات کے مطلوب ہو اجرا اسمن کی درخواست کرے ۔

(و) عدالت مین رسوم حکمنامہ یا روپیہ یا کفالت زر ادا کرے ۔

(ز) اطلاع بغرض تسلیم کرانے اصلیت دستاویزات کے دے ۔

(ح) اسال کا معائنہ کرے ۔

(ط) درخواست کرے کہ امصلہ دیگر نالشات یا کارروائیات طلب ہون ۔

(ی) ایڈوکیٹون یا وکیلون یا پلیڈرون کو ہدایت کرے ۔

(ک) وقت تعمیل کمیشن کے حاضر ہو۔

(ل) نقول کی درخواست دے اور نقول حاصل کرے۔

(م) کسبی جائداد کے واسطے جسکے لیئے اُسکا موکل خود قانوناً بولی بول سکتا یا اُسکو خرید کر سکتا ہو بولی بولے یا اُسکو خرید کرے۔

(ن) جائداد غیر منقولہ ڈگری شدہ یا نیلام شدہ کا دخل لے۔

(س) وہ دستاویزات جو شہادت مین پیش کی گئین اُنکو واپس لے۔

(ع) رسوم عدالت یا روپیہ یا کفالت یا لے زر کی رقم واپسی کو لے یا پھیر لے۔

کوئی مختار بلا عدالت کی اجازت کے جو بالخصوص دی گئی ہو مجاز نہوگا کہ کسی عدالت دیوانی مین گفتگو کرے (باستثنا ا سکے کہ وہ بغرض اظہار نوعیت و تاثیر اُسکی درخواست کے ہو) یا کوئی دلیل قانونی پیش کرے یا کسی گواہ سے سوالات کرے

بابت لیاقت وامتحان امیدواران کے جو بطور وکلا ہائیکورٹ و پلیڈران مختاران کے بھرتی ہونا چاہین (الف)

۲۷ — امتحان امیدوارون کا جو بطور وکلا ہائیکورٹ و پلیڈران و مختاران کے بھرتی ہونا چاہین ہر سال الہ آباد مین بماہ دسمبر ہوا کریگا۔

اشتہار باضابطہ بنسبت ایام ومقام امتحان کے گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودہ مین دیا جائیگا۔

۲۸ — امتحان باہتمام ممتحنان کے جسکو بورڈ امتحان مقرر کرین لیا جائیگا بورڈ موصوف مین ایک حاکم ہائیکورٹ بطور صدر انجمن کے ہوگا اور ایک ممبر صدر بورڈ مال (یا بحالت عدم حاضری اُنکے سیکریٹری یا جونیر سیکریٹری صدر بورڈ) و کمشنر الہ آباد و پرنسپل میور سنٹرل کالج و پروفیسر مدرسہ قانون الہ آباد و وکیل سرکار ممبر ہونگے

(الف) اس دفعہ مین جو منظوری نواب لفٹننٹ گورنر کے قواعد جو لوکل گورنمنٹ نے از روے دفعہ ۴۷ ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۹ء کے بنائے ہین شامل کیے گئے ہین۔

ورجسٹرار ہائی کورٹ ممبر وسیکرٹری ہوگا تمام درخواستیں بنام عہدہ امتحان کے سیکرٹری کے پاس بھیجی جائینگی۔

۲۹ - ہر رعایائے برٹانیہ جسنے۔

(۱) ڈگری یعنی خطاب کسی یونیورسٹی انگلینڈ یا آئرلینڈ یا اسکاٹلینڈ یا برٹش انڈیا کا حاصل کیا ہو یا۔

(۲) ڈپلومہ بتصدیق اس امر کے حاصل کیا ہو کہ نامبردہ ایڈوکیٹ یا ۔ الیسٹر عدالت ہائے انگلینڈ یا آئرلینڈ یا رائٹر ٹو دی سگنیٹ یا دیگر سالیسٹر یا لا ایجنٹ اسکاٹلینڈ کا جو اپنا پیشہ کرتا ہو یا ایڈوکیٹ کسی ہائی کورٹ ہند کا ہے یا۔

(۳) سارٹیفکٹ متضمن اس امر کے حاصل کیا ہو کہ نامبردہ نے قابلیت بھرتی ہونیکی بطور پلیڈر بموجب ان قواعد کے یا بطور پلیڈر ماتحت درجہ اعلی حسب سرکلر حکم نمبر ۱۸۸ء حاصل کی ہے اور سارٹیفکٹ مزید مشعر اس امر کے کہ نامبردہ نے تاریخ سارٹیفکٹ لیاقت سے عرصہ تین سال تک پلیڈر کے پیشہ کا کام کیا یا عالی کورٹ آف جوڈیکیچر ممالک مغربی وشمالی میں بطور مترجم یا مسلخوان یا ڈگری نویس یا منصرم یا ٹرایل کلارک کے یا کسی عدالت دیوانی ماتحت ہائی کورٹ موصوف میں بطور منصرم یا مسلخوان یا مترجم کے کام کیا۔

امتحان امیدواران وکالت عالی کورٹ آف جوڈیکیچر ممالک مغربی وشمالی میں حاضر ہو سکتا ہے بشرطیکہ نامبردہ کو بورڈ امتحان نے حاضر ہونے سے منع نکیا ہو بشرطیکہ نامبردہ نے اپنی درخواست استجازت حاضری امتحان کے ساتھہ

(۱) فیس امتحان مبلغ صہ۔

(۲) قابل اطمینان ثبوت نسبت اس امر کے کہ بموجب ان قواعد کے وہ قابل امتحان

دینی ہے -

(۳) سارٹیفکٹ متذکرہ قاعدہ ۳۲ اس طرح ارسال کیا ہو کہ یکم نومبر ما قبل امتحان کو یا اُس سے پہلے سیکریٹری بورڈ امتحان کے پاس پہونچ جائے -

۳۴ - بپابندی شرایط مذکور کے اشخاص مندرجہ ذیل امتحان اُن امیدواران مین جو بطور پلیڈران کے بھرتی ہونا چاہین حاضر ہو سکتے ہین -

(۱) جمیع وہ اشخاص جو از روئے قاعدہ ۲۹ قابل امتحان دینے کے ہین -

(۲) جمیع وہ اشخاص جو امتحان فہرست ارٹس کسی یونیورسٹی ہند مین کامیاب ہوئے ہون -

(۳) جمیع وہ اشخاص جنکی پاس (۱) سارٹیفکٹ مشعر کامیابی امتحان انٹرنس انگلش الس آف کورٹ یا کسی یونیورسٹی انگلینڈ یا آیرلینڈ یا اسکاٹ لینڈ یا ہندستان کا ہو یا کامیابی کسی دیگر امتحان عام کا ہو جسکو بورڈ امتحان مساوی کسی ایک امتحان کے امتحانات متذکرہ بالا مین سے قرار دین (۲) سے ایک سارٹیفکٹ دستخطی پروفیسر قانون مقام الہ آباد یا عہدہ دار مجاز کسی - یونیورسٹی ہند مشعر اسکے کہ اشخاص مذکور اثنائے لیکچرہائے قانونی مین بہ مستعدی (الف) حاضر ہوئے -

(۴) جمیع اشخاص جنہون نے قابلیت بھرتی ہونے کے بطور پلیڈر درجہ ادنی باستثنا حسب سرکلر حکم نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۲ء حاصل کی ہے اور جنکی پاس سارٹیفکٹ مشعر اس امر کے موجود ہو کہ اُس تاریخ سے جب سے اُنہون نے یہہ قابلیت حاصل کی عرصہ تین سال تک پلیڈر کے پیشہ کا کام کیا ہے -

(الف) یعنی جس قدر لیکچر دو سال مین از روئے حساب مدرسہ کے دیئے گئے اُن کی تعدادی ۷۵ لیکچر مین بالالتزام حاضر ہوتے رہے

۲۱ - بپابندی شرائط مذکور باستثنائے اسکے کہ فیس امتحان صرف دس روپیہ ہوگی اشخاص ذیل رعایا برطانیہ جنکی عمر بیس برس سے زیادہ اور تیس برس سے کم ہو امتحان ان امیدواران مین جو بطور مختار بھرتی ہونا چاہین حاضر ہو سکتی ہین -

(۱) جمیع وہ اہلیان ہند جو از روئے قاعدہ ۲۲ قابل امتحان دینے کے ہین -

(۲) جمیع اشخاص جو امتحان انٹرنس کسی یونیورسٹی مین کامیاب ہوئی ہون -

(۳) جمیع اشخاص جو ڈپارٹمنٹل امتحان مڈل کلاس اینگلو ورنیکیولر یا ورنیکیولر مین کامیاب ہوئے ہون - (الف)

(۴) اہالیان یورپ و یوریشین جنکے پاس سارٹیفکٹ مشعر اسکے ہو کہ وہ امتحان کلکو درجہ ہفتم یوروپین اسکول مین کامیاب ہوئے - (ب)

۲۲ - سارٹیفکٹ جو امیدوار کو اپنی درخواست استجازت حاضری امتحان کے ساتھ بھیجنا چاہیے حسب نمونہ ذیل ہوگا اور اسپر دستخط التصدیق صاحب جج یا مجسٹریٹ ضلع یا ڈپٹی کمشنر یا جائینٹ مجسٹریٹ یا اسسٹنٹ کمشنر ضلع کے جسمین امیدوار رہتا ہو ہونگے -

نمونہ سارٹیفکٹ

نام امیدوار	ولدیت	ذات یا فرقہ یا قوم	ضلع جسمین امیدوار کی سکونت	عمر مطابق کلنڈر انگریزی	آیا امیدوار بصحت و آسانی ہندوستانی زبان بول سکتا ہے	آیا امیدوار نیک چلن اور عموما شریف ہے	دستخط التصدیق صاحب جج یا مجسٹریٹ یا جائینٹ مجسٹریٹ یا ڈپٹی کمشنر یا اسسٹنٹ کمشنر ضلع جسمین امیدوار رہتا ہو

(الف) قواعد متعلق لینے ڈپارٹمنٹل امتحان مڈل کلاس اینگلو ورنیکیولر اور ورنیکیولر صفحات ۲ لغایت ۲۹ حصہ ۲ انگریزی گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۸۸۵ع مین درج ہین -

(ب) دیکھو صفحات ۳۰ - ۳۴ انگریزی مجموعہ ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن ۱۸۸۵ع -

۳۳ - اگر کسی امیدوار کے سارٹیفکیٹ کو بورڈ امتحان قابل اطمینان نہ تصور کرے تو فیس جو امیدوار مذکور نے اپنی درخواست استجازت حاضری امتحان کے ساتھہ بھیجی ہو واپس کی جائیگی ۔

۳۴ - سکرٹری بموجب حکم بورڈ امتحان کی تاریخ معینہ امتحان کے قبل کسی وقت مناسب پر فہرست ان امیدواران کی جنکی درخواستین منظور ہوئی ہون گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودہ مین مشتہر کرائیگا ۔

۳۵ - امتحان ان امیدواران کا جو بطور وکیل اور پلیڈران کے بھرتی ہونا چاہین زبان انگریزی مین ہوا کریگا و امتحان اُن امیدواران کا جو بطور مختار کے بھرتی ہونا چاہین انگریزی یا ہندوستانی زبانون مین جیسا کہ امیدوار پسند کرے لیا جائیگا اور لیاقت ہر امیدوار بذریعہ نمبرون کے دریافت کیجائیگی نمبر جو ہر مضمون کے واسطے قایم ہون وہ بہ تجویز بورڈ امتحان کے مقرر ہونگے ۔

۳۶ - مضامین امتحان کے بورڈ امتحان مقرر کریگا اور بذریعہ مشتہر کرنیکے گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودہ مین مضامین مذکور کی اطلاع باضابطہ دیجائیگی ۔

۳۷ - بورڈ امتحان سے ممتحنون کے واسطے وہ مضامین جنمین وے امتحان لینگے مقرر کئے جاوینگے

۳۸ - بورڈ امتحان سے ہدایت نسبت ایسے امتحان زبانی کے کی جاویگی جو ضروری معلوم ہو

۳۹ - بورڈ امتحان بعد آنے رپورٹ ممتحنان کے اُن امیدوارون کو جنکو وہ لایق تجویز کرے تین اقسام مندرجہ ذیل مین منقسم کرینگے ۔

(۱) وکلا ہائی کورٹ۔

(۲) پلیڈران۔

(۳) مختاران۔

اور رپورٹ کارروائی بھی ہائی کورٹ کے رجسٹرار کے پاس بھیجینگے اور عہدہ دار موصوف بمنظوری ہائی کورٹ نام اُن اشخاص کا جنہوں نے بہ کامیابی امتحان دیا ہے بترتیب لیاقت کے گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ مین مشتہر کرائیگا۔

۱۳۔ ہر امیدوار کو جو امتحان مین کامیاب ہوا ہو بر طبق درخواست کے بعد دو سال کے اندر تاریخ مشتہر ہونے اُسکے نام سے گزٹ مین اندر و ئے قاعدہ ماسبق کے گذری ہو سارٹیفکٹ لیاقت بموجب حکم بورڈ امتحان ملیگا سارٹیفکٹ کاغذ اسٹامپ پر ہوگا جسکو سائل داخل کریگا۔

قیمتی ۵ اگر نامبردہ نے لیاقت بھرتی ہونے کی بطور وکیل ہائی کورٹ حاصل کی ہو۔

قیمتی عہ اگر نامبردہ نے لیاقت بھرتی ہونے کی بطور پلیڈر حاصل کی ہو۔

قیمتی عہ اگر نامبردہ نے لیاقت بھرتی ہونیکی بطور مختار حاصل کی ہو۔

دربارہ بھرتی واندراج نام متعلق پلیڈران

و مختاران و تجدید سارٹیفکٹ

۱۴۔ اشخاص ذیل بطور پلیڈران کے عدالت ہاے ماتحت ممالک مغربی

وشمالی مین بھرتی کیئے جا سکتے ہین۔

(۱) ہر شخص جسنے خطاب بی۔ ایل کا یونیورسٹی کلکتہ یا مدراس یا بمبئی سے حاصل کیا ہو یا یونیورسٹی ہائے مذکورہ مین سے کسی یونیورسٹی کا لیسنشیٹ ان لا ہو اور جو بصحت و آسانی ہندوستانی زبان بول سکتا ہو مگر شرط یہہ ہے کہ شخص مذکور بطور پلیڈر بھرتی کیئے جانے کی درخواست ہائی کورٹ مین ایک سال کے اندر تاریخ خطاب یا لیسنس پانے سے پیش کرے۔

(۲) ہر شخص جو سارٹیفکٹ لیاقت پیش کرے جو اسکو بموجب قاعدہ ۴۰ منجملہ قواعد مندرجہ بالا یا قاعدہ ۴۲ سرکیولر حکم نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۲ء کے عطا ہوا ہو۔ مگر شرط یہہ ہے کہ شخص مذکور بطور پلیڈر بھرتی کیئے جانے کی درخواست ہائی کورٹ مین ایک سال کے اندر تاریخ سارٹیفکٹ لیاقت سے یا اس میعاد مزید کے اندر داخل کرے جو کسی خاص وجہہ سے عدالت ہائی کورٹ عطا کرے۔

۴۲ — درخواست واسطے بھرتی کیئے جانیکے بطور پلیڈر یا مختار کے بذریعہ عرضی ہائی کورٹ مین کی جائیگی اور اسپر اسٹامپ از روے ضمن (د) دفعہ ضمیمہ ۲ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء کے لگایا جائیگا عرضی مذکور مین سائل یہہ بیان کریگا کہ آیا وہ کسی عہدہ سرکاری پر مامور ہے یا کوئی تجارت یا اور کوئی کاروبار کرتا ہے عرضی معہ سارٹیفکٹ لیاقت کے جسکا تذکرہ قاعدہ ماسبق مین کیا گیا اور منی آرڈر ڈاکخانہ اس تعداد کی جو برابر قیمت کاغذ اسٹامپ ہو جو سارٹیفکٹ کے واسطے جسکا سائل حاصل کرنا چاہتا ہے ہو ضرور ہے کہ بتوسط جج ضلع جہان سائل علی العموم اپنا پیشہ کرنا چاہتا ہو پیش کی جاویگی اور جج ضلع اسکو معہ اپنی رائے کے جو وہ اسپر لکھنا مناسب سمجھے رجسٹرار ہائی کورٹ کے پاس بھیجے۔

۳۴ — درخواست پر عدالت لحاظ کریگی اور اگر وہ منظور ہو تو سارٹیفکٹ بنام سائل بدستخط رجسٹرار مطابق کسی ایک نمونہ کے نمونہ ہائے مفصلہ ذیل سے بھیجا جائیگا ۔

ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۹ء

ضمن (ج) حصہ اضیمہ ۲ ؎

(اسٹامپ مبلغ ۵ عہ)

بموجب ایکٹ متعلق اشخاص قانون پیشہ مصدرہ ۱۸۷۹ء کے مین بذریعہ اس تحریر کے تصدیق کرتا ہون کہ ——— ولد ——— ساکن ——— ضلع بطور پلیڈر بھرتی کیا گیا اور اسکو اجازت دی جاتی ہے کہ جملہ عدالت ہائے ماتحت و محکمہ جات مال مین تا اختتام سال رواں کلندرہ کے حاضر ہو اور سوال و جواب او رعمل کرے ۔

آج بتاریخ   بدستخط میرے و بمہر عدالت دیا گیا ۔

ضمن (د) حصہ اضیمہ ۲

اسٹامپ ۵ عہ

بموجب ایکٹ متعلق اشخاص قانون پیشہ مصدرہ ۱۸۷۹ء کے مین بذریعہ اس تحریر کے تصدیق کرتا ہون کہ ——— ولد ——— ساکن ——— ضلع ——— بطور پلیڈر بھرتی کیا گیا اور اسکو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ جملہ عدالت ہائے ماتحت فوجداری و عدالت ہائے جج ماتحت مین جو معمولی ابتدائی اختیار سماعت بابت ایسی نالشات کے استعمال کرتی ہون جنمین تعداد زر یا قیمت شئے دعوی الیت

زیادہ نہو۔ و عدالت ہاے منصفی مین جو معمولی اختیارات سماعت عطیہ دفعہ ۲۰ ایکٹ متعلقہ عدالت ہاے دیوانی واقعہ بنگال بابت ۱۸۷۱ء استعمال کرتے ہون و عدالت ہاے جج ماتحت و منصفی مین جو اختیار سماعت عطیہ دفعہ ۲۹ ایکٹ مذکور استعمال کرتے ہون و عدالت ہاے اسسٹنٹ کمشنر و ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و تحصیلدار و جملہ محکمہ جات مال مین تا اختتام سال روان کلندرہ کے حاضر ہوا در سوال و جواب و عمل کرے۔

آج بتاریخ   بدستخط میرے و بہ مہر عدالت دیا گیا۔

ضمن (۵) حصہ ا ضمیمہ ۲

اسٹامپ مبلغ (عمہ)

بموجب ایکٹ متعلقہ استخاص قانون پیشہ مصدرہ ۱۸۷۹ء کے مین بذریعہ اس تحریر کے تصدیق کرتا ہون کہ ــــــ ولد ــــــ ساکن ــــــ ضلع ــــــ بطور پلیڈر بھرتی کیا گیا اور اوسکو اجازت دی جاتی ہے کہ عدالت ہاے منصفی مین جو معمولی اختیار سماعت عطیہ دفعہ ۲۰ ایکٹ متعلقہ عدالت دیوانی بنگال بابت ۱۸۷۱ء کے اختیار سماعت عطیہ دفعہ ۲۹ ایکٹ مذکور استعمال کرتے ہون و جملہ محکمہ جات مال و عدالت ہاے ماتحت فوجداری مین باستثنار عدالت ہاے سشن و عدالت ہاے مجسٹریٹ کے جب کہ مجسٹریٹ ہاے موصوف اختیارات صیغہ اپیل استعمال کرتے ہون تا اختتام سال روان کلندرہ کے حاضر ہوا ور سوال و جواب اور عمل کرے۔

آج بتاریخ   بدستخط میرے و بہ مہر عدالت دیا گیا

ضمن (ح) حصہ ۳ ضمیمہ ۲

اسٹامپ مبلغ عہ

بموجب ایکٹ متعلق اشخاص قانون پیشہ مصدرہ ۱۸۷۹ء کے مین بذریعہ اس تحریر کے تصدیق کرتا ہون کہ ـــــ ولد ـــــ ساکن ـــــ ضلع ـــــ بطور مختار کے بھرتی کیا گیا ہے اور اوسکو اجازت دیجاتی ہے کہ جملہ عدالتہائے ماتحت مین تا اختتام سال روان کلندرہ کے کام اپنے پیشہ کا کرے ۔

آج بتاریخ بدستخط میرے و بہ مہر عدالت دیا گیا ۔

ضمن (ط) حصہ ۳ ضمیمہ ۲

اسٹامپ مبلغ عہ

بموجب ایکٹ متعلقہ اشخاص قانون پیشہ مصدرہ ۱۸۷۹ء کے مین بذریعہ اس تحریر کے تصدیق کرتا ہون کہ ـــــ ولد ـــــ ساکن ـــــ ضلع ـــــ بطور مختار بھرتی کیا گیا ہے اوسکو اجازت کرنے اپنے پیشہ کی عدالتہائے جج ماتحت و منصف و اسسٹنٹ کمشنر و ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و تحصیلدار مین و عدالتہائے مطالبات خفیفہ و جملہ عدالتہائے ماتحت فوجداری مین تا اختتام سال روان کلندرہ کے دیجاتی ہے ۔

آج بتاریخ بدستخط میرے و بہ مہر عدالت دیا گیا ۔

ضمن (ی) حصہ ۳ ضمیمہ ۲

اسٹامپ مبلغ صہ

بموجب ایکٹ متعلق اشخاص قانون پیشہ مصدرہ ۱۸۷۹ع کے مین بذریعہ تحریر
ھذا اس امر کی تصدیق کرتا ہون کہ ——— ولد ——— ساکن ضلع ———
بطور مختار بھرتی کیا گیا ہے اور اسکو اجازت دیجاتی ہے کہ عدالت ہائے منصفی
و جملہ عدالت ہائے ماتحت فوجداری مین باستثنائے عدالت ہائے سشن و اسسٹنٹ
ہائے مجسٹریٹ کے جب کہ مجسٹریٹ ہائے موصوف اختیارات سماعت صیغہ اپیل
استعمال کرتے ہون تا اختتام سال روان کلندرہ کے اپنے پیشہ کا
کام کرے -

آج بتاریخ بدستخط میرے و بمہر عدالت دیا گیا -

---

۴۴ - پلیڈران و مختاران کو یہہ اجازت نہین دی گئی ہے کہ اس ضلع کی کسی عدالت
مین اپنے پیشہ کا کام کرین جسکی فہرست مین انکے نام درج نہوئے ہین -

۴۵ ——— درخواست اندراج نام بطور پلیڈر یا مختار بموجب احکام دفعہ ۸
یا ۹ ایکٹ متعلقہ اشخاص قانون پیشہ مصدرہ ۱۸۷۹ع کے بذریعہ عرضی اس عدالت
مین کرنا چاہئیے جس مین سائل خواستگار اندراج نام ہو درخواست کے ساتھہ سارٹیفکیٹ
متذکرہ دفعہ ۷ ایکٹ مذکور ہوگا اور سائل اسکو اصالتًا یا بذریعہ شخص قانون
پیشہ کے جو عدالت مذکور مین کام کرتا ہو اور جسکو باضابطہ اختیار اس بارہ مین
دیا گیا ہو پیش کرے -

۴۶ ——— اگر سارٹیفکٹ سے یہہ ثابت ہو کہ سائل مستحق اندراج نام ہے
تو عدالت اسکا نام اس رجسٹر مین درج کریگی جو حسب نمونہ ذیل ہوگا اور واسطے
سارٹیفکٹ پر یادداشت بہ تصدیق اس امر کے ثبت کریگی کہ نام سائل کا اس عدالت

کی فہرست مین درج کیا گیا

نمونہ رجسٹر

۱	۲	۳	۴	۵	۶
نام	باپ کا نام	پلیڈر یا مختار	قیمت اسٹامپ سارٹیفکیٹ	فہرست مین اندراج نام کی تاریخ	کیفیت

۴۷ — اگر کوئی پلیڈر یا مختار کسی اور ضلع مین علاوہ اُس ضلع کے جہان وہ ابتدائً درج فہرست ہوا ہو درج فہرست ہونا چاہے تو اُسکو لازم ہے کہ بذریعہ عرضی کے درخواست بحضور جج ضلع مذکور کے گذرانے اور اُسکے ساتھ اپنا اخیر سارٹیفکٹ اور سند چال چلن جو اُس ضلع سے حاصل کی ہو جہان اُسنے اخیر مرتبہ کار پیشہ کیا ہو پیش کرے اگر اُسکے کاغذات درست ہون تو وہ داخل فہرست ہو سکتا ہے اور اگر اُسکے سارٹیفکٹ کی کچھہ میعاد باقی ہو تو وہ بذریعہ اُسکے سیاد و غیر منقضیہ تک کام اپنے پیشہ کا کر سکتا ہے ۔

ہر جج ضلع برطبق درخواست کے ایک سند چال چلن کی ہر ایسے پلیڈر یا مختار کو عطا کرے گا جو اُسکے ضلع مین درج فہرست ہوا اور جو دوسرے ضلع مین کار پیشہ کرنا چاہے بجز اسکے کہ جج کی رائے مین وجہہ موجہہ سند مذکور کے نہ دینے کی ہو کہ اسکی

صورت مین انکار معہ وجہہ کے پشت درخواست پر تحریر کیا جاویگا مگر شرط یہہ ہے
کہ اگر پلیڈر یا مختار نے عدالت ضلع مین کام نہ کیا ہو بلکہ کسی اور عدالت واقع
ضلع مین کام کیا ہو تو حاکم عدالت مذکور سند عطا کرے اور جج ضلع اسپر اپنے
دستخط تصدیقی ثبت کرے ۔

۴۸ ۔ درخواست ہاے تجدید سارٹیفکٹ بتاریخ یا قریب تاریخ ۱۵ ار دسمبر
بذریعہ سوال کے کہ جسپر اسٹامپ بموجب ضمن (ب م) ۱۰ ضمیمہ ۲ ایکٹ رسوم عدالت
مصدرہ ۱۸۷۰ء کے ہوگا روبروے جج ضلع کے جہان سائل معمولی طور پر کار پیشہ
کرتا ہو پیش کیجاوینگی اس سوال کے ساتھہ سارٹیفکٹ جو منقضی المیعاد ہونیوالا ہے
اور کاغذ اسٹامپ اُس قیمت کا جو تجدید سارٹیفکٹ کے واسطے ضرور ہو شامل
ہونگے اور سائل اصالتًا اُسکو پیش کریگا یا بحالت اصالتًا حاضر نہو سکنے سائل کے کوئی
شخص قانون پیشہ جو عدالت ضلع مین کام اپنے پیشہ کا کرتا ہو اور جسکو اس باب
مین باضابطہ اختیار دیا گیا ہو پیش کریگا ۔

۴۹ ۔ سارٹیفکٹ مجددہ پر دستخط جج کے ہون گے اور وہ حوالہ سائل
کے اگر وہ اصالتًا حاضر ہو کیا جاویگا یا اُس شخص قانون پیشہ کے حوالہ کیا جاویگا
جسنے سوال پیش کیا ہو سارٹیفکٹ مجددہ کی پشت پر یادداشت اندراج فہرست
جو اُس سارٹیفکٹ پر لکھی ہو جسکی میعاد قریب الانقضا ہے تحریر کی جاویگی اور
عبارت پشت کی تصدیق جج ضلع کریگا ۔ ۵۰ ۔ سارٹیفکٹ ہاے مجددہ حسب ذیل عطا کیجاوینگے

ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۹ء

ضمن (ج م) ۱ ضمیمہ ۲

اسٹامپ مبلغ ۵ روپیہ

چونکہ سارٹیفکٹ دستخطی ـــــ بتاریخ ـــــ موسومہ ـــــ ولد ـــــ
ـــــ پلیڈر جاری ہوا تہا اوسکو مین نے منسوخ کرکے اپنے پاس رکہا ہے لہذا یہہ
سارٹیفکٹ مجددہ جاری کیا جاتا ہے اور ـــــ مذکور کو اجازت دی جاتی ہے کہ
جملہ عدالت ہاے ماتحت ومحکمہ جات مال مین تا اختتام سال روان کلندرہ کے حاضر
ہواور سوال وجواب دعمل کرے
آج بتاریخ بدستخط میرے وبہ مہر عدالت دیا گیا۔

ضمن (د) حصہ اضیمہ ۲

اسٹامپ مبلغ ۵ عہ

چونکہ سارٹیفکٹ دستخطی ـــــ بتاریخ ـــــ موسومہ
ـــــ ولد ـــــ پلیڈر جاری ہوا تھا اسکو مین نے منسوخ کرکے اپنے
پاس رکہا ہے لہذا یہہ سارٹیفکٹ مجددہ جاری کیا جاتا ہے اور ـــــ
مذکور کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ جملہ عدالت ہاے ماتحت فوجداری وعدالت ہاے
جج ماتحت مین جو معمولی ابتدائی اختیار سماعت بابت ایسی نالشات کے استعمال
کرتے ہون جس مین تعداد یا قیمت شے دعوی ایک ہزار سے زائد نہو وعدالت ہاے
منصف مین جو معمولی اختیارات سماعت عطیہ دفعہ ۲۰ ایکٹ عدالت ہاے دیوانی
واقعہ بنگال ۱۸۷۱ع استعمال کرتے ہون اور عدالت ہاے جج ماتحت ومنصف
مین جو اختیار سماعت عطیہ دفعہ ۲۹ ایکٹ مذکور استعمال کرتے ہون اور عدالت
ہاے اسسٹنٹ کمشنر وایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر وتحصیلدار وجملہ محکمہ جات مال مین

تا اختتام سال روان کلندرہ کے حاضر ہو اور سوال و جواب وعمل کرے۔
آج بتاریخ بدستخط میرے و بہ مہر عدالت دیا گیا۔

ضمن (۵) حصہ ۱ ضمیمہ ۲

اسٹامپ مبلغ صہ

چونکہ سارٹیفکٹ دستخطی ——— بتاریخ ——— موسومہ ———

ولد ——— پلیڈر ماتحت درجہ ادنی جاری ہوا تھا اسکو مین نے منسوخ کر کے اپنے پاس رکھا ہے لہذا یہہ سارٹیفکٹ مجددہ جاری کیا جاتا ہے اور ——— مذکور کو اجازت دی جاتی ہے کہ عدالت ہاے منصف مین جو معمولی اختیار سماعت عطیہ دفعہ ۲۰ ایکٹ متعلقہ عدالت دیوانی بنگال ۱۸۷۱ء کے اور اختیار سماعت عطیہ دفعہ ۲۹ ایکٹ مذکور استعمال کرتے ہون اور جملہ محکمہ جات مال اور جملہ عدالت ہاے ماتحت فوجداری مین باستثناے عدالت ہاے سشن و عدالت ہاے مجسٹریٹ کے جب کہ مجسٹریٹ ہاے موصوف اختیارات سماعت صیغہ اپیل کے استعمال کرتے ہون تا اختتام سال روان کلندرہ کے حاضر ہو اور سوال و جواب وعمل کرے۔
آج بتاریخ بدستخط میرے و بہ مہر عدالت دیا گیا۔

ضمن (ج) حصہ ۲ ضمیمہ ۲

اسٹامپ مبلغ صہ

چونکہ سارٹیفکٹ دستخطی ——— بتاریخ ——— موسومہ ———

ولد ـــــ مختار جاری ہوا تہا اُسکو مین نے منسوخ کرکے اپنے پاس رکہا ہے لہذا یہہ سارٹیفکٹ مجددہ جاری کیا جاتا ہے اور ـــــ مذکور کو اجازت دیجاتی ہے کہ جملہ عدالت ہاے ماتحت مین تا انتتام سال روان کلندرہ کے کام اپنے پیشہ کا کرے ـ

آج بتاریخ بدستخط میرے و بہ مہر عدالت دیاگیا ـ

ضمن (ط) حصہ ۲ ضمیمہ ۲

اسٹامپ مبلغ عہ

چونکہ سارٹیفکٹ دستخطی ـــــ بتاریخ ـــــ ـــــ موسومہ ـــــ ولد ـــــ مختار جاری ہوا تھا اُسکو مین نے منسوخ کرکے اپنے پاس رکہا ہے لہذا یہہ سارٹیفکٹ مجددہ جاری کیا جاتا ہے اور ـــــ مذکور کو اجازت کرنے اپنے پیشہ کی عدالت ہاے جج ماتحت و منصف و اسسٹنٹ کمشنر و ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و تحصیلداران و عدالت ہاے مطالبہ جات خفیفہ و جملہ عدالت ہاے ماتحت فوجداری مین تا اختتام سال روان کلندرہ کے دیجاتی ہے ـ

آج بتاریخ بدستخط میرے و بہ مہر عدالت دیاگیا ـ

ضمن (ی) حصہ ۲ ضمیمہ ۲

اسٹامپ مبلغ صمہ

چونکہ سارٹیفکٹ دستخطی ـــــ بتاریخ ـــــ موسومہ ـــــ

ولد ـــــ مختار جاری ہوا تھا اُسکو مین لنے منسوخ کر کے اپنے پاس رکھا ہے
لہذا یہہ سارٹیفکٹ مجددہ جاری کیا جاتا ہے اور ـــــ مذکور کو اجازت دیجاتی
جاتی ہے کہ عدالت ہاے منصف وجملہ عدالت ہاے ماتحت فوجداری بین باستثناً
عدالت ہاے سشن و عدالت ہاے مجسٹریٹ جب کہ مجسٹریٹ ہاے موصوف
اختیارات صیغہ اپیل استعمال کرتے ہون تا اختتام سال روان کلنڈرہ کے
اپنے پیشہ کا کام کرے ۔

آج بتاریخ بدستخط میرے و بہ مہر عدالت دیا گیا ۔

۱۵ ـــ صاحبان جج ضلع ہر سال جنوری مین ایک نقشہ حسب نمونہ ذیل
اُن سارٹیفکٹون کا ہائی کورٹ مین ارسال کرینگے جو اونہون نے سال کلنڈرہ
ماسبق مین تجدید کئے ہون اور نیز اسما اُن پلیڈران اور مختارون کے ارسال
کرینگے جنہون نے اپنے سارٹیفکٹون کی تجدید رپورٹ کی تاریخ تک نہ کرائی ہو
اور جو کہ اس وجہہ سے مجاز کار پیشہ کرنے کے نہون ایک فہرست متضمن اسما جمیع
اشخاص مذکور سکان عدالت مین آویزان کی جاویگی باین اطلاع کہ نا مبردگان
مستوجب تاوان ہونگے اگر یہہ دریافت ہوگا کہ بلا تجدید سارٹیفکٹ کے
اُنہون نے کام اپنے پیشہ کا کیا ۔

نمونہ

نمبر مندرجہ رجسٹر ہائی کورٹ و سنہ بہرتی کئے جانیکا	نام معہ خطاب کے اگر کچھ ہو	ولدیت	مقام پیشہ کے کام کرنیکا	قیمت اسٹامپ سارٹیفکٹ	تاریخ تجدید اخیر مرتبہ	کیفیت

اس ضلع کا نام جس مین کوئی پلیڈر یا مختار ابتدا ً درج فہرست ہوا ہمیشہ خانہ کیفیت مین تحریر کرنا چاہیے درحالیکہ پلیڈر یا مختار کا نام کسی دوسرے ضلع مین درج فہرست ہوگیا ہو اور اس نقشہ مین نام اُسی ترتیب سے درج کئے جاوین جس ترتیب سے رجسٹر ہائی کورٹ مین مندرج ہون۔

۵۲ — اگر کوئی پلیڈر یا مختار بعد حصول سارٹیفکٹ کے عرصہ تین سال تک بعد انقضاء اُسکی میعاد کی تجدید کرانے مین اُسکے قاصر رہے تو وہ معطل کیا جائیگا اور مجاز تجدید اپنے سارٹیفکٹ کا بلا حکم خاص ہائی کورٹ کے جسکی درخواست بوساطت جج ضلع کی جاویگی نہوگا۔

فیس جو بابت محنتانہ ایڈوکیٹ یا وکیل یا ایٹرنی یا پلیڈر یا مختار طرفثانی کی نسبت کارروائیات صیغہ اپیل ہائی کورٹ و عدالت ہائے ماتحت کے واجب الادا ہین۔

۵۳ — نالشات مین یا مقدمات اپیل مین (جو بنا راضی ڈگریات ابتدائی یا صیغہ اپیل ایسی نالشات کے ہون) جو بابت زر نقد یا اسباب

یا دیگر جائداد منقولہ یا اراضی یا دیگر جائداد غیر منقولہ ہر قسم کی ہوں حسب ذیل شرح واجب الادا ہوگا۔

درحالیکہ نالشات یا اپیل مذکور کا فیصلہ روداد بر بعد جوابدہی کے ہوا ہو۔

(۱) اگر تعداد زر یا مالیت دعوی زائد از مبلغ صہ نہو تو صہ فی صدی۔

(۲) اگر تعداد زر یا مالیت زائد از مبلغ صہ ہو اور زائد از مبلغ عہ نہو تو مبلغ صہ پر حسب متذکرہ بالا و بقیہ پر عہ فی صدی

(۳) اگر تعداد زر مالیت مبلغ عہ سے زائد ہو اور مبلغ صہ سے زائد نہو تو مبلغ عہ پر حسب متذکرہ بالا اور بقیہ پر عہ فی صدی۔

(۴) اگر تعداد زر یا مالیت مبلغ صہ سے زائد ہو اور مبلغ لہ سے زائد نہو تو مبلغ صہ پر حسب متذکرہ بالا اور بقیہ پر ہ فی صدی۔

(۵) اگر تعداد زر یا مالیت لہ سے زائد ہو تو مبلغ الہ۔

جبکہ نالشات یا مقدمات اپیل مذکور یکطرفہ یا بر بنا اقبال دعوی فیصلہ ہوئے ہوں۔

(۱) اگر تعداد زر یا مالیت دعوی پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ نہو تو صہ فی صدی سے زائد نہو۔

(۲) اگر تعداد زر یا مالیت پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ ہو اور بیس ہزار روپیہ سے زیادہ نہو تو پانچ ہزار روپیہ تک حسب شرح بالا اور بقیہ پر ایک روپیہ فی صدی سے زیادہ نہو۔

(۳) اگر تعداد زر یا مالیت بیس ہزار روپیہ سے زیادہ ہو اور پچاس ہزار روپیہ سے

زیادہ نہو تو بیس ہزار روپیہ تک حسب شرح بالا اور بقیہ پر ۸ر فی صدی
سے زیادہ نہو۔

(۴) اگر تعداد زر یا مالیت پچاس ہزار روپیہ سے زیادہ اور اسی ہزار روپیہ سے
زیادہ نہو تو پچاس ہزار روپیہ پر بشرح بالا اور بقیہ پر ۴ر فی صدی سے
زیادہ نہو۔

(۵) اگر تعداد زر یا مالیت اسی ہزار روپیہ سے زیادہ ہو تو پانچ سو روپیہ سے
زیادہ نہو۔

۵۴ ــــ درخواستون کی بابت جو حسب دفعات ۵۲۳ و ۵۲۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی
کے ہون محنتانہ بشرح ذیل واجب الادا ہوگا۔

(۱) اگر تعداد زر یا مالیت دعوی زائد از مبلغ صمہ نہو تو عصہ ر فی صدی سے
زائد نہو۔

(۲) اگر تعداد زر یا مالیت صمہ سے زیادہ ہو اور عسہ سے زائد نہو تو صمہ
پر حسب شرح بالا اور بقیہ پر عصر فی صدی سے زائد نہو۔

(۳) اگر تعداد زر یا مالیت عسہ سے زائد اور صہ سے زائد نہو تو عسہ
پر حسب شرح بالا اور بقیہ پر ۸ر فی صدی سے زائد نہو۔

(۴) اگر تعداد زر یا مالیت دعوی لہ سے زائد ہو تو عما ر سے زائد نہو۔

۵۵ ــــ تحقیقات مفلسی متعلقہ باب ۲۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین محنتانہ وکیل
سرکار کو جسنے درخواست اجازت مفلسی کی نسبت اعتراض کیا ہو یا مدعی کی مفلسی
کے فسخ ہونیکی درخواست دی ہو بحساب عسہ فی صدی اُس رسوم عدالت کا

مقدار پر لایا جائیگا جو اُس وقت مین واجب الادا ہو تاکہ نالش ایسی شخص نے جو بیان مفلسی کرتا ہے نہ رجوع کی ہوتی - مگر شرط یہہ ہے کہ محنتانہ اس قاعدہ بموجب [illegible] سے زیادہ نہ لایا جائیگا -

۵۶ ---- اپیل ہائے بنا راضی احکام و دیگر مقدمات مین محنتانہ بحساب ذیل واجب الادا ہوگا -

(۱) اگر تعداد زر یا مالیت دعوی پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ نہو تو عصہ ۴ ر فی صدی -

(۲) اگر تعداد زر یا مالیت پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ ہو اور بیس ہزار روپیہ سے زیادہ نہو تو پانچ ہزار روپیہ پر بشرح بالا و بقیہ پر ۸ ر فی صدی -

(۳) اگر تعداد زر یا مالیت بیس ہزار روپیہ سے زیادہ ہو اور پچاس ہزار روپیہ سے زیادہ نہو تو بیس ہزار روپیہ پر بشرح بالا و بقیہ پر ۴ ر فی صدی -

(۴) اگر تعداد زر یا مالیت پچاس ہزار روپیہ سے زیادہ ہو اور اسّی ہزار روپیہ سے زیادہ نہو تو پچاس ہزار روپیہ پر بشرح بالا اور بقیہ پر ۲ ر فی صدی -

(۵) اگر تعداد زر یا مالیت اسّی ہزار روپیہ سے زیادہ ہو تو مبلغ ۱۱ صہ

۵۷ ---- الفاظ تعداد زر یا مالیت دعوی مستعملہ قواعد ۵۳ و ۵۴ و ۵۶ سے مطلب اُس تعین سے ہی جو عرضی دعوی یا درخواست یا یادداشت اپیل مین درج ہوا ہو اور جب کہ رسوم عدالت بحساب مالیت کے

واجب الادا ہو تو موافق اُس مالیت کے جسکی رو سے رسوم عدالت دی گئی ہو۔

۵۸ — تعداد زر یا مالیت دعوی مین جو کسرات ایک روپیہ کی ہون وہ محنتانہ واجب الادا کے حساب کرنے مین محسوب نہونگی۔

۵۹ — باوجود احکام قواعد ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ کے عدالت کو اختیار ہے کہ بوجوہ خاص جو تجویز مین قلمبند کی جاوین کسی مقدمہ مین زیادہ یا کم محنتانہ بہ نسبت اُسکے جو قواعد مذکور مین مندرج ہے دلادے۔

۶۰ — اُن صورتون مین جنمین شئے متدعویہ کی تعین مالیت نہین ہوسکتی ہے عدالت یا مہتمم عدالتی کورٹ کے عہدہ دار مشخص محصول محنتانہ مناسب بلحاظ اُس وقت کے جو فیصلہ مقدمہ مین صرف ہوا ہو اور بلحاظ نوعیت اُن بحثون کے جو اُن مین پیدا ہوئی ہون مقرر کریگا۔

۶۱ — اگر چند مدعا علیہم جو استحقاق مشترک یا واحد رکھتے ہون کسی جوابدعوی مشترک یا جوابدعوی جداگانہ مین جو دراصل ایک ہی ہون کامیاب ہون تو ایک محنتانہ سے زیادہ نہ دلایا جاویگا الا اُس صورت مین کہ عدالت اور طور پر کسی سبب سے حکم دے جو تجویز مین قلمبند ہوگا اگر صرف ایک محنتانہ دلایا جائے تو عدالت ہدایت کریگی کہ مدعا علیہم مین سے کس مدعا علیہ کو دلایا جاویگا یا عدالت باہین چند مدعا علیہم کے اُس طور پر تقسیم کریگی جیسا کہ مناسب سمجھے گی۔

۶۲ — اگر چند مدعا علیہم جنکا استحقاق جداگانہ ہون جوابدعوی مختلف و علیحدہ پیش کرین اور کامیاب ہون تو محنتانہ ایک مشخص قانون پیشہ کا بابت ہر مدعا علیہ کے جو بذریعہ علیحدہ مشخص قانون پیشہ کے حاضر ہوا ہو بابت اُسکے جداگانہ استحقاق کے دلایا جاسکتا ہے۔

اس قسم کا محنتانہ اگر دلایا جائیگا تو اُسکا شمار بلحاظ مالیت استحقاق
جداگانہ مدعا علیہ مذکور کے اُس طور سے ہوگا جسکی تصریح اوپر کی گئی -

۶۳ — بابت ہر محنتانہ کے جو از روے دو قواعد اخیر ماسبق کے دلایا جائے
صرف قیمت اسٹامپ ایک وکالت نامہ کی بطور خرچہ کے دلائی جائیگی -

۶۴ — سواے اس صورت کے کہ جب التوا برضامندی جملہ فریق کے
ہوا ہو یا جبکہ بوجہہ ناکافی ہونے اطلاع کے کسی فریق کو وقت مناسب واسطے
طیار ہونے تجویز مقدمہ کے نہ ملا ہو تو علی العموم مہلت ندی جائیگی بجز اس شرط
کے کہ فریق درخواست کنندہ کل خرچہ اُس روز کا معہ محنتانہ مناسب شخص قانون
پیشہ کے جسکو فریق مخالف نے مقرر کیا ہو ادا کرے -

۶۵ — شخص قانون پیشہ پر جسکو محنتانہ واسطے پیروی یا جوابدہی نالش کے
بحساب فی صدی ملا ہو لازم ہے کہ نالش مین اخیر تک پیروی کرے اور جمیع ضروری
درخواستین صیغہ اجراء ڈگری مین بلا لینے محنتانہ مزید کے کرے اور ڈگریدار کو یہہ
اختیار نہین ہے کہ مدیون ڈگری پر دوسرا محنتانہ بابت ادن درخواستون کے
جو صیغہ اجراء ڈگری مین دی گئی ہون عائد کرے الا اُس صورت مین کہ یہہ ثابت
ہوسکتا ہو کہ اُس شخص قانون پیشہ کی خدمات جو ابتداءً مقرر کیا گیا تھا حاصل
نہین ہوسکتی تھین لہذا دوسرا شخص قانون پیشہ بضرورت مقرر کیا گیا -
محنتانہ ثانی خرچہ و صرف ضروری متصور نہوگا اگر بلا اُسکے صرف کے
خدمات اُس شخص قانون پیشہ کی جو ابتداءً مقرر کیا گیا تھا حاصل ہوسکتی ہون

۶۶ — کسی فریق سے کوئی محنتانہ بابت اُسکے فریق مخالف کے مختار
کے واجب الادا نہوگا -

در باره زبان

۶۷ - اشخاص قانون پیشہ مجاز ہین کہ دیوانی یا فوجداری کے مقدمات مین کسی عدالت کے روبرو زبان انگریزی مین خواہ برضامندی عدالت و فریقین کے یا بلا ایسی رضامندی کے اُس حالت مین گفتگو کرین جبکہ شخص انگریزی بولنے والے نے انتظام مناسب (بشرطیکہ ضروری ہو) اس امر کا کر لیا ہو کہ جو کچھ وہ کہیگا بزبان عدالت ترجمہ ہو جائیگا -

عام

۶۸ - اگر کوئی شخص جسنے درخواست بھرتی ہونیکی بطور شخص قانون پیشہ کے دی ہو کسی عہدہ سرکاری پر مامور ہو یا کوئی پیشہ یا کاروبار کرتا ہو تو عالی کورٹ کو اختیار ہے کہ اُسکو بھرتی کرنے سے انکار کرے یا اوسکی درخواست پر ایسے احکام صادر کرے جو مناسب سمجھے -

کوئی شخص جو بطور شخص قانون پیشہ بھرتی کئے جانے کے بعد کسی عہدہ سرکاری کو قبول کرے یا کوئی پیشہ یا کوئی اور کاروبار کرے تو وہ اُسکی اطلاع عالی کو دیگا جسکو اختیار ہے کہ شخص مذکور کو کار پیشہ کرنے سے معطل کرے یا ایسے احکام صادر کرے جو مناسب سمجھے اگر شخص قانون پیشہ مذکور پلیڈر یا مختار ہو تو وہ اطلاع بذریعہ جج اُس ضلع کے دیگا جس مین وہ علی العموم پیشہ کا کام کرتا ہے -

۶۹ - وکلا و پلیڈران و مختاران کو جائز نہین کہ رسوم عدالت یا روپیہ یا کفالت نامے زر کی رقم کو واپس لین یا پھیر لین - اِلّا اُس صورت مین کہ ادنکو وکالت نامہ یا مختار نامہ سے بالتصریح انکو ایسا کرنیکا اختیار دیا گیا ہو -

۷۰ - اشخاص قانون پیشہ کو امتناع ہے کہ وہ کسی جائداد کو اپنی نام سے

خواہ دوسرے کے نام سے خرید کرین جو ایسی ڈگریات کے اجرا مین نیلام ہون جو ان عدالتون
مین صادر ہون کہ جنمین وہ بہ اعتبار اپنے پیشہ کے مقرر کئے گئے ہون ۔
جو شخص قانون پیشہ خلاف ورزی اس قاعدہ کا مرتکب ہوگا وہ ملزم بد اعمالی
کا حسب مراد ایکٹ اشخاص قانون پیشہ کے قرار پاویگا اور اُسکی نسبت مطابق اُسکے
عمل درآمد کیا جاویگا ۔ سرکلر آرڈر نمبر ۵ ۱۸۸۶ع

ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر ممالک مغربی و شمالی

صیغہ دیوانی ۔ سرکلر حکم نمبر ۴ ۱۸۸۶ع مورخہ ۷ جون ۱۸۸۶ع

حسب دفعہ ۲۷ ایکٹ ۱۸ ۱۸۶۶ع عدالت یہہ ہدایت کرتی ہے کہ سرکلر حکم نمبر ۵ ۱۸۸۶ع
مین دربارہ فیس کے جو کسی فریق سے بابت محنتانہ ایڈوکیٹ یا وکیل یا اٹرنی فریق ثانی کی نسبت
کارروائیات صیغہ اپیل ہائیکورٹ کے واجب الادا ہے ترمیمات مندرجہ ذیل کیجاوین

اجلاس

آنریبل سر جان ایج صاحب نیٹ چیف جسٹس

حکام	ایضاً ڈبلیو اسٹریٹ صاحب
	ایضاً ایم براڈہرسٹ صاحب
	ایضاً ڈبلیو ٹریل صاحب
	ایضاً سید محمود صاحب

ا ۔ جہان تک کہ قواعد ۳ و ۴ و ۵ و ۶ سرکلر حکم نمبر ۵ ۱۸۸۶ع کو کارروائیات
صیغہ اپیل ہائی کورٹ سے تعلق ہے ضمن ہائے (۴) قواعد ۳ و ۴ و ۵ و ۶ مین
سے الفاظ اور مبلغ اسی ہزار روپیہ سے زاید ہو خارج کئے جاتے ہین اور کل ضمن ہائے

(۵) قواعد ۵۳ و ۵۴ و ۵۶ منسوخ کئے جاتے ہین ۔ تابع ترمیمات مذکور کے قواعد مذکورہ نافذ رہینگے ۔

۲ ۔ قاعدہ ۵۷ جہان تک کہ عالی کورٹ سے متعلق ہے اس تحریر کی رو سے منسوخ کیا جاتا ہے اور بجائے اوسکے قاعدہ ذیل نافذ ہوگا۔

۵۷ (الف) الفاظ تعداد و زر یا مالیت دعوی موقوعہ قواعد ۵۳ و ۵۴ و ۵۶ سے مراد اوس مالیت سے ہوگی جو درخواست یا یادداشت اپیل مین مندرج ہو اور اوس مین مالیت مطابق نرخ بازار شے متنازعہ کے مندرج ہوگی اوس صورت مین کہ حسب دفعہ ۳ ۔ ایکٹ ۷ ۱۸۷۰ء کے قواعد مرتب کئے جاوین مالیت نرخ بازار اراضی متنازعہ کی اون قسم کے مقدمات مین جنکا ذکر اوس دفعہ مین ہے مطابق قواعد مذکور کے محسوب ہوگی الا بعدم موجودگی قواعد مذکور اور پیدا ہونے کسی نزاع یا شبہہ کے مالیت مذکور کی تجویز بذریعہ تحقیقات اوس طریق سے کی جاویگی جو داخل ۱۸۷۰ء دفعہ ۹ ۔ ایکٹ رسوم عدالت ہے ۔

۳ ۔ اس تحریر کی رو سے قاعدہ ۵۹ جہان تک کہ وہ متعلق عالی کورٹ کے ہے منسوخ کیا جاتا ہے اور بعوض اوسکے قاعدہ ذیل نافذ ہوگا۔

۵۹ (الف) ۔ باوجود احکام مندرجہ قواعد ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ کے عدالت مرینا وجہہ موجہہ کے جو فوراً بعد صدور فیصلہ کے فریق مغلوب ظاہر کرے یا اوسکی جانب سے ظاہر کیجاوے اور محنتانہ سے جو قواعد مذکور مین متعلق ہے کم محنتانہ دلا سکتی ہے ۔

دستخط جے کلارک قایم رجسٹرار

ھائی کورٹ آف جوڈیکیچر ممالک مغربی و شمالی

سرکلر حکم نمبر ۳ ۱۸۸۸ء - مقام الہ آباد ۱۴ جون ۱۸۸۸ء

بعد قاعدہ ۳ (انگریزی) سرکلر حکم نمبر ۵ ۱۸۸۶ء عبارت ذیل اضافہ کیجاتی ہے
۳ (الف) - جائز ہے کہ ھائی کورٹ از روے رزولیوشن بتفقہ چیف جسٹس اور حکام کے جو اوسوقت مقام صدر عدالت مین موجود ہون کسی وکیل کو جسنے ہائیکورٹ مین ایک عرصہ تک جو دس سال سے کم نہو کار پیشہ کیا ہو فہرست ایڈوکیٹان عدالت مین داخل کرے -

دستخط ایچ فربر قائممقام رجسٹرار

سرکلر حکم صدورہ صاحبان بورڈ ممالک مغربی و شمالی

نمبر ۳۰ ۲ -

قواعد درباب لیاقت اور داخلہ اور درج فہرست کئے جانے اشخاص ریونیو ایجنٹ کے جملہ عدالت ھاے ممالک مغربی و شمالی ماتحت بورڈ مال مین بموجب دفعہ ۱۷ ضمن (الف) (ب) (ج) ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۹ء -

۱ - ممالک مغربی و شمالی کے اندر کسی محکمہ مال مین کوئی شخص مجاز کام کرنے ریونیو ایجنٹ کا نہوگا الا اس حال مین کہ وہ زمرہ ریونیو ایجنٹون مین داخل کیا گیا ہو اور نام اسکا درج فہرست کر لیا گیا ہو اور بعد اسکے سوا بموجب احکام ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۹ء یا ایکٹ ۱۲ ۱۸۶۵ء اور قواعد ہذا کے حسب ضابطہ لیاقت انجام دینے کام ریونیو ایجنٹ کی رکھتا ہو اور ہر وقت انجام دینے کام ریونیو ایجنٹ کے اس طور کی لیاقت موجود رکھتا ہو اور اسکا نام درج فہرست چلا آتا ہے -

۲ — امیدواران داخلہ زمرہ نئیو اجنبٹون کا امتحان ہر سال بماہ جنوری الہ آباد مین ہوگا اور تاریخ عطائے امتحان اور مقام امتحان کی اطلاع صاحب سکرٹری بورڈ امتحان کی طرف سے حسب ضابطہ بذریعہ گورنمنٹ گزٹ دیجائیگی ۔

۳ — ہر شخص جو کسی محکمہ مال ممالک مغربی و شمالی مین نئیو اجنٹی کی تقرری کا منظوریکا خواستگار ہو اُسے لازم ہے کہ جو تاریخ واسطے امتحان کے جسکا ذکر بعد ازین قواعد ہذا مین کیا جائیگا مقرر ہو اُس سے اقل درجہ دو ماہ پیشتر اس ضلع کے صاحب کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر کو جس مین کہ وہ سکونت رکھتا ہو ایک درخواست اُس امتحان مین داخل ہونیکی گذرانے اور اُس درخواست کے ساتھہ ایک سارٹیفکٹ امور مفصلہ ذیل کا یعنی (الف) یہہ کہ سائل بیس برس سے زیادہ اور تیس برس سے کم عمر کا ہے اور (ب) یہہ کہ سائل کا چال چلن نیک ہے منسلک کرے ۔

اگر کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر متذکرہ بالا بعد اُس تحقیقات کے جو اُسکی دانست مین ضروری ہو امور قابل اندراج سارٹیفکٹ کی صداقت پر اطمینان نہ رکھتا ہو تو اُس درخواست کو نامنظور کرے اگر عہدہ دار مذکور ان امور کی صداقت پر اطمینان رکھتا ہو تو سائل سے امتحان کی رسوم عہ طلب کرے اور جب وہ ادا ہو جاوے تو اُسکو بزمرہ امیدواران داخل کرے اور ایک کتاب مین جو اسی غرض سے مرتب رہیگی اُسکا نام درج رجسٹر کرلے اور اُسکو اُس داخلہ کی نقل مصدق اُس رجسٹر سے انتخاب کرکے عطا کرے اور اُس داخلہ مین ایسے امور در باب عمر و صورت امیدوار مذکور کے درج ہونگے جنسے آیندہ اُسکی شناخت ہو سکے ۔

۴ — تاریخ معینہ امتحان کی اشتہار کے صادر ہونے کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو ہر ضلع کے کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر کو جسکے پاس درخواستین امتحان مذکور مین

داخل ہونیکی گذری ہون لازم ہوگا کہ ایک نقل رجسٹر امیدواروں کی جنکے نام امتحان کے واسطے اوس مین درج کئے گئے ہون معہ زر رسوم کے جو امیدواران درج شدہ سے وصول ہوا ہو سکرٹری بورڈ امتحان صاحب رجسٹرار عدالتی کورٹ کی خدمت مین بہیجے -

۵ - امتحان وکیلان ایجنٹون کا اُن ممتحنون کے روبرو اور اوس مقام مین اور اوس تاریخ پر ہوگا جو بورڈ امتحان واسطے امتحان کے مقرر کرین اور وہ امتحان مضامین مفصلہ ذیل اور زبان ہندوستانی اور فارسی خط مین ہوگا اور ان لوگون کی نسبت جو قسمت کمایون کے محکمہ جات مالی مین کار وکیل ایجنٹ کا کیا چاہین انکا امتحان ہندی خط مین ہوگا -

(۱) قوانین مال ولگان وابکاری و سرکلرات بورڈ مال -

(۲) قوانین اسٹامپ -

(۳) قانون مدت سماعت اور قانون شہادت -

(۴) مجموعہ ضابطہ دیوانی -

قسمت کمایون مین قواعد ضابطہ مروجہ محکمہ جات مالی کی واقفیت بہی مطلوب ہوگی -

۶ - بورڈ امتحان کو اختیار ہوگا کہ امتحان کے مضامین مختلفہ ممتحنون کو جدا جدا حوالہ کرین -

۷ - بورڈ امتحان کو اختیار ہوگا کہ اُس امتحان زبانی کی ہدایت کرین جو کہ ضروری متصور ہو -

۸ - جب کہ ممتحنون کی کیفیات وصول ہو چکین تو بورڈ ممتحن کو لازم ہوگا کہ

نام اون اشخاص کے جنکو وہ لایق تجویز کرین بترتیب حروف تہجی مشتہر کرین اور ایسے اشخاص کے نام گورنمنٹ گزٹ مین مشتہر ہونگے۔

۹ – ہر امیدوار کو جو امتحان مین کامیاب ہو ایک سند لیاقت بحکم بورڈ امتحان عطا کی جائیگی۔

۱۰ – ہر شخص کو جو بموجب احکام ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۹ء اور قواعد ہذا کے حسب ضابطہ لایق قرار دیا گیا ہو جائز ہے کہ ممالک مغربی و شمالی کے جس محکمہ مین عموماً اپنا پیشہ کیا چاہتا ہو اوسکی فہرست ریونیو ایجنٹون مین نام اپنا داخل کرانے کی لئے درخواست گذرانے اور جس محکمہ مین کہ ایسی درخواست کیجائے اوسی لازم ہوگا کہ کتاب مین جو اس غرض کے لئے مرتب رہیگی اوسکا نام اور اوسکی عمر اور اوسکے باپ کا نام اور اوسکی سکونت اور اوسکے داخل ہونیکی تاریخ درج کرے اور بعد ازین اس داخلہ کے مراتب کی اطلاع بورڈ مال کے حضور کرے۔

۱۱ – ہر ریونیو ایجنٹ کو جو حسب مرقومہ بالا درج فہرست کیا گیا ہو ایک قطعہ کاغذ اسٹامپ پر جو کہ اوسی ریونیو ایجنٹ کو داخل کرنا ہوگا ایک سارٹیفکٹ بنمونہ مندرجہ حصہ سوم ضمیمہ ۱ ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۹ء کے ملیگا اور وہ سارٹیفکٹ بدستخط اسسٹنٹ سکرٹری بورڈ مال عطا کیا جائیگا اور ہر سارٹیفکٹ مذکور کی بابت تجدید بہ آخر سال تقویمی حسب منشاء دفعہ ۸ ایکٹ مذکور عمل مین آئے بدستخط حاکم عدالت کے جسمین کہ ریونیو ایجنٹ ابتداءً درج فہرست کیا گیا تھا دیا جائیگا اور ہر ایسی تجدید کی اطلاع عدالت مذکور فوراً صاحبان بورڈ مال ممالک مغربی و شمالی کو کریگی۔

۱۲ – جو ریونیو ایجنٹ کہ حسب ضابطہ بموجب مرقومہ بالا بزمرہ ریونیو ایجنٹون کے داخل اور درج رجسٹر ہوئے ہون اُنہین جائز ہے کہ القاب مشار الیہ سنار ... سارٹیفکٹ اس باب مین کہ کس درجہ کے محکمجات مین وہ مجاز انجام دینے ریونیو

ایجنٹی مین) کسی محکمہ مال مین حاضر ہوکر اپنا کام انجام دین مگر شرط یہہ ہے کہ وہ عدالت
ہائی کورٹ مین حاضر یا جواب وسوال یا پیروی مقدمہ کی کرنیکے مجاز
نہونگے -

۱۳ - اگر کوئی شخص جو ایسا امتحان دے چکا ہو جس سے اُسے بزمرہ
رونیو ایجنٹون کے داخل اور درج فہرست ہونیکا استحقاق حاصل ہو تین برس
تک داخل اور درج فہرست کیے جانیکی درخواست نہ کرے تو وہ بجز خاص حکم صاحبان
بورڈ مال ممالک مغربی وشمالی کے داخل اور درج فہرست نہ کیا جائیگا -

۱۴ - کسی شخص کو جو بموجب دفعہ ۲۰ ایکٹ مذکور کے بزمرہ ریونیو ایجنٹان درج
کتاب نکیا گیا ہو اِس امر کی اجازت عطا ہوسکتی ہے کہ کسی سررشتہ مال مین اپنے
موکل کیطرف سے تمام معاملات یا کسی معاملہ مین کارروائی کرے - جائز ہے
کہ ایسی منظوری اُس مختارنامہ پر ثبت کیجاوے جس مین مختار کے اختیار کی تصریح
کی گئی ہو اور جس پر اسٹامپ حسب ضابطہ لگا ہو - بموجب اشتہار گورنمنٹ نمبری ۲۸ الف
مورخہ ۱۸ اپریل ۱۸۸۰ع (رونیو ڈپارٹمنٹ) صاحبان کلکٹر کو منصب عطاے اختیار
مذا کا حاصل ہے اور وہے بدستور قائم رہینگے تاوقتیکہ منسوخ نہ کئے جائین -

۱۵ - رپورٹ جو کوئی عہدہ دار مالی ہائی کورٹ مین بموجب دفعہ ۱۴ کے کسی
وکیل کی بدچلنی (یعنی عمل خلاف پیشہ) کی نسبت کریگا وہ بوساطت صاحب کلکٹر
ضلع وصاحب کمشنر قسمت جنکی ماتحت عہدہ دار مذکور ہو ارسال ہوگی -

۱۶ - چونکہ دفعہ ۳۴ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ع مین نسبت معنی الفاظ انہور ائزڈ ایجنٹ
جنکا ترجمہ انگریزی مین مختار مجاز کیا گیا ہے شک واقع ہوا ہے لہذا
حکام بورڈ جملہ عہدہ داران مال کو یاد دلاتے ہین کہ دفعہ ۳ ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۹ع
مین تعریف ان لوگون کی درج ہے جو کہ محکمہ جات مال مین بطور ریونیو ایجنٹ کے

کارروائی کر سکتے ہین یعنی وکلا و ریونیو ایجنٹ - مختار لوگ جنکی تعریف دفعہ ۶ مین کی گئی ہے محکمہ بابت مال مین کارروائی کرنے کے مجاز نہین ہین -

احکام
صاحبان بورڈ مال ممالک مغربی و شمالی

مقام الہ آباد مورخہ ۲۴ اگست ۱۸۸۸ء

فقرہ اوّل قاعدہ ۳ - مین ان قواعد کے جو درباب لیاقت و داخلہ و مندرج رجسٹر ہونے ریونیو ایجنٹان کے عدالت ہائے ماتحت بورڈ ممالک مغربی و شمالی مین حسب دفعہ ۱۷ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ء (صفحہ ۷۲ - ۳۰۷ مدراس سرکلرات موجودہ جلد اوّل) منضبط ہین - اضافہ ذیل کیا جاتا ہے -

(دستخط) سی جی کانل
قائم مقام سیکرٹری -

اضافہ

(ج) کہ سائل نے مڈل کلاس اینگلو ورنیکیولر یا ورنیکیولر امتحان پاس کر لیا ہے درصورت فرنگی یا کرانی امیدوار کے ایسا سارٹیفکٹ ہمرشتہ درخواست ہوگا جس سے ظاہر ہو کہ اوسنے امتحان مقررہ درجہ نمبر ۶ فرنگی اسکول پاس کر لیا ہے کوئی امیدوار جو ایسا سارٹیفکٹ پیش کرے جس سے ظاہر ہو کہ وہ کسی ہندوستانی یونیورسٹی کے انٹرنس کا امتحان پاس کر چکا ہے اوسکی نسبت واسطے اغراض قواعد ہذا یہ متصور ہوگا کہ اوسکو وہ لیاقت حاصل ہے جو اوسکو شریک امتحان ہونیکا استحقاق بخشتی ہے مگر شرط یہہ ہے کہ ایسی سائل کی نسبت شرائط بالا (الف) و (ب) کا ایفا ہو -

تنبیہ۔ شرط (ج) کا نفاذ دسمبر ۱۸۸۹ء کے امتحان تک ملتوی رہیگا مگر نمبر ۱ مذکور امتحان مذکور اور سالہاے مابعد کے امتحانوں سے متعلق ہوگی۔

ضمیمہ نمبر ۲

ایکٹ مندرجہ ذیل مجوزہ جناب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ۹ اکتوبر ۱۸۷۹ء کو جناب معظم الیہم کی پیشگاہ سے منظور ہوا۔

ایکٹ نمبر ۱۸ ۱۸۷۹ء مرممہ حسب ایکٹ نمبر ۹ ۱۸۸۴ء

ایکٹ بغرض اجتماع اور ترمیم قوانین متعلقہ اشخاص قانون پیشہ۔

ہرگاہ قرین مصلحت ہے کہ قوانین متعلقہ اشخاص قانون پیشہ ممالک شرقی بنگالہ و ممالک مغربی و شمالی و ممالک پنجاب و اودہ و ممالک متوسط و آسام مجتمع و ترمیم کیے جاویں اور باقی قطعات برٹش انڈیا کی ہر لوکل گورنمنٹ کو اختیار دیا جائے کہ اس ایکٹ کے اوس قدر اجزا کو جو ایسی گورنمنٹ کو مناسب معلوم ہوں اپنے اپنے قلمرو زیر حکومت سے متعلق کیا کریں لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

باب اوّل احکام ابتدائی

دفعہ ۱۔ جائز ہے کہ یہہ ایکٹ بہ تسمیہ ایکٹ متعلقہ اشخاص قانون پیشہ مصدرہ ۱۸۷۹ء موسوم کیا جائے اور وہ یکم جنوری ۱۸۸۰ء کو نافذ پذیر ہوگا۔

یہہ دفعہ اور دفعہ ۲ کل برٹش انڈیا سے متعلق ہوگی

باقی مضمون اس ایکٹ کا پہلے پہل صرف اون ممالک سے متعلق ہوگا جو زیر حکومت جناب نواب لفٹنٹ گورنران ممالک شرقی بنگالہ و ممالک مغربی و شمالی و پنجاب و جناب چیف کمشنر ممالک اودہ و ممالک متوسط و آسام کے ہیں مگر ہر دیگر لوکل گورنمنٹ کو اختیار رہیگا کہ وقتاً فوقتاً بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری کے اس ایکٹ کی باقی شرائط کو کلاً یا جزاً اون ممالک کے کل یا جزو سے متعلق کرے جو اوسکی زیر حکومت ہوں۔

شرح ۔ تمہید یا قبل دفعہ ہذا سے مقصد اور وسعت الفاظ ایکٹ ہذا کی بخوبی ظاہر ہوتی ہے اور جبکہ از روئے دفعہ ہذا کے دفعہ ہذا اور دفعہ ۲ ایکٹ ہذا کل برٹش انڈیا سے متعلق قرار دیگئی ہین البتہ مضمون ایک ہذا صراحتاً اخاص حصص برٹش انڈیا سے متعلق قرار دیا گیا مگر ہر لوکل گورنمنٹ کو جسکے علاقہ حکومت سے ایکٹ ہذا باستثنائے دفعہ ۱ و ۲ متعلق نہین ہے اختیار دیا گیا ہے کہ وقتاً فوقتاً حسب اقتضائے رائے اپنے بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری کے ایکٹ ہذا کے باقی احکام کو کلاً یا جزاً اون ممالک کے کل یا جزو سے متعلق کرے جو اوسکے زیر حکومت ہون ۔

دفعہ ۲ ۔ تاریخ یکم جنوری ۱۸۸۰ء کو اور اوسکے بعد قوانین مندرجہ ضمیمہ اوّل منسلکہ ایکٹ ہذا اس حد تک منسوخ سمجھے جائینگے کہ جسکی صراحت اسمین کی گئی ہے ۔

تمام قواعد اور تقررات جو کسی ایکٹ منسوخ کردہ ایکٹ ہذا کی روسے عمل مین آئے ہون اور تاوانات اور شرح فیس جو اوسکی روسے مقرر ہوئی ہون اور جو اشخاص اوسکی روسے بہرتی کئے گئے یا جنکے نام فہرست مین درج ہوئے ہون یا سارٹیفکٹ جاری ہوے ہون یا جو منظوری اوسکی روسے ہوئی ہو یا احکام صادر ہوئے ہون وہ ایسے سمجھے جائینگے کہ گویا اسی ایکٹ کے مطابق عمل مین آئے اور مقرر اور بہرتی اور فہرست مین داخل کئے گئے اور جاری اور منظور اور صادر ہوئے تہے ۔

جہان کہین حوالہ کسی ایکٹ کا جو اس ایکٹ کی روسے منسوخ ہوا ہے کسی اور ایکٹ یا قانون یا اشتہار مین کیا جاوے جو جاری یا نافذ یا مشتہر ہوا ہو وہ ایسا سمجہا جائیگا کہ گویا اسی ایکٹ کی مناسب شرطون پر حوالہ کیا گیا ہے ۔

دفعہ ۳ ۔ اس ایکٹ مین اگر مضمون یا صدر و ذیل کی عبارت اسکے نقیض نہو تو لفظ جج سے وہ عہدہ دار مراد ہے جو عدالت دیوانی اور فوجداری مین اجلاس کرتا ہو عام اس سے کہ وہ کسی لقب سے مشہور ہے ۔

عدالت ماتحت سے ہرایک عدالت مراد ہے جو عدالت العالیہ ہائی کورٹ کے ماتحت ہو اور اوسمین عدالتہاے سمالبہ خفیفہ جو مطابق ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۵۰ع یا ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۶۵ع مقرر ہوئے ہین شامل ہین۔

لفظ مشترمال ہین وہ عام عدالتین شامل ہین باستثناے عدالت دیوانی جو کسی ایکٹ محبریہ وقت کے بموجب ایسے مقدمات کی تحقیقات اور تجویز کرتی ہین جو زمیندارا اور اونکی اثاسیون یا کارندون سے تعلق رکہتے ہین۔

لفظ شخص قانون پیشہ مین اڈوکیٹ اور وکیل اور اٹرنی ہر ہائی کورٹ کا اور وکیل اور مختار اور ریونیو ایجنٹ داخل ہین۔

شرح۔ لفظ پلیڈر کی تعریف مندرجہ مجموعہ ضابطہ دیوانی اور فوجداری جو کتاب آئینہ وکالت صفحہ ۲ مین ہے قابل ملاحظہ ہے۔

باب ۲

بابت اڈوکیٹ اور وکیل اور اٹرنی کے

دفعہ ۴ ـ ہر شخص جسکا نام بالفعل کسی عدالت عالی کورٹ کی فہرست مین بمطابق اوس فرمان شاہی کے جسکی رو سے وہ عدالت موضوع ہوئی تھی بلقب اڈوکیٹ یا وکیل کے یا جسکا نام حسب مراد دفعہ ۴۱ ـ ایکٹ ہذا مندرج ہو یا آیندہ درج کیا جاوے مستحق ہوگا کہ اون تمام عدالتون مین جو اوس عدالت کی ماتحت ہون جسکی فہرست مین اوسکا نام چڑہا ہوا ہو اور نیز اون تمام سشن عدالت مال مین جو عدالت مذکور کے علاقہ حکومت صیغہ اپیل کی حدود ارضی کے اندر واقع ہون باتباع قواعد نافذ الوقت متعلقہ اوس زبان کے جسمین وکلا یا دیگر اہلکارون کو ایسی عدالت یا سشن مین گفتگو کرنیکا حکم ہے اپنا پیشہ اختیار کرے اور ہر شخص جسکا نام اوس طور سے چڑہا ہوا ہو جو بالعموم اوس عدالت مین اپنا پیشہ کرتا ہو جسکی فہرست مین اوسکا نام درج ہو یا اوسکے ماتحت کی کسی عدالت مین پیشہ کرتا ہو مستحق ہوگا کہ باوصف کسی مضمون مندرجہ دفعہ ہذا کے باعتبار اوس حیثیت کے سوا اوس عالی کورٹ کے جسکی فہرست مین اوسکا نام مندرج نہو باجازت کورٹ موصوفہ اور نیز کسی سشن عدالت مال مین اپنا پیشہ اختیار کرے ـ

مگر شرط یہہ ہے کہ ایسا کوئی وکیل اس دفعہ کی رو سے مجاز نہوگا کہ کسی ہائیکورٹ یا ڈویژن کورٹ یا ایسی عالی کورٹ کے حاکم کے روبرو جو بابت پریذیڈنسی مین عدالت ابتدائی کے اختیارات عمل مین لاتی ہو اپنا پیشہ اختیار کرے ـ

شرح ـ بموجب دفعہ ۳۶ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع کے تقرر وکیل کا بذریعہ تحریر کے ہوگا اور تقرر کی وہ تحریر عدالت مین داخل کیجاویگی اور جب اس طرح داخل ہو جاوے تا وقتیکہ وہ بذریعہ کسی تحریر دستخطی موکل مدخلہ عدالت کے عدالت کی اجازت لیکے

سے منسوخ نہ کی جائے یا تا وقتیکہ وکیل یا موکل فوت نہو یا مقدمہ کی تمام کارروائیات جہان تک کہ اوس موکل سے علاقہ رکھتی ہون اختتام کو نہ پہونچین نافذ سمجھی جائینگی مگر کسی عالی کورٹ کے ایڈوکیٹ کے لیئے بموجب فرمان شاہی مقرر ہوئی ہو ضرور نہین ہے کہ کسی طرح کا نوشتہ متضمن اپنے اختیار پیروی مقدمہ یا عمل کرنے کے عدالت مین داخل کرے - ایڈوکیٹ یا وکیل یا اٹرنی کا نام عالی کورٹ کے رجسٹر مین اوسوقت درج ہوگا جب رسوم معینہ یعنی ۵۰۰ روپے ایڈوکیٹ یا وکیل کے لئے اور ۱۰۰ روپے اٹرنی کے لئے ادا ہو جاوے (ملاحظہ کرو ایکٹ ۱۸۷۹ء ضمیمہ ۱ مد ۲۷ و اشتہار نمبری ۱۴۷۹ ۱۸۸۰ء - نسبت امتناع افشا اون امور کے جنکا علم یا جنکی اطلاع وکیل کو در اثنائے اور بغرض اوسکی ماموری کے بحیثیت قانون پیشہ ہونیکے موکل سے ہوئی ہو اور نیز نسبت امتناع افشا دیگر امور کے دیکھو دفعات ۱۲۶ لغایتہ ۱۲۹ ایکٹ شہادت ہند نمبر ۱ ۱۸۷۲ء - پیروکار جانب سرکار کو اختیار پیروی اور سوال و جواب کرنے کا بلا پیش کرنے کسی حکم تحریری کے ہوگا (دیکھو دفعہ ۴۹۳ ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء - نیز دیکھو شرح زیر دفعہ منظوری وکالت نامہ جانب کسی وکیل عالی کورٹ کے ہمیشہ بلا شرط ہونا چاہیئے دیکھو مقاملہ گوپی ناتھ ملک ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۷ -

یہہ امر قابل بحث ہے کہ آیا وکیل عالی کورٹ واقع بلاد پریسیڈنسی کو استحقاق وکالت کرنے عدالت مطالبہ جات خفیفہ واقع بلاد پریسیڈنسی مین حاصل ہے یا نہین اور اس معاملہ مین نظائر مختلف ہین - بمقدمہ تلسی داس سیل مطبوعہ انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۲ صفحہ ۱۳۳ و ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۲۲۸ یہہ قرار پایا کہ وکیل عالی کورٹ کلکتہ بحیثیت وکیل کے عدالت مطالبہ جات خفیفہ کلکتہ مین اپنا پیشہ کرنیکا مستحق ہے مگر بمقدمہ وکلاء عالی کورٹ بمبئی مطبوعہ انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۰۵ ایہہ تجویز ہوئی کہ سوائے بیرسٹران اور اٹرنیان کے اور کسیکو عدالت

مطالبہ جات خفیفہ مین قانوناً استحقاق وکالت کرنیکا نہین ہے اور ایسا استحقاق از
روے دفعہ ۲ و ۶ و ۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء خواہ اندرو دفعہ ۳۸ و ۴۹
ایکٹ مطالبہ خفیفہ بلاد پریسیڈنسی نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۲ء کے وکلا عدالت عالی کورٹ بمبی کو حاصل نہین ہے
اور مقدمہ ستاسنئی بہوشن بہادری مطبوعہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۸۲ یہہ تجویز ہوئی
کہ جس شخص کو سارٹیفکٹ بموجب دفعہ ۱۲ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۵ء حاصل ہوا وسکو از روے
سارٹیفکٹ مذکور یہہ استحقاق نہین ہے کہ عدالت مطالبہ جات خفیفہ کلکتہ مین وکالت
کرے -

دفعہ ۵ - ہر شخص جسکا نام بالفعل کسی عدالت عالی کورٹ کی فہرست مین بلقب اٹرنی
درج ہے یا آیندہ درج ہو مستحق ہوگا کہ تمام عدالتون مین اپنا پیشہ اختیار کرے جو ایسی عالی
کورٹ کے ماتحت ہون اور نیز اون تمام سررشتہ معاملات مال مین جو عالی کورٹ مذکور کے
علاقہ حکومت صیغہ اپیل کی حدود ارضی کے اندر واقع ہون اور ایسا ہر شخص جسکا نام درج
ہوا اور جو بالعموم اوس عدالت مین پیشہ کرتا ہو جسکی فہرست مین اوسکا نام چڑہا ہو یا کسی اور
عدالت مین پیشہ کرتا ہو جو اوسکی ماتحت ہو وہ باوصف کسی مضمون مندرجہ دفعہ ہذا کے
مستحق ہوگا کہ باعتبار اوس حیثیت کے برٹش انڈیا کی ہر عدالت مین باستثناے
اوس عالی کورٹ مقررہ فرمان شاہی کے جسکی فہرست مین اوسکا نام نہ چڑہا ہو اور ہر سررشتہ
مال مین اپنا پیشہ اختیار کرے -

عالی کورٹ اوس حصہ ملک کی جسمین کوئی اٹرنی دفعہ ہذا کے بموجب اپنا پیشہ اختیار کرے
مجاز ہے کہ وقتاً فوقتاً اس باب مین قواعد مرتب کرے کہ ایسے اٹرنی مصروف پیشہ سے کیا کیا
مناصب اور اختیارات متعلق ہونگے اور اوسکے ذمہ کون کون خدمت رہیگی -

شرح سیلکیٹ کمیٹی نے اپنی رپورٹ مین نسبت دفعات ۴ و ۵ ایکٹ ہذا کے اسطور پر اپنی
راے لکھی ہے

دفعات ۵۴۴ و ۴۶۴ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۵ء کی نسبت اس بنا پر اعتراض کیا گیا ہے کہ اونکی
رو سے ایڈوکیٹ یا وکیل یا اٹرنی ہائی کورٹ کو جسکی وکالت اپنی خاص ممالک مین نہین
چلتی ہے یا تاریکی مین ہے مگر اوسکا نام فہرست سے خارج نہین کیا گیا ہے قابل اسکی ہیہ تہا
کہ دوسرے ممالک مین جا کر وہانکی عدالت ہائے ماتحت مین بلا تبعیت کسی اختیار کے
وکالت کرے اور اس بات کے رفع کرنیکے لیے ہمنے دفعات ۴ و ۵ مسودہ ہذا مین ایڈوکیٹ یا وکیل
یا اٹرنی کسی ہائی کورٹ کو کسی دوسرے ممالک مین بغرض وکالت مستحق ہونیکے لیے یہہ شرط
لگا دی ہے کہ نامبردہ معمولی طور پر اپنی ہی خاص ممالک مین کام پیشہ کا کرتا ہو اور اسکا
نتیجہ یہہ ہوگا کہ وہ ایڈوکیٹ یا وکلا یا اٹرنیان جو بعض اوقات کسی گرد نواح کے ممالک مین
کسی مقدمہ مین مقرر کیے جائین تو وہ اون ممالک مین بدستور حال کے وکالت کر سکینگے لیکن اگر
کوئی ایڈوکیٹ وکیل یا اٹرنی یہہ چاہے کہ کسی دوسرے ممالک مین جا کر مستقل طور پر وہان
کام اپنی پیشہ کا کرے تو اوسپر فرض ہے کہ اپنے آپ کو دیگر ممالک مذکور مین درج فہرست
کرائے نسبت قواعد متعلق اٹرنیان دیکہو ضمیمہ نمبر اسر کلر حکم نمبر ۵ سنہ ۱۸۶۷ء -

اگر اٹرنی اپنی موکل کے کام مین تغافل کرے تو نامبردہ بابتہ اپنی فعل غفلت
کے ذمہ دار ہے - دیکہو علی نقی خان بنام این لی مطبوعہ رپورٹ ہائی کورٹ صاحب
جلد ۱ صفحہ ۱۳۴ -

جبکہ ایک ڈگری مین شرایط ایسے تصفیہ کے درج تہین جو بعام اجلاس عدالت مین بموجب ضابطہ
کونسل جنکو حسب ضابطہ ہدایت کی گئی تہی ہوا تہا تو تجویز ہوئی کہ ڈگری مذکور مابین
فریقین مقدمہ قابل پابندی تہی اگرچہ اٹرنی مدعا علیہ کو اپنی موکل کیطرف سے ایسی
ڈگری کی نسبت رضامندی ظاہر کرنیکا اختیار نہ تہا یا خفی کہ اوسکو صریح طور پر تصفیہ نکرنیکی
ہدایت ہوئی ہو بشرطیکہ فریق ثانی کو ایسے عدم اختیار کا علم نہو اور نیز یہہ تجویز
ہوئی کہ ڈگری مذکور مابین اٹرنی اور اوسکے موکل کے قابل پابندی ہے بشرطیکہ

اوسمین تصفیہ صحیح اور مناسب ہوا اور خلاف صریح ہدایات موکل کے نکیا گیا ہو۔ دیکھو مقدمہ جگناتھ داس گوبردھن داس بنام رام داس گوبردھن داس ریورٹ عالی کورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۶۹۔

اٹرنی وسالیسٹر کو دستاویزات موکل پر حق کفالت بابتہ خرچہ مقدمہ کی حاصل ہے۔ دیکھو مقدمہ بامی کیسر بائی بنام نارنجی والجی مطبوعہ انڈین لار پورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۵۳۔

جبکہ کوئی اٹرنی کسی فریق مقدمہ کے لئے کام کرے اور بعدہ اپنا تعلق مقدمہ مذکورہ سے قطع کرلے تو نامبردہ فریق مخالف کیلئے اوسی مقدمہ مین کام نہین کر سکتا اور بہ طبق گذرنے درخواست منجانب موکل کے عدالت اٹرنی مذکور کو ایسا عمل کرنے سے باز رکھیگی۔ دیکھو رام لعل اگروالہ بنام منیا بی بی انڈین لار پورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۶۹۔

نیز دیکھو مقدمہ فضیلن بی بی بنام عمدہ بی بی مطبوعہ بنگال لار پورٹ جلد ۱ صفحہ ۶۱ زیر دفعہ ۱۸ ایکٹ نہا۔

باب سوم

درباب وکیل اور مختار کے

دفعہ ۶ – حکام عالی کورٹ مجاز ہونگے کہ وقتاً فوقتاً قواعد جو اس ایکٹ کے نقیض نہون نسبت امور مفصلہ ذیل کے مرتب کرین یعنی (الف) بابت لیاقت اور طریقہ امتحان کرنے اور عطائے سارٹیفکٹ کے بنام اشخاص مناسب واسطے انجام دہی کار وکالت عدالت ہائے ماتحت وسررشتہ ہائے مال اندر حدود اراضی اپنے علاقہ اختیار صیغہ اپیل کے اور اگر وہ عدالت ایسی عالی کورٹ ہو جو مطابق فرمان شاہی کے موضوع نہوئی ہو تو ایسی عدالت کے لئے بھی قواعد مرتب کرین۔

(ب) بابت لیاقت اور طریقہ بھرتی کرنے اور عطاے سارٹیفکٹ کے بنام
اشخاص مناسب واسطے انجام دہی کار مختاری متعلقہ عدالت ہاے ماتحت کے
اور اگر وہ عدالت ایسی ہائی کورٹ ہو جو فرمان شاہی کے مطابق مقرر ہوئی ہو تو
ایسی عدالت کے لئے بھی قواعد مرتب کرین۔

(ج) بابت شرح فیس کے جو ایسے اشخاص کے امتحان اور بھرتی ہونیکے وقت
لی جاینگی اور۔

(د) بابت معطلی اور موقوفی ایسے وکلا اور مختاران کے۔

ایسے قواعد موقع کے گزٹ سرکاری مین مشتہر کئے جاینگے اور مشتہر ہونیکے بعد بحکم قانون
کارگر ہونگے مگر شرط یہہ ہے کہ اگر قواعد ایسے ہائی کورٹ کی معرفت مرتب کئے جائین جو
بموجب فرمان شاہی مقرر ہوے ہون تو اون قواعد کا پہلے سے لوکل گورنمنٹ
کے حضور سے منظور ہوجانا ضروریات سے ہے۔

شرح نسبت اون قواعد کے جو عدالت العالیہ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی نے
سب دفعہ ہذا صادر کئے ہین وہ ضمیمہ مین درج ہین (دیکھو سرکلر حکم ۵ سنہ ۱۸۶۸ء مصدرہ
عدالت العالیہ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی)

دفعہ ۷۔ جب دفعہ ۶ کے بموجب کوئی اشخاص بطور وکیل یا مختار کے بھرتی کیا جائے
تو عدالت ہائی کورٹ قطعہ سارٹیفکٹ بہ ثبت دستخط اوس عہدہ دار کے جسکو
ہائی کورٹ وقتاً فوقتاً اس کام پر مقرر کرے شخص مذکور کے نام صادر کرایگی
جسمین اوسکو اجازت دی جایگی کہ سال رواں کے آخر تک عدالتون مین اپنا
پیشہ اختیار کرے اور اگر اوسکا پیشہ وکالت ہو تو اون مالی سرشتون مین
وکالت کرے جو اوسمین مفصل مذکور ہون۔

میعاد مذکور کے اختتام پر وارندہ سارٹیفکٹ مستحق ہوگا کہ اگر وہ اپنا پیشہ قایم

رکہنا چاہیے توبموجب ضابطہ اون قواعد کے جو اس ایکٹ کے نقیض نہون اور عدالت عالی کورٹ سے اس باب مین وقتاً فوقتاً صادر ہون بمعرفت جج اوس عدالت ضلع کے جسکے علاقہ حکومت کی حدود ارضی کے اندر وہ بالعموم اوسوقت اپنا پیشہ کرتا ہو یا بمعرفت کسی اور عہدہ دار کے جو وقتاً فوقتاً اس کام کے لئے عدالت عالی کورٹ سے مقرر کیا جاے اپنے سارٹیفکٹ کی تجدید کراے -

بروقت تجدید ہر سارٹیفکٹ کے وہ سارٹیفکٹ جو اوسوقت وکیل یا مختار کے قبضہ مین ہو منسوخ کیا جائیگا اور صاحب جج یا دوسرا عہدہ دار اوسکو رکہ لیگا -

ہر سارٹیفکٹ تجدید یافتہ پر ایسے جج یا اور عہدہ دار کے دستخط ثبت ہونگے اور وہ سال روان کے آخر تک اثر پذیر ہوگا -

ہر جج یا اور عہدہ دار جو سارٹیفکٹ کی تجدید کرے ایسی تجدید کی اطلاع عدالت عالی کورٹ مین بہیجیگا -

شرح - نسبت قواعد حسب دفعہ ہذا دیکہو سرکلر حکم نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۰ع صادرہ عدالت عالی کورٹ ممالک مغربی و شمالی

دفعہ ۸ - ہر وکیل دارندہ ایسے سارٹیفکٹ کا جو دفعہ ۷ کے بموجب دیا گیا ہو مجاز ہوگا کہ کسی عدالت یا سر رشتہ مال متذکرہ سارٹیفکٹ مین جو اوس عدالت عالی کورٹ کے علاقہ اپیل کی حدود ارضی کے اندر واقع ہو جسنے وکیل مذکور کو بھرتی کیا ہو داخل فہرست کیے جانیکی درخواست کرے اور حاکم عدالت یا اور عہدہ دار مذکور بموجب ضابطہ اون قواعد کے جو اس ایکٹ کے نقیض نہون اور وقتاً فوقتاً عدالت عالی کورٹ یا حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کی تجویز سے صادر ہون اوسکو درج فہرست کریگا اور داخل فہرست ہوجانے کے بعد وہ مجاز ہوگا کہ عدالت یا سر رشتہ مذکور مین اور اونکے ماتحت کے کسی عدالت یا سر رشتہ مال مین حاضر ہو کر سوال جواب و عمل کرے -

شرح نسبت قواعد حسب دفعہ ہذا دیکھو سرکلر حکم نمبر ۵ ۱۸۸۱ع مصدرہ عدالت العالیہ عالی کورٹ ممالک مغربی وشمالی

دفعہ ہذا مین لفظ عمل کرنے سے یہہ مراد ہے کہ کچھہ فعل بطور کارندہ اصل فریق کے کیا جاے اور وہ فعل عدالت سے بطور فعل اصل فریق مذکور تصور کیا جائیگا (دیکھو بمعاملہ درخواست فضل علی مطبوعہ ویکلی رپورٹر فوجداری جلد ۱۹ صفحہ ۸)

وہ وکیل جسکو مدعی نے ایک ایسی نالش مین مقرر کیا ہو جسمین ڈگری بحق مدعی صادر ہوئی ہے اختیار رکھتا ہے کہ بلا پیش کرنے وکالت نامہ جدید منجانب اپنے موکل ایسے دعوی کے جواب مین جو بموجب جز (ا) دفعہ ۲۴۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی سابق مطابق ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ع بابت ادای مقروضہ بعلت اجراء ڈگری کے بابت وکالت کرے ۔ دیکھو گوپال چند بنام گوبند خوشحال رپورٹ عالی کورٹ بمبئی جلد ۵ صیغہ اپیل دیوانی صفحہ ۳ ۔ درخواست تجویز جدید روبرو عدالت مطالبہ جات خفیفہ کی تائید اور پیروی کے لئے اوس وکیل کو جو نالش ابتدائی مین مقرر ہوا ہو وکالت نامہ جدید داخل کرنا ضروری نہین ہے دیکھو متھورن گھوسال بنام سروپ چندر داس ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۴۶۵ ۔

یہہ امر بحث طلب ہے کہ وکیل کے تسلیم کی پابندی کس حد تک موکل پر قابل پابندی ہے اور اسمین مختلف نظایر ہوئے ہین بمقدمہ مسکلی بنام چیتر کنور مطبوعہ رپورٹ عالی کورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۵ صفحہ ۲ یہہ قرار پایا کہ جبکہ وکیل دوران پیروی مقدمہ مین منجانب اپنے موکل کے کوئی امر تسلیم کرے تو موکل پر ایسے تسلیم کی پابندی لازم ہے اور بمقدمہ نراین راے بنام سری ناتھ متر مطبوعہ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۰۴ یہہ قرار پایا کہ موکل اپنے حسب ضابطہ مقرر کردہ وکیل کے تسلیم کا پابند ہے جبکہ تسلیم کسی ایسے امر واقع کی ہو کہ اگر تسلیم مذکور نہ کیا جاتا تو فریق مخالف کو امر واقع مذکور کے ثابت کرنیکا موقع ملتا مگر بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام کاظم منڈل مطبوعہ ویکلی

رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۹۴ یہہ تجویز ہوئی کہ کسی مقدمہ فوجداری مین موکل اپنے وکیل کی
تسلیم کا پابند نہین ہے اور بمقدمہ جسو دا کنور بنام گوری بیجنا تہہ پرشاد مطبوعہ انڈین
ریپورٹ سلسلہ جدید جلد ا صفحہ ۳۶۵ تجویز ہوئی کہ عدالتہائے مفصل مین وکیل
نسبت امور قانونی کے منجانب اپنے موکل کے تسلیم نہین کرسکتا اگرچہ نسبت امور
واقعاتی کے تسلیم کرسکتا ہے (نیز دیکہو مقدمہ عبدالغنی بنام گورمنٹ و بیا مطبوعہ بنگال
رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵ کلاں) - بمقدمہ رام کانت چودہری بنام برندابن چندر واس مطبوعہ
ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۲۴۶ یہہ تجویز ہوئی کہ جبکہ وکیل بوجہہ غلط فہمی قانون کے
اپنی ہدایات سے تجاوز کرکے خلاف ہدایات مذکور عمل کرے تو اوسکی غلط فہمی کا
اوسکے موکل کو پابند نہین کرسکتی اور ایسے ہی اصول پر بمقدمہ وینکٹا اصفا بنام بیاوو
اچھی آما مطبوعہ رپورٹ عالی کورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۲۷ یہہ تجویز ہوئی کہ عدالتہا
کو قبل عمل کرنے ایسی بیانات وکیل پر جو (اوس خاص مقدمہ مین جسمین وکیل مقرر
ہوا ہے) معمولی ضبط اختیار وکیل سے باہر ہون نہایت احتیاط عمل مین لانا
چاہیئے -
بلحاظ الفاظ چند بیانات وکیل مدعیان کے جس سے عدالت اپیل ماتحت نے یہہ نتیجہ نکالا تہا
کہ مدعیان کو علم فریب ضرور اوس تاریخ سے جو اونہون نے ظاہر کی پہلے ہوگیا تہا
یہہ تجویز ہوئی کہ اقبالات زبانی پر جو منجانب وکیل ایک فریق مقدمہ کے ہوئے ہون
احتیاط سے لحاظ کرنا چاہیے اور اون کل اقبالات پر لحاظ کرنا چاہیے اور نامناسب
اصرار اونپر نہین کرنا چاہیئے - دیکہو نتہا سنگہ بنام جودہا سنگہ انڈین لا رپورٹ
سلسلہ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۰۶ -
جبکہ ایک نالش دلاپانے دخل مین مدعا علیہم کے وکیل نے روبرو منصف کے بیان
کیا کہ اگر نقشہ نہاک (جو اوس وقت عدالت مین موجود نہ تہا) سے یہہ ظاہر ہو کہ اراضیات

متنازعہ کے پیمایش بطور حکم متعلقہ مدعی کے ہوئی تہی تو وکیل مذکور کا موکل اپنے دعوے سے دست بردار ہو جاوے تجویز ہوئی کہ یہہ بیان ایسا نہین تہا جسکا کرنا اندر حیطہ اختیار وکیل کے ہو اور بدین وجہہ موکل پابند بیان مذکور کا نہ تہا۔ دیکہو مقدمہ کنوار دیو بنام صداقت محمد خان ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۶۲۔

بمقدمہ راجندر نراین رائے بنام بجی گوبند سنگہ مطبوعہ اپیل عالی ہند مولفہ مور صاحب جلد ۲ صفحہ ۳۰۵ یہہ تجویز ہوئی کہ اگر وکیل کوئی ایسا امر تسلیم کرے جسکا اوسکو اختیار دیا گیا ہو تو ایسی تسلیم موکل پر قابل پابندی ہے گو موکل مذکور بوقت تسلیم کئے جانے کے عدالت مین موجود نہو۔

بمقدمہ واسی بنام ہیتم بہادر مطبوعہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۳ یہہ تجویز ہوئی کہ صاف وصریح تسلیم ذمہ داری منجانب وکیل مدعا علیہ کے جسکے اختیار کی نسبت اعتراض نہین کیا گیا تہا الغرض صدور ڈگری بحق مدعی کافی تہا۔ بمقدمہ کالکا نند بہٹا چارجی بنام گریجا بالا دیبا مطبوعہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۲ تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ کے وکیل کی تسلیم عدالت مین قانونی شہادت وصولیابی روپیہ کے ہے۔

بمقدمہ پیر بہم سکہہ بنام پیتہی رام مطبوعہ رپورٹ عالی کورٹ آگرہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۲ یہہ تجویز ہوئی کہ بصورت نہونے کسی صریح شرط اندر وکالت نامہ کے وکیل کو یہہ اختیار نہین ہے کہ کوئی ایسا تصفیہ مقدمہ کا کرے جو موکل پر قابل پابندی ہو اور اسی اصول پر بمقدمہ سردار بیگم بنام عزت النسا مطبوعہ رپورٹ عالی کورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۲ صفحہ ۱۴۹ یہہ تجویز ہوئی کہ جب تک وکلا کو خاص اختیار نہ دیا جاوے تب تک انکا پیروکار ان مقدمات مین جنکی وے پیروی کرین تصفیہ کرنیکا اختیار نہین ہے۔

بمقدمہ ابوالقادر بنام اندرسن سیٹ مطبوعہ رپورٹ عالی کورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۲۴ یہہ تجویز ہوئی کہ رضامندی وکیل ایک فریق کی نسبت اس امر کے کہ ڈگری قابل بحال نہین

کسی دوسری جائداد پر سواے اوس جائداد کے ہو جسمین فریقین مقدمہ کو کوئی حق حاصل ہے
ایک ایسی رضامندی ہے جو مقدمہ کے احاطہ سے باہر ہے اور بدین وجہہ رضامندی
مذکورہ فریق مذکور پر قابل پابندی ہو سکتی ہے اور نہ اوسپر عدالت عمل کر سکتی ہے ـ
بمقدمہ حکیم النسا بنام بلدیو مطبوعہ رپورٹ ہائی کورٹ آگرہ جلد ۳ صفحہ ۹۰۳ جبکہ وکیل
جسکو صرف معمولی طور پر اختیار جوابدہی دیا گیا تھا یہہ کہا کہ اگر مدعی بحلف بیان کرے
کہ مدعا علیہ مالک جائداد متنازعہ کا نہیں ہے تو مدعا علیہ جوابدہی سے دست بردار ہو جائیگا
تو تجویز ہوئی کہ وکیل مذکور نے اپنے اختیار سے تجاوز کیا اور اوسکا موکل اوسکے فعل کا
پابند نہ تھا ـ

بمقدمہ گوبر پرشاد داس بنام سکھہ دیو رام دیو مطبوعہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۹۷۲ یہہ
تجویز ہوئی کہ بلا اختیار صریح یہہ امر اندر فرائض معمولی وکیل کے داخل نہیں ہے کہ کوئی جزو
اپنے موکل کے دعوی کا ترک کردے اور موکل مذکور ایسی دست برداری کا پابند نہین
اور ایسی اصول پر بمقدمہ عبد السبحان چودہری بنام شب کسٹوڈاس مطبوعہ بنگال لا رپورٹ جلد
ضمیمہ صفحہ ۱۵ یہہ تجویز ہوئی کہ وکیل کو از روے معمولی وکالت نامہ کے یہہ اختیار نہین ہے
کہ اوس دعوی کا جو ڈگری ہو چکا ہے کوئی جزو ترک کردے اور ایسا ترک کرنا موکل پر
قابل پابندی نہوگا ـ

بمقدمہ رام کمار راے بنام صاحب کلکٹر بیربہوم مطبوعہ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۸۰ یہہ تجویز
ہوئی کہ ایک وکالت نامہ اقراری مدعی جو عام الفاظ مین لکھا گیا ہے بادی النظر مین
وکیل کو منجانب مدعی درخواست دست برداری مقدمہ دینے کے لئے مجاز کرنیکو کافی ہے
اور بصورت عدم موجودگی کسی ایسے امر کے جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ وکیل مذکور نے خلاف اپنی
ہدایات کے عمل کیا یا اور طور پر نامبردہ درخواست دینے مین مرتکب بدمعاملگی کا ہوا موکل
اپنے وکیل کے فعل کا پابند ہے ـ

مقدمہ توئیز بنام جعفر حسین مطبوعہ رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۲ صفحہ ۱۹۵
یہہ تجویز ہوئی کہ وکیل کو از روے معمولی تقرر کے کوئی اختیار ڈگری کو منتقل کرنیکا نہین ہے
پس اکثر نظائر مذکورہ بالا سے واضح ہے کہ وکیل کو جب تک بالفاظ صاف و صریح مندرجہ
وکالت نامہ اختیار نہ دیا جائے تب تک وکیل موصوف کوئی کام یا بیان یا اقبال یا تسلیم
جو اوسکے معمولی فرائض سے باہر ہو منجانب اپنے موکل کے نہین کرسکتا ہے اور اگر
کرے تو موکل پر پابندی وکیل موصوف کے ایسے بیان یا فعل یا اقبال یا تسلیم کی نہین ہے
یہہ اصول کہ اون معاملات مین جو اٹرنی منجانب موکل کے کرے اٹرنی مذکور کو کسی قسم کا
فائدہ اپنے لئے نکرنا چاہئے وکیل اور موکل سے بہی یکسان متعلق ہے دیکھو مقدمہ
فضیلن بی بی بنام عمدہ بی بی مطبوعہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۶۰ نوٹ و ویکلی رپورٹر جلد ۱
صفحہ ۴۶۹ -

دفعہ ۹ - ہر مختار دارندہ ایسے سارٹیفکٹ کا جو دفعہ ۷ کے بموجب اوسکو دیا گیا ہو مجاز ہے
کہ وہ درخواست واسطے داخل فہرست ہونے اپنے نام کے کسی ایسی عدالت دیوانی یا فوجداری
مین جو سارٹیفکٹ مین مذکور ہو اور اونہین حدود کے اندر واقع ہو گذرانے اور بلحاظ
ان قواعد کے وقتاً فوقتاً ہائی کورٹ کی تجویز سے اس باب مین صادر ہون حاکم
اجلاس کنندہ اوسکو داخل فہرست کریگا اور پہر وہ مجاز ہوگا کہ کسی ایسی عدالت دیوانی
مین یا اوسکے ماتحت کی کسی عدالت مین اپنا پیشہ کرے اور مجاز ہوگا کہ بہ پابندی شرائط
مندرجہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ایسی عدالت فوجداری اور اوسکے ماتحت کی کسی عدالت
مین حاضر ہو کر سوال و جواب و عمل کرے -

شرح - نسبت قواعد حسب دفعہ ہذا دیکہو سرکلر حکم نمبر ۵ مورخہ ۲۶ شہ ۱۸۸ مصدرہ عدالت العالیہ
ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی

دفعہ ۱۰ - کوئی شخص سواے بہ پابندی اس ایکٹ یا کسی اور قانون نافذ الوقت

کے مستحق نہوگا کہ کسی ایسی عدالت مین حاضر ہوکر بطور وکیل یا مختار کے اپنا پیشہ اختیار
کرے جو مطابق فرمان شاہی کے موضوع ہوئی ہوالا اوس صورت مین کہ اوسنے دفعہ ۷
کے بموجب سارٹیفکٹ حاصل کرکے عدالت مذکور یا اوسکے ماتحت کی کسی عدالت مین
اپنا نام داخل فہرست کرایا ہو۔
مگر شرط یہہ ہے کہ وہ اشخاص جو یکم جنوری ۱۸۶۸ء سے پہلے قلمرو زیر حکومت جناب
نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگالہ مین منصب رونیو ایجنٹ کا حاصل کرکے اس ایکٹ کے
بموجب سارٹیفکٹ پا چکے ہون جائز ہے کہ وہ لوگ قلمرو مذکور کے اندر کسی عدالت
منصفی مین دفعہ ۹ کے بموجب اپنا نام فہرست مین درج کرائین اور جب اونکے نام درج
فہرست ہوجائین جائز ہے کہ وہ ایسی مین حاضر ہوکر اون مقدمات مین جو ایکٹ ہمعدود
گورنمنٹ بنگال نمبر ۸ ۱۸۶۹ء (اشتمر ترمیم طریقہ کارروائی مقدمات زمیندار و اسامی) سے
متعلق ہین یا کسی اور ایکٹ سے متعلق ہین جو بابت ضابطہ عمل مقدمات عرجوہ مابین
زمیندار و اونکے اسامیون اور کارپردازون کے اوسوقت نفاذ پذیر ہو حاضر ہوکر سوال
وجواب پیروی کرین۔
شرح۔ جو کوئی شخص خلاف احکام دفعہ ہذا عمل کرے وہ بموجب دفعہ ۳۲ ایکٹ ہذا
قابل سزا ہے۔ بمقاملہ درخواست گنگا دیال وغیرہ مطبوعہ انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۸
صفحہ ۵۷۳ یہہ تجویز ہوئی کہ اگر کوئی وکیل یا مختار خلاف احکام دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۹ء عمل
کرے تو اوسکو سزا حسب دفعہ ۳۲ ایکٹ مذکور صرف اوسی عدالت سے ہوسکتی ہے
کہ جس عدالت مین صرف اوسنے اسطرح پر کام کیا ہے اور بمقدمہ تصدق حسین وغیرہ بنام
گمرہرا ہن وغیرہ مطبوعہ انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۶ یہہ تجویز ہوئی
کہ جب کوئی شخص جسکو حسب ضابطہ سارٹیفکٹ نہ ملا ہو اور جسکا نام بطور مختار مندرج
فہرست نہوا ہو برابر بطور وجہ معاش وہ خدمات اور اختیارات عمل مین لاتا ہے

جنکو ھائی کورٹ نے قاعدہ مرتبہ حسب احکام ایکٹ ہٰذا کے خدمات اور اختیارات مختار
قرار دیا ہے تو وہ بطور مختار کے کام کرتا ہے اور از روئے دفعہ ۳۲ ایکٹ مذکور کے
مستوجب جرمانہ ہے۔ الفاظ کسی شخص۔ مندرجہ دفعہ ۳۲ مین اشخاص بیرونی
اور نیز وہ اشخاص شامل ہین جنکو باضابطہ سند ملی ہو اور جنکا نام بطور مختار درج ہوا ہو
مگر جنہون نے اپنا سارٹیفکٹ نلیا ہو۔

دفعہ ۱۱۔ باوجود اسکے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی مین کچھہ اور حکم درج ہو ھائی کورٹ مجاز
ہوگی کہ وقتاً فوقتاً قواعد بلحاظ اس امر کے مرتب کر کیا کیا منشا اور اختیارات اور خدمات اُن مختارون
متعلق سمجھی جائیگی جو عدالت ھائے ماتحت مین اپنا پیشہ کرین اور اونسے جو کسی ھائی کورٹ
غیر مقررہ فرمان شاہی مین اپنا پیشہ کرین۔

شرح۔ نسبت قواعد متعلق مناصب و اختیارات و فرایض مختاران کے دیکھو کتاب ہٰذا
ضمیمہ نمبر ا سرکلر حکم صادرہ ھائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۶ع۔

دفعہ ۱۲۔ ھائی کورٹ کو اختیار ہے کہ کسی وکیل یا مختار کو جسنے اس ایکٹ کی دفعہ ۷ کے
مطابق سارٹیفکٹ حاصل کیا ہو اور جسپر کوئی ایسا جرم فوجداری ثابت کیا جائے جو ایسی بدچلنی
پر دلالت کرے جس سے وہ وکالت یا مختاری جیسا موقع ہو کرنے کے نالایق ہو جائے معطل
یا موقوف کردے۔

شرح۔ دفعہ ہٰذا دفعہ ۱۲۔ ایکٹ ہٰذا کا یہہ منشا ہے کہ اگر کوئی شخص قانون پیشہ کسی جرم
فوجداری مین سزایاب ہو جو ایسی بدچلنی پر دلالت کرے جسکی وجہہ سے نامبردہ لایق اپنے
پیشہ کے نرہے تو نامبردہ معطل یا موقوف کیا جائے اور یہہ امر قرین انصاف ہے کیونکہ
جو شخص ایسا بدچلن ہو کہ اوسکی نسبت بابتہ کسی جرم فوجداری کے تجویز ثبوت جرم صادر ہو
اوسکی کچھہ وقعت حکام عدالت اور عام اشخاص کے نگاہ مین نہین ہو سکتی اور وہ قابل اسکے
نہین رہتا کہ وہ برابر اس معزز پیشہ قانون کو کرتا رہے گو یہہ ظاہر ہے کہ اگر کسی خفیف

جرم فوجداری کا اتفاقیہ بلا کسی خاص نیت کسی شخص قانون پیشہ سے سرزد ہوا ہو تو
اوسکو سخت سزا دیجائیگی ۔

جب کسی وکیل عدالت ماتحت کی نسبت ایسے طریق عمل کا الزام لگایا جاوے جو بصورت ثابت ہونیکے
جرم کی حد تک پہونچے تو طریق عمل مذکور کی نسبت تحقیقات بطور ایسے جرم کے ہونا چاہیئے
کہ بصورت اوسکے ثابت ہونیکے وہ بنا موقوفی وکیل مذکور کی کیجاوے ۔ دیکھو معاملہ
گنیش جنید گنگولی ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۴۵۶ ۔

صاحب جج ضلع نے واسطے صدور احکام متعلقہ مقدمہ ایک وکیل کے جو حسب منشار دفعہ
۱۹۳ مجموعہ تحریرات ہند کے دغا کا مجرم قرار دیا گیا تہا اور جو صاحب جج ضلع کی راے
مین پیشہ کرنیکی اجازت پانیکے ناقابل تہا عالی کورٹ مین رپورٹ کی ۔ مقدمہ کی
سماعت پر کونسل کو یہہ ہدایت ہوئی کہ بدین غرض حالات ناقابل ثبوت جرم پر لحاظ
کرے کہ جس سے یہہ بات ظاہر ہو کہ وکیل کے افعال قانونا جرم دغا کی حد تک نہین پہونچے
بمعاملہ درگا چرن وکیل انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد منفصلہ ۷ ا رجنوری سنہ ۱۸۸۵ع
جلد ۷ صفحہ ۲۹۰ ۔

دفعہ ۱۳ ۔ عالی کورٹ کو یہہ بہی اختیار ہے کہ بعد اوس قدر تحقیقات کے جو مناسب
معلوم ہو اشخاص مفصلہ ذیل کو معطل یا موقوف کرے ۔

کسی وکیل کو جسکے پاس قسم مذکور کا سارٹیفکٹ موجود نہو اور جو کسی اوس فریق کے
جسکی طرف سے وہ مقرر ہوا ہو یا اوس فریق کے کسی ملازم خانگی کے یا اوس فریق کے کسی
مختار منقولہ کے جسطور سے اوس لفظ کی تعبیر مجموعہ ضابطہ دیوانی مین ہوئی ہے کسی اور شخص
کسی مقدمہ کی بابت ہدایت لے یا کسی وکیل یا مختار کو جسکے پاس قسم مذکور کا سارٹیفکٹ موجود
اور جو اپنے پیشہ کا کام انجام دینے مین کوئی عمل فریبانہ یا بداطواری فاحش کا مرتکب ہو یا کسی
اور وجہہ معقول کے اعتبار پر ۔

پر شرط یہہ ہے کہ جب فریق مقدمہ -

(الف) عورت پردہ نشین ہو یا -

(ب) کسی وجہہ کافی سے اصالتًا کو ہدایت نکر سکے تو اس دفعہ کے کسی عبارت کی رو سے کوئی وکیل اس وجہہ سے معطل یا معزول کئے جانے کے لایق نہوگا کہ اوسنے فریق مذکور کے کسی قرابت دار یا دوست سے جسکو فریق نے وکیل کی ہدایت کرنیکا اختیار دیا ہو ہدایت حاصل کی ہے اور ایسی ہدایت کی بابتہ اوسکو کچہہ محنتانہ نہ ملا ہو -

شرح - جبکہ مقدمہ واسطے سماعت جدید یا بغرض تجویز کسی تنقیح کے عدالت اپیل سے عدالت ماتحت مین واپس بہیجا جاوے تو وکیل کو یہہ استحقاق نہین ہے کہ جس فریق کا وہ وکیل ہوا ہے اوس سے قطع تعلق کرکے فریق مخالف کیطرف سے وکالت نامہ داخل کرے ، دیکہو مقدمہ گمنام ہائیکورٹ مدراس جلد ۳ ضمیمہ صفحہ ۳۴ [?] -

وکیل کا درخواست التوای کارروائیات اجرائے ڈگری بربنا انفصال داخل کرنے سے پہلے مثل مقدمہ کا معائنہ نکرنا بداطواری فاحش کی حد تک نہین پہونچتا - معاملہ درخواست سری ناتہہ [?] ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۵۰۴ [?] -

زید ایک وکیل کو عمر نے جو منجانب بکر کام کرتا تہا بغرض جوابدہی چند اشخاص کے جنکو الزام جرم بلوہ اور ضرر شدید پہونچانیکا لگایا گیا تہا وکیل مقرر کیا اور منجملہ اشخاص ملزمان کے دو کس بکر کے رشتہ دار تہے - زید نے عمر سے یہہ معاملہ کیا کہ اگر کل ملزمان چہوٹ جائینگے تو اوسکا محنتانہ پانچ سو روپیہ ہوگا اور اگر دو شخص رشتہ داران بکر بری ہو جائینگے تو وکیل موصوف ماصہ لیگا اور بصورت کسی ملزم کے بری نہونیکے وکیل موصوف صرف للعہ لیگا قبل تجویز کے عمر نے زید کو چار سو پچہتر روپیہ دئے اور اس بات کا علم بکر کو ہوا اوسنے فورًا تار دیا کہ محنتانہ بہت زیادہ ہے اور جب اسکی نسبت زید سے حجت کی گئی تو زید نے ماصہ ایک کوٹہی وال کو اپنے نام سے جمع کرنیکے لئے دیدئے اور یہہ

بیان کیا کہ منجملہ ۱۸ روپیہ کے جو اوسکے پاس رہے اوسنے ۱۲ روپیہ بطور کمیشن محرر کو دیدیے اور ۶ روپیہ اوسکے محرر دیگی رہے تجویز ہوئی کہ یہ جرم ربیانہ بدچلنی کا ہوا تہا اور بدین وجہہ نامبردہ ایک سال کے لیے معطل کیا گیا۔ بمعاملہ پیاری موہن گہوش بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۲ -

جبکہ ایک وکیل نے اپنی ہی تحریک سے عدالت اپیل ماتحت مین یہہ بیان کیا کہ ان ایک بدچلن عورت تہی اور مدعا علیہ کے ساتہہ اوسکا تعلق ناجائز ہو نیکی وجہہ سے اوسنے قبالجات بحق مدعا علیہ تحریر کیے تو تجویز ہوئی کہ وکیل مذکور بدیگی فاحش کا مرتکب ہوا اور جج ضلع کو مناسب ہے کہ نامبردہ کو بلا کر سخت فہمائش کردے دیکہو گنگا رام ساہو خان بنام پانچ کوڑی پورا مانک ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۳۷۶ -

وکلا کو مناسب نہین ہے کہ جن مقدمات مین وہ مقرر رہون اونمین ڈگریات خرید کر جاری کراوین دیکہو گوشائین جگروپ گر بنام جہنگن لال رپورٹ ہائی کورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۲ صفحہ ۴۶ -

جبکہ ایک وکیل نے بحیثیت وکیل منجانب ایک مدیون کے کارروائیات اجرائے ڈگری مین پیروی کی اور بعد اشتراکت ڈگریدار جائداد خریدی تو عدالت العالیہ ہائی کورٹ نے اوسکے خلاف رائے ظاہر کی دیکہو رائے نندی بیت تہا بنام ارکو ہارٹ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۹ -

نیز دیکہو واجد حسین بنام احمد رضا ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۸۰ -

بتاریخ ۵ ماہ جون ۱۸۹۹ء عدالت العالیہ ہائی کورٹ ممالک مغربی وشمالی مین بحضور جناب جسٹس ... صاحب اور جناب ٹرل صاحب جسٹس کے مقدمہ قاسم علی وکیل کا جسکو صاحب سشن جج جونپور نے بابتہ چال چلن خلاف پیشہ معطل کیا تہا پیش ہوا اور وکیل موصوف کو صاحب سشن جج نے اس بنا پر معطل کیا تہا کہ اوسنے (یعنی وکیل نے) ایک اپیل پر منجانب رسپانڈنٹ دستخط کر دیے تہے اور قابل اعتراض یہہ تصور کیا گیا تہا وکیل نے

بلاورثی کے بلا حسب ضابطہ اطلاع دہندہ کے عمل کیا تھا ۔ حکام عدالت العالیہ ہائی کورٹ موصوف
نے یہہ تجویز کی کہ قاسم علی وکیل نے کسی طور پر خلاف پیشہ عمل نہین کیا اور حکام موصوف نے
حکم مصدورہ صاحب سشن جج منسوخ فرمایا ۔ دیکھو اخبار مارننگ پوسٹ مورخہ ۱۶ جون
سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۵ ۔

دفعہ ۱۴ ۔ اگر ایسے وکیل یا مختار پر جو کسی عدالت ماتحت یا سشن عدالت مال مین اپنا پیشہ کرتا ہو
اوس عدالت یا سشن مین یا سشن سے طریق مفصلہ صدر ناجائز طور پر ہدایت لینے یا قسم
مذکور کے بد اطواری کے مرتکب ہونیکا الزام لگایا جاوے تو عدالت یا سشن کا حاکم الزام کی
ایک نقل اور قطعہ اطلاع نامہ اس مضمون سے اوسکے پاس بھیجدیگا کہ اوس تاریخ کو جو اوسمین مقرر کی گئی
ہو الزام مذکور پر لحاظ کیا جائیگا ۔ نقل الزام اور اطلاع نامہ کم سے کم پندرہ روز ماقبل اوس تاریخ
کے جو مقرر کیجاوے وکیل یا مختار مذکور پر جاری کیا جائیگا ۔

تاریخ مذکور پر یا اوسکے بعد کسی اور تاریخ پر جسپر تحقیقات ملتوی کیجاوے عدالت یا سشن کا
حاکم تمام ثبوت مشعر تائید الزام یا مدخلہ وکیل یا مختار مذکور لینے کے قابل ہو لیکر قلمبند کریگا
اور الزام کی تجویز کرنے مین مصروف ہوگا ۔

اگر حاکم مذکور کی دانست مین الزام ثابت ہوا ہو اور وکیل یا مختار اوس وجہہ سے معطل یا موقوف ہونیکے
لایق ٹہرے تو حاکم موصوف اپنی تجویز اور اوسکے وجوہ قلمبند کرکے اوسکو بذریعہ رپورٹ ہائی کورٹ
مین بھیجدیگا اور پھر ہائی کورٹ وکیل یا مختار مذکور کو جرم سے بری یا معطل یا موقوف کردیگی ۔
ہر ضلع جج یا اوسکے منظوری سے وہ جج جو اوسکا ماتحت ہو اور یا پریزیڈنسی کے عدالت مطالبہ
خفیفہ کا کوئی جج اور مجسٹریٹ ضلع یا اوسکی منظوری سے ہر مجسٹریٹ جو اوسکا ماتحت ہو اور
ہر عہدہ دار صیغہ مال جو کلکٹر سے کمتر رتبہ نہ رکھتا ہو یا کلکٹر کی منظوری سے ہر اہلکار مال جو اوسکا ماتحت
ہو مجاز ہے کہ اثناء ان تحقیقات و صدور حکم ہائی کورٹ کے کسی وکیل یا مختار کو جسپر اس دفعہ
کی رو سے جب اوسکے روبرو کوئی الزام لگایا جاوے اپنا پیشہ کرنے سے معطل کرے ۔

ہر ایک رپورٹ جو اس دفعہ کے بموجب ہائیکورٹ مین بھیجی جائے -

(الف) اگر کسی ایسے جج دیوانی کیطرف سے ہو جو ضلع جج کے ماتحت ہو تو معرفت جج ضلع کے بھیجی جائیگی -

(ب) جب ایسے مجسٹریٹ کیطرف سے ہو جو مجسٹریٹ ضلع کے ماتحت ہو تو ضلع کے مجسٹریٹ اور سشن جج کی معرفت بھیجی جائیگی -

(ج) جب مجسٹریٹ ضلع کیطرف سے ہو معرفت سشن جج کے بھیجی جائیگی -

(د) جب کسی اہلکار مال کیطرف سے ہو جو حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کے ماتحت ہو تو معرفت اون حکام مال کے بھیجی جائیگی جنکی نسبت حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال وقتاً فوقتاً ہدایت کرے -

ایسی ہر رپورٹ کے ساتھہ رائے ہر جج یا مجسٹریٹ یا حاکم مال کے جسکی معرفت وہ مرسل ہوا شامل رہیگی -

شرح - دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۱۶ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۵ع کے قایم ہوئی ہے اور از روے دفعہ مذکور پہلے قبل صدور ایکٹ ہذا کے ہر عدالت کو اختیار تہا کہ کسی وکیل یا مختار کو جو عدالت کی راے مین مرتکب بدچلنی کا ہو تا اپنی عدالت کے وکالت یا مختاری سے معطل کرے اور اسکا یہہ نتیجہ تہا کہ جبکہ وکیل یا مختار ایک عدالت مین اپنا کام پیشہ کرنے سے معطل کیا جاتا تو اوسکو دوسری عدالت مین جو شاید دوسرے ضلع ہو سکے گو مین واقع ہو اجازت اپنا پیشہ کرنیکی رہتی لیس بغرض رفع اس بات کے اور نیز اس غرض سے کہ حکام درجہ ادنی کو باختیار خود کسی وکیل یا مختار کو معطل کرنیکا اختیار نہو نا چاہیے دفعہ ہذا مین اختیار معطلی صاحبان جج ضلع اور مجسٹریٹ ضلع اور کلکٹر اور بمنظوری ماقبل صاحبان مذکور حکام ادنی پر محدود کیا گیا اور معطلی از روے دفعہ ہذا معطلی عام اور قطعی کردی گئی بجاے اسکے کہ معطلی مذکور مثل سابق کے اوس خاص عدالت پر جسمین مجرم کو الزام لگایا گیا محدود کی جاتی (دیکھو رپورٹ سیلکٹ کمیٹی نسبت مسودہ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۹ع مورخہ ۲۱ اگست سنہ ۱۸۷۹ع دفعہ ۶ مطبوعہ -

×

انڈیا گزٹ مورخہ ۲۳ اگست ۱۸۷۹ء حصہ ۵ صفحہ ۱۴۱۸ و ۱۴۲۲ دفعہ ہذا کو دفعہ ۱۴ ایکٹ ہذا کے ساتھہ پڑہنے سے واضح ہوتا ہے کہ اختیار معطلی عطیہ دفعہ ہذا ضمن ۵ صرف بعد جوابدہی وکیل اور تا تحقیقات و صدور حکم عدالت العالیہ ہائی کورٹ کے عمل مین لایا جا سکتا ہے - دیکھو معاملہ درخواست کرشٹو لعل ناگ انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۵۶ -

الزام عمل خلاف پیشہ کا ایک شخص قانون پیشہ پر جسکے پاس سارٹیفکٹ حسب ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۹ء کے تہا لگایا گیا اور اوسکو عدالت ماتحت نے ثابت قرار دیا اور عدالت موصوف نے یہہ بہی تصور کیا کہ نامبردہ بوجہہ اوسکے موقوف ہونا چاہیے اور اوسکی رپورٹ مطابق دفعہ ۱۴ - ایکٹ مذکور کے اعلی عدالت ملک کو کی گئی چنانچہ موقوفی کا حکم صادر ہوا تجویز ہوئی کہ شخص قانون پیشہ مذکور بموجب دفعہ مذکور کے بلا اسکے کہ اوسکو حسب دفعہ ۱۴ موقع اپنی جوابدہی کا روبرو عدالت موصوف کے دیا جائے موقوف یا معطل نہین ہو سکتا -

یہہ امر داخل کار منصبی اوس عدالت کے ہی جسکو اطلاع بداعمالی نسبت کسی ایسے شخص کے ہو جو روبرو عدالت موصوف کے کام شخص قانون پیشہ کا کرتا ہے کہ ایسی کارروائی کرے کہ نسبت معاملہ مذکورہ کی تجویز کیجائے - دیکھو معاملہ سوبتی کل کرشن راؤ (معاپل) انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۵ النظر پریوی کونسل -

صاحب جج ضلع کو بعد یکم جنوری ۱۸۶۶ء اختیار صدور حکم مشتہر سمیہی یا موقوفی کسی وکیل کے حسب ایکٹ ۱۸ ۱۸۵۲ء کے نہین رہا اور مناسب طریقہ مشار الیہ کے لئے یہہ تہا کہ مطابق دفعہ ۱۸۵۲ء اپنی رپورٹ کے بغرض صدور حکم ہائی کورٹ کو ارسال کرتا اور بموجب ایکٹ ۱۸ کے بہی وکیل صرف اوس صورت مین موقوف ہو سکتا تہا جبکہ نامبردہ کی نسبت کسی عدالت مجاز سے تجویز ثبوت جرم بابتہ جرم فوجداری کے صادر ہوتی یا کسی عدالت مجاز نے کسی

مقدمہ مین (جسمین وکیل مذکور کوئی فریق ہوتا) وکیل مذکور مجرم خیانت سمجھا یا فریبی اور بدنیت کے بیال چلن کا اپنے فرائض پیشیہ کے انجام دہی مین بعد مصدود اطلاعنا وغیرہ کے قرار پاتا - بمعاملہ درخواست امین الدین احمد ویکلی رپورٹر جلد متفرقہ صفحہ ۵ -

ہر الزام بدچلنی بمقابلہ کسی وکیل یا مختار سارٹیفکیٹ یافتہ کے سوا اسکے تحریری تجویز جرم باستثنا کسی جرم فوجداری کے صاف طور پر لگانا چاہیے اور اوسکی تائید ہونا چاہیے اور اوسکی رپورٹ بعدالت العالیہ ہائی کورٹ بموجب دفعہ ہذا ارسال ہونا چاہیے - دیکھو بمعاملہ صدر الدین محمد ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۱۶ -

تحقیقات الزام بدچلنی وکیل کی اوس عدالت مین ہونا چاہیے جسمین وکیل مرتکب فعل بدچلنی کا ہوا ہو دیکھو بمعاملہ درخواست کلا کانتہ دیگمبل ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۲۷ -

جس حالت مین کہ عدالت ماتحت کی یہ رائے ہو کہ وکیل ملزم قابل برات ہی تو کوئی رپورٹ صاحب جج ضلع کے پاس بھیجنکی ضرورت نہین ہے - بمعاملہ رام کنکر سین ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۶۷ -

وکیل جسکو کاغذات اظہارات گواہان یا اقبال جو تحقیقات پولیس مین قلمبند کئے گئے ہون ملے ہون کاغذات مذکور کو اپنے موکل کے فائدہ کے لئے استعمال کرنے مین کسی قسم کی بدچلنی کا مجرم نہین گو موکل کیسے ہی نامناسب طریقہ سے کاغذات مذکور پر قابض ہوا ہو بشرطیکہ حصول کاغذات مذکور مین وکیل مذکور کوئی فریق ہوا نہو یا پیشتر سے طریقہ حصول کاغذات سے واقف ہو - دیکھو بمعاملہ درخواست گرنڈو لال انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۶ -

دفعہ ۱۵ - جب کوئی وکیل یا مختار دفعہ ۱۴ کے بموجب سوا حکم ہائی کورٹ کے کسی اور کورٹ کے حکم سے مجرم قرار پائے تو ہائی کورٹ کو اختیار ہے کہ مثل کو طلب کرکے اوسپر ایسا حکم صادر کرے جو مناسب معلوم ہو -

دفعہ ۱۶ - گو فرمان شاہی یا دفعہ ۳ ضمن (الف) مجموعہ ضابطہ دیوانی مین اسکے خلاف مضمون ہو ہر عدالت عالی کورٹ جو فرمان شاہی کے بموجب موضوع ہوئی ہو مجاز ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے قواعد جو اس ایکٹ کے نقیض نہون امور مفصلہ ذیل کے لئے مرتب کرتی رہے یعنی۔

(الف) بابت لیاقت اور بھرتی کرنے اون اشخاص کے جو عالی کورٹ مذکور کے صیغہ اپیل مقدمات مین مختاری کرنیکے لائق ہون -

(ب) بابت شرح فیس کے جو ایسے اشخاص سے امتحان دینے اور بھرتی ہونیکے وقت لی جائیگی

(ج) بابت ضمانت کے جو واسطے اطمینان اونکی دیانت داری اور نیک اطواری کی رکھے طلب کی جاوینگی

(د) بابت معطلی اور موقوفی ایسے مختارون کے اور

(ہ) باظہار اس امر کے کہ اونکو کیا مناصب اور اختیارات حاصل اور اونسے کیا کیا خدمات متعلق سمجھی جاوینگی - اور نیز اختیار ہے کہ بدانستہ انحراف ایسے قواعد کے جرمانہ جسکی تعداد کسی حالت مین پانسو روپیہ سے زیادہ نہوگی مقرر اور عاید کرے اور ہر ایسا جرمانہ جبکہ عاید ہوا اوسی طرح وصول کیا جائے کہ گویا وہ سلسلہ نفاذ معمولی اختیار سماعت ابتدائے صیغہ فوجداری عالی کورٹ کے عاید کیا گیا تھا۔

شرح - نسبت قواعد متعلق امور مذکورہ بالا مرتبہ عدالت العالیہ عالی کورٹ ممالک مغربی و شمالی - دیکھو کتاب ہٰذا ضمیمہ نمبر ۱ صفحہ ۲ لغایت ۳ سرکلر حکم مصدرہ عدالت العالیہ عالی کورٹ نمبر ۵ مورخہ ۱۸۶۳ء

باب چہارم
درباب اشخاص رونیو ایجنٹ کے

دفعہ ۱۷ - حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال مجاز ہے کہ وقتاً فوقتاً قواعد جو اس ایکٹ کے

تفویض ہون بابت مراتب مفصلۂ ذیل مرتب کرتا رہے یعنی ۔

(الف) درباب لیاقت اور بھرتی کرنے اور عطاے سارٹیفکٹ کے اشخاص لایق کو جو رونیو ایجنٹ ہونگے ۔

(ب) درباب رسوم جو وقت امتحان لینے اور بھرتی کرنے ایسے اشخاص کے لی جائینگی

(ج) بابت معطلی اور موقوفی ایسے رونیو ایجنٹون کے اور ۔

(د) باظہار اس امر کے کہ اونکو کیا کیا مناصب اور اختیارات حاصل اور کیا کیا خدمات اونسے متعلق سمجھی جائینگی یہہ جملہ قواعد موقع کے گزٹ سرکاری مین مشتہر کیے جائینگے اور بعد مشتہری کے بحکم قانون کار کہینگے ۔

شرح ۔ نسبت قواعد متعلق امور مذکورہ بالا مرتبہ بورڈ آف رونیو ممالک مغربی و شمالی دیکھو کتاب ہذا ضمیمہ نمبر ا صفحہ ۳۸ سرکلر حکم مصدورہ صاحبان بورڈ ممالک مغربی و شمالی نمبر ۳ مد ۲ ۔

محنتانہ جو رونیو ایجنٹون کے لئے مقرر ہے وہ برابر تین ربع محنتانہ وکلا کے ہی یعنی جب مقدمہ مال مین وکلا ۴ فیصدی یا پانچ روپیہ محنتانہ پانیکے مستحق ہین اوسمین رونیو ایجنٹ ۳ فیصدی سے محنتانہ پانیکے مستحق ہین ۔

دفعہ ۱۸ ۔ جب کوئی شخص دفعہ ۱۷ کے بموجب منصب رونیو ایجنٹ پر مامور کیا جاے تو حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال قطعہ سارٹیفکٹ جسپر اوس عہدہ دار کے دستخط ثبت ہون جسکو حاکم ممدوح وقتاً فوقتاً اوس کام پر مقرر کرے شخص مذکور کے نام مشعر عطاے اجازت اس امر کی جاری کریگا کہ وہ سارٹیفکٹ کی تاریخ سے سال رواں کے آخر تک اور اون سترہ ناے مال مین اپنا پیشہ اختیار کرے جنکی سارٹیفکٹ مین تصریح ہو ۔

بعد اختتام اوس میعاد کے دارندہ سارٹیفکٹ کو استحقاق ہوگا کہ اگر اپنا پیشہ قایم رکہنا چاہے اپنے سارٹیفکٹ کی تجدید معرفت سکرٹری حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال

یا کسی اور عہدہ دار کے کہ اسے جسکو حاکم ممدوح اوس کام پر مقرر کرے -
ایسی ہر تجدید کیوقت وہ سارٹیفکٹ جو کہ رونیو ایجنٹ کے قبضہ مین ہو منسوخ ہوکر سیکرٹری یا دوسرے عہدہ دار مذکور کے پاس رکھہ لیا جائیگا -
ہر سارٹیفکٹ پر جسکی تجدید اس طور سے کیجائے سکرٹری یا دوسرے عہدہ دار مذکور کے دستخط ہونگے اور وہ سال روان کے آخر تک انفر پذیر رہیگا -
ہر عہدہ دار کو جو اسکو سارٹیفکٹ کی تجدید کرے لازم ہے کہ حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کو اوس تجدید کی اطلاع کر دے -

دفعہ ۱۹ - ہر رونیو ایجنٹ دارندہ ایسے سارٹیفکٹ کا جو دفعہ ۱۸ کے بموجب جاری ہوا ہو اس امر کی درخواست کرنیکا مجاز ہے کہ وہ کسی سررشتہ مال مین بھرتی کیا جاے جو اوس مین مذکور ہوا ور اندر حدود قلمرو زیر حکومت حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کے واقع ہوا ور بلحوظی اون قواعد کے جو وقتاً فوقتاً حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کیطرف سے اوس باب مین جاری ہون اوس سررشتہ کا حاکم اجلاس کنندہ اوسکو بھرتی کر لیگا اور اس طور سے بھرتی ہونے پر اوسکو اختیار ہوگا کہ اوس سررشتہ مین اور کسی اور سررشتہ مال مین جو اوسکے ماتحت ہو بطور رونیو ایجنٹ کے کام کرے -

دفعہ ۲۰ - بجز اوس صورت کے کہ ایکٹ ہذا یا کسی اور قانون نافذہ وقت مین کچھہ اور حکم ہو کوئی شخص جو حسب احکام مندرجہ بالا حسب ضابطہ وکیل لایق نہو کسی سررشتہ مال مین بطور رونیو ایجنٹ کے اپنا پیشہ کرنیکا مجاز نہوگا بجز اسکے کہ اوسکے پاس سارٹیفکٹ جسکو دفعہ ۱۸ موجود ہوا اور اوس سررشتہ مین یا کسی اور سررشتہ مین جو اوسکے ماتحت ہو بھرتی کیا گیا ہو -
مگر شرط یہہ ہے کہ ہر شخص جسکو حسب ضابطہ اس بات کا اختیار دیا گیا ہو مجاز ہے کہ بمنظوری حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال یا اوس عہدہ دار کے جسکو لوکل گورنمنٹ نے امر مذکور کا اختیار دیا ہو جس جس کام سے کسی سررشتہ مال مین اوسکے موکل کو تعلق ہو اوسکو لگا یا جرا

انجام دیتا رہے ۔
چاہئیے ہے کہ منظوری جو اس دفعہ مین مذکور ہے عام ہو یا خاص اور اوسکو وہ حاکم یا
عہدہ دار منسوخ کردے یا معطل رکھے جسنے اوسکو عطا کیا ہو ۔

دفعہ ۲۱ ۔ حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال مجاز ہے کہ کسی رونیو ایجنٹ کو جو زیر دفعہ ۔۔ ایکٹ ہذا مجازیہ ہو اکا ہو اور اوسپر ایسا جرم فوجداری ثابت قرار دیا جائے جو ایسی بدرویگی پر دلالت کرے جسکے باعث وہ رونیو ایجنٹ ہونے کے نالائق ہو معطل یا معزول کرے ۔

شرح ۔ دیکھو شرح زیر دفعہ ۱۷ ۔ ایکٹ ہذا ۔

دفعہ ۲۲ ۔ حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال اس امر کا بھی مجاز ہے کہ بعد اوسقدر تحقیقات کے جو مناسب معلوم ہو کسی رونیو ایجنٹ کو جو سارٹیفکٹ مجازیہ محکومہ ایکٹ ہذا رکھتا ہے اور جو اپنے منصبی کام کے انجام دہی مین کسی عمل فریبانہ یا بداطواری فاش کا مرتکب ہو یا جب کوئی اور وجہہ معقول ہو معطل یا معزول کر دے ۔

شرح ۔ دیکھو شرح زیر دفعہ ۱۳ ۔ ایکٹ ہذا ۔

دفعہ ۲۳ ۔ اگر کسی رونیو ایجنٹ پر جو سارٹیفکٹ مجازیہ محکومہ ایکٹ ہذا رکھتا ہو یہہ الزام لگایا جائے کہ اوسنے کوئی فعل قسم مذکور کا کسی ایسے ضلع مین کیا جو حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کے ماتحت ہو یا کسی منصف کی عدالت مین اوسکا مرتکب ہوا تو اوس عہدہ دار کو جو اوس ضلع کا افسر ہو خواہ منصف کو جیسا موقع ہو لازم ہے کہ ایک نقل الزام کی معہ قطعہ اطلاعنامہ بدین مضمون اوسکے پاس بھیجدے کہ فلان تاریخ کو جو اوس مین مندرج ہو الزام مذکور کی تجویز کیجائیگی ۔
چاہئیے کہ وہ نقل اور اطلاعنامہ تاریخ مقررہ سے کم از کم پندرہ روز پہلے شخص ملزم پر جاری کیا جائے تاریخ مذکور پر یا کسی روز مابعد پر جسپر تحقیقات ملتوی کی گئی ہو عہدہ دار خواہ منصف مذکور کو لازم ہوگا کہ تمام ثبوت جو بتائید الزام کے حسب ضابطہ پیش ہوا ہو یا شخص ملزم کیطرف سے

گذرا ہو لیکر الزام کا تصفیہ کرنے مین مصروف ہو۔
اگر عہدہ دار یا منصف کے نزدیک الزام ثابت پایا جاوے اور اوسکی یہہ راے ہو کہ شخص ملزم اوس وجہہ سے معطل یا معزول ہونیکے لایق ہے تو مشارٌالیہ اپنی تجویز معہ وجوہ کے قلمبند کریگا اور معاملہ کی رپورٹ خدمت مین حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کے بہیجدیگا اور حاکم مذکور شخص مذکور کو بری یا معطل یا معزول کریگا۔
ہر عہدہ دار مال جو رتبہ مین کلکٹر سے کم نہو اور بمنظوری کلکٹر کے ہر عہدہ دار مال ماتحت صاحب کلکٹر یا منصف اپنے ضلع مین مجاز ہے کہ دوران اثنار تحقیقات اور تا صدور حکم حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کے کسی رونیو ایجنٹ کو جسپر اوسکے روبرو دفعہ ہذا کے بموجب الزام لگا یا گیا ہو اپنا پیشہ اختیار کرنے سے معطل رکہے۔
جب وہ عہدہ دار جو اس دفعہ کے بموجب عمل کرے صاحب کمشنر قسمت کے ماتحت ہو تو اوسے لازم ہے کہ اپنی رپورٹ صاحب کمشنر کے معرفت مرسل کرے اور صاحب کمشنر مقدمہ کی نسبت اپنی راے لکہکر اوسکے ساتہہ روانہ کریگا۔
شرح ۔ دیکہو شرح زیر دفعہ ۱۴ ۔ ایکٹ ہذا۔
دفعہ ۲۴ ۔ حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال مجاز ہے کہ اگر کسی رونیو ایجنٹ کی بر نسبت جسپر بتذکرہ دفعہ ۲۳ سواے حکم حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کے کسی اور عہدہ دار کے حکم سے تجویز کی گئی ہو تو کاغذات مقدمہ اپنے پاس طلب کرکے جو حکم مناسب سمجہے صادر کرے۔

باب ۵

بابت سارٹیفکٹ

دفعہ ۲۵ ۔ ہر سارٹیفکٹ اصلی ہو یا تجدیدی جو اس ایکٹ کے مطابق جاری کیا گیا ہو اوس قیمت کے کاغذ اسٹامپ پر لکہا جائیگا جو اس ایکٹ کے ضمیمہ دوم مین اوسکے

واسطے مقرر ہوئی ہے اور اوس قسم کے کاغذ پر لکہا جائیگا جسکی بابت لوکل گورنمنٹ وقتاً
فوقتاً ہدایت کرے۔

مگر شرط یہہ ہے کہ جو سارٹیفکٹ کسی سال کے یکم جولائی کو یا اوسکے بعد جاری ہوا ہو جائز ہے
کہ وہ نصف قیمت مقررہ بالا کے کاغذ اسٹامپ لکہا جائے۔

دفعہ ۲۶ - جب کوئی وکیل یا مختار یا رونیوایجنٹ اس ایکٹ کے بموجب معطل یا معزول
کیا جاوے اوسکو لازم ہے کہ فوراً اپنا سارٹیفکٹ اوس عدالت کو یا کچہری کے افسر کو جسکے
روبرو وہ اوس وقت اپنا پیشہ کرتا تہا جبکہ اوس معطلی یا معزولی وقوع مین آئی تہی یا کسی اور
عدالت یا عہدہ دار کو جسکو عدالت عالی کورٹ یا حاکم اعلیٰ نگرانی صیغہ مال (جیسا موقع ہو)
حوالہ کرنیکا ارشاد کرے حوالہ کردے۔

باب ۶

بابت محنتانہ وکلا و مختاران اور اشخاص رونیوایجنٹ کے

دفعہ ۲۷ - عدالت عالی کورٹ کو لازم ہے کہ وقتاً فوقتاً تعداد محنتانہ جو کسی فریق کو
فریق مخالف کے ایڈوکیٹ یا پلیڈر یا وکیل یا مختار یا اٹرنی کے محنتانہ کی بابت معاملات مفصلہ
ذیل مین دینی واجب ہے مقرر اور منضبط کرے (الف) مقدمات متعلقہ صیغہ اپیل عالی کورٹ
مین (ب) ایسے عالی کورٹ کے مقدمات مین جو فرمان شاہی کے بموجب مقرر نہوئی
ہو بصیغہ ابتدائی اور (ج) عدالت ہاے ماتحت مین اور نسبت محنتانہ اوسکے فریق
مخالف کے رونیوایجنٹ کے جو دفعہ ۱۰ کے مطابق اوسکی طرف سے حاضر ہو یا سوال و
جواب یا عمل کرے۔

حاکم اعلیٰ نگرانی صیغہ مال کو لازم ہے کہ وقتاً فوقتاً تعداد ہاے محنتانہ جو تمام معاملات
مربوطہ سررشتہ ہاے مال مین ایک فریق کو بابتہ محنتانہ ایڈوکیٹ یا پلیڈر یا وکیل یا اٹرنی
یا مختار یا رونیوایجنٹ متعینہ فریق مخالف کے ملنے چاہیین مقرر اور منضبط کرے۔

شرح نامہ محنتانون کا جو اس طور سے مقرر ہون موقع کے سرکاری گزٹ مین مشتہر کیا جایگا کوئی مضمون اس دفعہ کا ان ایجنٹون سے متعلق نہین ہے جو دفعہ ۲۰ کے جملہ شرطیہ مین مذکور ہین

شرح - نسبت قواعد متعلقہ فیس وکلا دیکھو کتاب ہذا ضمیمہ نمبر ا سرکلر حکم نمبر ۵ ۱۸۸۶ع اور نسبت شرح محنتانہ روینیو ایجنٹو نکے دیکھو شرح زیر دفعہ ۱۷ - ایکٹ ہذا -

اگرچہ وکیل محنتانہ قرار یافتہ باہمی اپنے اور اپنے موکل کے پانیکا مستحق ہے لیکن اگر وکیل موصوف بموجب ایک ایسی قرارنامہ کے عمل کرتا ہو جسکی رو سے وہ اپنے موکل کا مختار اور مشیر قانونی قرار پایا ہو تو وہ اونہین قواعد کا پابند ہے جنکا اٹرنی پابند ہوتا ہے اور بدینوجہ وکیل موصوف بموجب قانون کے صرف معقول اُجرت پانیکا مستحق ہے - دیکھو عصمت کنور بنام ٹیلر ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۰۷ -

ایک نالش منجانب ایک وکیل بمقابلہ اوسکے موکل بابتہ زر محنتانہ کے یہہ تجویز ہوئی کہ درصورت عدم موجودگی کسی صریح معاہدہ کے وکیل موصوف صرف ایک رقم معقول بطور قیاس المحنت بحیثیت وکیل کے پانیکا مستحق ہے دیکھو امیر النسا بنام حبیب پلین ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۰۸ و انڈین لارپورٹ سلسلہ جدید جلد ۱ صفحہ ۳۴۴ -

بمقدمہ کلکٹر مقام تہانہ بنام گانا رام جی پٹیل مطبوعہ عالی کورٹ. رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۴۲ یہہ تجویز ہوئی کہ محنتانہ وکیل بابتہ درخواست بغرض اثبات حق رجسٹری کرانیکے ایک دستاویز حسب ایکٹ ۳ ۱۸۷۷ع دفعہ ۸۴ کے چہارم اوس محنتانہ کا ہوتا ہے جو نالش نمبری مین دیا جائے -

بمقدمہ کرتی چندر متر بنام آنت ناتھ دیہہ مطبوعہ کلکتہ لارپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۳ یہہ تجویز ہوئی کہ معمولی قاعدہ محنتانہ کی تشخیص موافق قیمت بازاری جایداد متنازعہ کے نالش تقسیم متعلق نہین ہے اور عدالت کو ہر ایسے مقدمہ مین تعداد محنتانہ کی مقرر کرنا چاہئے -

مقدمہ شفع مین جبکہ عدالت یہہ تجویز کرے کہ واقعی قیمت جایداد مبیعہ کی قیمت مندرجہ

بمقابلہ اوسکے کم ہے اور مدعیکا دعوی معہ خرچہ ڈگری کرے تو محنتانہ وکیل مدعیکا واقعی قیمت
جایداد مجوزہ عدالت پر لگانا چاہیئے - دیکھو مقدمہ دیبی سنگہ بنام مہوپ سنگہ انڈین لا رپورٹ
سلسلہ الہ آباد جلد ا صفحہ ۷۰۹ -

دفعہ ۲۸ - کوئی قول و قرار درمیان کسی پلیڈر یا مختار یا ریونیو ایجنٹ کے اور اوس
شخص کے جو اوسکو اپنی طرف سے متعلق کرے یا اوس سے کام لے بابتہ تعداد یا طریقہ ادا کرنے
اجر کل یا جزو کسی کارگذاری گذشتہ یا آیندہ یا بابتہ زر معاوضہ محنتانہ یا خرچہ یا اوسکے اخراجات
متعلقہ اوس خدمت کے جو ایسے پلیڈر یا مختار یا ریونیو ایجنٹ نے انجام دی یا آیندہ
انجام دینے والا ہو جائز نہوگا الا اوس صورت مین کہ وہ قول و قرار ضبط تحریر مین آوے اور
اوسپر اقرار کرنیوالے کے دستخط ثبت ہون اور وہ تاریخ تحریر سے پندرہ روز کے اندر عدالت
ضلع یا کسی ایسی عدالت مین داخل کیا جاوے جسمین کوئی جزو اوس خدمت کا جسکی بابتہ وہ قرار کیا
گیا تہا ادا کیا جاوے یا ادا ہونیوالا ہو -

شرح - منشا دفعہ ہذا کا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص قانون پیشہ کسی طور پر اپنے موکل کی
ناواقفیت یا سیدہی پن کیوجہہ سے فائدہ ناجائز حاصل نکرے اور بصورت عدم اتفاقی معاہدہ
بابتہ ادائے محنتانہ وغیرہ مابین موکل اور اوسکے مشیر قانونی کے عمل مین آنیکے موکل کو معاہدہ
سے انکار کرنیکا بیجا موقع نملے -

بمقدمہ جادو ناتہہ دت بنام رشد علی ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۵۰ تجویز ہوئی کہ بصورت عدم
موجودگی کسی معاہدہ کے نالش وکیل بابتہ لقایا محنتانہ مین عدالت محنتانہ مناسب کی تشخیص
کرنے مین موافق اوس دستور العمل کے عمل کریگی جو نسبت خرچہ مابین فریقین کے تشخیص کرنیکے
لئے رائج ہو -

بمقدمہ ڈکاپٹ ٹامس ٹہٹا چارلو بنام کاجا سیتا مطبوعہ رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۲
صفحہ ۲۶۵ تجویز ہوئی کہ جبکہ وکیل نے پیروی نالش جو اپنے ذمہ لی تو وہ اوسکی پیروی

کرنیکا پابند ہے اور بصورت عدم موجودگی کسی خاص معاہدہ کے تا اختتام نالش اپنے محنتانہ کی نالش نہین کرسکتا بجز اوس صورت کے کہ موکل نے اوس سے قطع تعلق کرلیا ہو۔

بمقدمہ پرشرام بنام ہیراسن انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۱۲ یہہ تجویز ہوئی کہ جب وکالت نامہ کے ساتھہ موکل اپنے وکیل کے حق مین انعام یتر یا معاہدہ زبانی خواہ تحریری اسبات کا کرے کہ بصورت مقدمہ اوسکے حق مین فیصل ہونیکے سوائے محنتانہ ضابطہ کے موکل اپنے وکیل کو شکرانہ دیگا تو ایسا انعام یتر یا معاہدہ ناجایز نہین ہے۔

جبکہ مدعا علیہ نے نالش مفلسی کرنیکی اجازت کی درخواست منجانب مدعی دیگئی اور مدعا علیہ مذکور نے اپنی وکلا سے معاہدہ کیا کہ بصورت درخواست اجازت نالش مفلسی مذکور نامنظور ہوجانے کے مدعا علیہ مذکور وکلا کو اور محنتانہ موافق تعین دعوی کے ادا کریگا تو تجویز ہوئی کہ یہہ معاہدہ جایز تہا اور چونکہ درخواست مذکور نامنظور ہوگئی اسلئے وکلا مستحق پانے پور محنتانہ کے ہوگئے دیکہو رام کانتہ نندی بنام شب نندرای کلکتہ لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۲۶۔

بمقدمہ راما بنام کنجی انڈین لارپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۷۵ یہہ تجویز ہوئی کہ ازروی ایکٹ ہذا وکیل نالش دلاپانے محنتانہ کرنے سے جبکہ کوئی معاہدہ تحریری نہو منسوع نہین ہے۔

ایک نالش مین جو منجانب ایک وکیل کے بمقابلہ اوسکے موکل کے بغرض نفاذ ایک اقرار کے تہی جسکی رو سے وکیل کو بہت سے روپیہ معہ ایک حصہ جایداد متنازعہ کی بابتہ اوسکی خدمات کے دیا جانا قرار پایا تہا تجویز ہوئی کہ ایسا اقرار اوس معاہدہ سے بالکل مختلف ہے جو مابین عام اشخاص کے ہو اور اوسکے نافذ کرنے سے پہلے عدالت کو مناسب ہے کہ مدعی سے معاملہ کے نیک نیت ہونیکا اور نیز اس امر کا کہ کسی قسم کا بیجا فایدہ موکل سے نہین لیا گیا صاف اور پورا ثبوت لیوے اور ایسے مقدمہ مین اقرار نامہ ہی کو نہین بلکہ کل قراین اور مطلب معاملہ کو دیکہنا چاہیے۔ دیکہو نتہو لعل بنام بدری پرشاد رپورٹ ہائی کورٹ

ممالک مغربی و شمالی جلد ا صفحہ ا -
اگر ظاہر سے یہہ امر طے ہوگیا ہے کہ بیرسٹر صاحبان جنکا نام ہائی کورٹ مین بطور ایڈوکیٹ کے درج ہوگئے ہین نسبت محنتانہ کے معاہدہ نہین کر سکتے اور نہ واسطے ولا پانے اپنے محنتانہ کے دعوی کر سکتے ہین - دیکہو اچہم پرتم بآت چیر پاکنہ ہمو بنام کلینز اَنڈ لار رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۳۸ - اور اسمیٹہ بنام کینشی لال رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۳ صفحہ ۸۳ -

نالشن ہربنا رقعہ بابتہ شکرانہ کے جو بعد طے ہونے شرایط محنتانہ وکیل کے اور بعد تقرر وکیل کے دیا گیا تہا قابل قایم رہنے کے نہین ہے از آنجا کہ واسطے معاہدہ مندرجہ رقعہ کے کچہہ بدل یعنی معاوضہ نہ تہا - دیکہو تولر بنام لشن کنور مطبوعہ رپورٹ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۳ صفحہ ۲۵ -

دفعہ ۲۹ - جب کوئی مقدمہ واسطے جز التعمیل کرانے ایسے قول وقرار کے رجوع کیا جاوے اگر ثبوت اس بات کا کہ وہ قول اقرار منصفانہ اور معقول ہے نہ دیا جائے تو عدالت مجاز ہے کہ اوسکی روسے جو تعداد واجب الادا ہو اوسکو کم کردے یا یہہ حکم دے کہ وہ قول قرار فسخ ہوکر تمام رسوم اور محنتانہ اور خرچہ اور اخراجات متعلقہ خدمت انجام دادہ اوسی طرح دریافت کئے جائین کہ گویا اونکی بابت کوئی ایسا قول وقرار نہین ہوا تہا -

شرح - یہہ دفعہ بہی اسی غرض سے موضوع ہوئی ہے کہ سیدہی بہکجنت اور ناواقف موکلونکی حفاظت کیجاے اور اونکو مضرت پہونچانہ پہونچے اور اس غرض کے پورا کرنیکے لئے عدالت مجوزہ کو یہہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر ثبوت اس باتکا کہ قول وقرار بنا یدعوی منصفانہ اور معقول ہے نہ دیا جائے - تو عدالت مجاز ہے کہ اوسکی روسے جو تعداد واجب الادا ہو اوسکو کم کردے یا یہہ حکم دے کہ قول وقرار مذکور فسخ ہوکر تمام رسوم اور محنتانہ وخرچہ وغیرہ اوسی طور پر تحقیق کئے جائین کہ گویا اونکی نسبت کوئی ایسا

قبول و قرار نہین ہوا تھا ۔

دفعہ ۳۰ ایسا اقرارنامہ مانع درپیشی کسی اور مطالبہ زاید کا ہوگا جو صرف سے پلیڈر یا مختار یا رونیو ایجنٹ کے بار زیادہ شرایط مندرجہ اقرارنامہ نسبت کسی ملازمت یا محنتانہ یا خرچہ یا اخراجات متعلقہ انجام دہی اور تکمیل اوس خدمت کے جسکی بابتہ اقرارنامہ لکھا گیا تھا سواے ایسی ملازمت یا محنتانہ یا خرچہ یا اخراجات کے (اگر کچھہ ہون) جو بالتصریح اقرارنامہ مین مستثنی کیے گئے ہون کیا جاے ۔

دفعہ ۳۱ ۔ اگر ایسے اقرارنامہ مین یہہ شرط ہو کہ پلیڈر یا مختار یا رونیو ایجنٹ کسی غفلت کا جوابدہ نہ ہوگا تاکہ وہ کسی ذمہ داری سے بری رہیگا جو ان صورتوں مین بحیثیت پلیڈر یا مختار یا رونیو ایجنٹ ہونیکے اوسکے ذات سے لایق ہوتی تو ایسی شرط محض ناجایز ہوگی

باب

تاوانات

دفعہ ۳۲ ۔ ہر شخص جو خلاف شرایط دفعہ ۱۰ یا ۲۰ کے کسی عدالت یا سرشتہ مال مین اپنا پیشہ اختیار کرے اس بات کا مستوجب ہوگا کہ بموجب حکم اوس عدالت یا اوس عہدہ دار کے جو اوس سرشتہ کا افسر ہو کسی قدر جرمانہ دے جو مالیت مین اوس اسٹامپ کے دہ گونہ سے زیادہ نہو جو اس ایکٹ کے بموجب اوس سارٹیفکٹ کے لیے مقرر کیا گیا ہے جسکے اعتبار سے وہ عدالت یا سرشتہ مذکور مین اپنا پیشہ اختیار کرتا اور درصورت عدم ادا جرمانہ مذکور کے کسی میعاد تک جیلخانہ دیوانی مین قید رہنے کے لایق ہوگا جو چھہ مہینے سے زیادہ نہو ۔

اور اس بات سے متعذر رہیگا کہ واسطے وصول یا جاری کرانے اپنے حق کفالت نسبت کسی محنتانہ یا انعام بابت یا متعلق کسی ایسی فعل یا صرف زر کے جو اوسنے بحیثیت ایسے پلیڈر یا مختار یا رونیو ایجنٹ ہونے کے اوس زمانہ مین کیا ہو جب وہ ہر دو دفعات متذکرہ

صدر مین سے کسی دفعہ کی شرائط سے انحراف کرتا یا تنہا نالش رجوع کرے -

شرح - الفاظ ہر شخص مندرجہ دفعہ ۳۲ مین اشخاص بیرونی اور نیز وہ شخص شامل ہین جنکو باضابطہ سند ملی ہوا اور جنکا نام بطور مختار مندرج ہوا ہو مگر جنہون نے اپنا سارٹیفکٹ نہ لیا ہو - جب کوئی شخص جسکو حسب ضابطہ سارٹیفکٹ نہ ملا ہوا اور جسکا نام بطور مختار مندرج فہرست نہوا ہو برابر وہ بطور وجہہ معاش وہ خدمات اور اختیارات عمل مین لاتا رہے جنکو عالی کورٹ نے قاعدہ ۵ مرتبہ حسب احکام ایکٹ اشخاص قانون پیشہ کی خدمات و اختیارات مختار قرار دیا ہے تو بطور مختار کے کام کرتا ہے اور از روے دفعہ ۳۲ - ایکٹ مذکور کے مستوجب جرمانہ ہے - گرہر نراین اگرچہ اوسکو سارٹیفکٹ مختاری کا نہین ملا تہا تاہم اوسکی یہہ عادت تہی کہ اون اشخاص کیطرف سے عدالتہا سے دیوانی مین وکلا مقرر کرتا تہا اور اونکو مقدمہ سمجہاتا تہا جو اوسکو ماہواری تنخواہ بابتہ اس پیروی کے دیا کرتے تہے ایک کارروائی مین جو مقابلہ اسپر حسب ایکٹ اشخاص قانون پیشہ کی گئی تہی گرہر نراین نے یہہ بیان کیا ہے مفصل سے سرکاری چٹہی کسی شخص کے پاس سے آتی ہے اور مین اوسکی طرف سے کارروائی کرتا ہون اور وہ وکالت نامہ اپنے چٹہی کے ساتہہ بہیج دیتا ہے مجکو ماہواری تنخواہ وہ شخص دیتا ہے جو مجکو نوکر رکہتا ہے ہر شخص جسکا مین نوکر ہون مختلف خاندان کا آدمی اور مختلف گانون باشندہ ہے تجویز ہوئی کہ گرہر نراین حسب دفعہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی نہ ملازم خانگی نہ مختار مقبولہ اون اشخاص مین سے کسیکا تہا جو اوس سے کام لیتے تہے اور اسلئے حسب دفعہ ۳۲ - ایکٹ اشخاص قانون پیشہ کے مختاری کرنیکی بابتہ مستوجب جرمانہ ہے - یہہ بہی تجویز ہوئی کہ بلحاظ اوس عدالت کے جسمین گرہر نراین نے پیروی کی یہہ الفاظ مندرجہ دفعہ ۳۲ کہ جرمانہ جو اوس تعداد اسٹامپ کے دس گونہ سے زیادہ نہو جو حسب ایکٹ ہذا ایسی عدالتون میں پیروی کرنیکے لئے اوسکی سارٹیفکٹ کے واسطے درکار ہے مساوی ان الفاظ کے ہے کہ جرمانہ جو

مبلغ ۵۰۰ سے زیادہ نہو" دیکھو تصدق حسین بنام گریہرزاین انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۶۔

نیز دیکھو خلاصہ نظیر بمعاملہ درخواست گنگا دیال وغیرہ زیر دفعہ ۳۱ ایکٹ ہذا۔

دفعہ ۳۳ — ہر پلیڈر یا مختار یا ریونیو ایجنٹ جو اپنے سارٹیفکٹ حسب حکم دفعہ ۲۶ کے حوالہ کرنے میں قصور کرے اسبات کا مستوجب ہوگا کہ عند الصدور حکم اوس عدالت یا حاکم کے جسکو یا جسکے حکم کے بموجب سارٹیفکٹ حوالہ کرنا ضرور ہو کسیقدر تاوان دے جو ۵۰ روپے سے زیادہ نہو اور درصورت عدم ادائے تاوان کے کسی میعاد تک محبس دیوانی میں قید رہے جو تین مہینے سے زیادہ نہو۔

دفعہ ۳۴ — ہر پلیڈر یا مختار یا ریونیو ایجنٹ جو اس ایکٹ کے احکام کے مطابق معطل یا معزول کیا گیا ہو اور جو حالت معطلی میں یا اپنے معزولی کے بعد کسی عدالت یا سررشتہ مال میں بحیثیت پلیڈر یا مختار یا ریونیو ایجنٹ کام عمل میں لائے اس بات کا مستوجب ہوگا کہ بطبق صدور حکم عدالت یا عہدہ دار افسر سررشتہ مذکور کے کسی قدر تاوان دے جو ۵۰۰ روپے سے زیادہ نہو اور درصورت عدم ادائی جرمانہ کسی میعاد تک جیلخانہ دیوانی میں قید رہے جو چھ مہینے سے زیادہ نہو۔

دفعہ ۳۵ — ہر حکم جو دفعہ ۳۲ خواہ دفعہ ۳۳ خواہ ۳۴ سے متعلق ہو لایق نظر ثانی حکام ہائی کورٹ کے ہوگا بشرطیکہ وہ حکم کسی عدالت ماتحت کی تجویز سے صدور پایا ہو اور اگر کسی عہدہ دار ماتحت حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کی تجویز سے صادر ہوا ہو تو حاکم اعلی نگرانی صیغہ مال کی نظر ثانی کے لایق ہوگا۔

دفعہ ۳۶ — جو شخص جرایم ذیل میں سے کسی جرم کا مرتکب ہو یعنی۔

(الف) کسی شخص قانون پیشہ سے بغرض متعین ہونے یا آیندہ متعین کئے جانے اوسکے کسی کام قانونی میں کوئی حق طلب یا حاصل کرے۔

(ب) منجملہ اُس زر اجرت کے جو بغرض انجام ایسے کام کے شخص قانون پیشہ کو ادا یا حوالہ کیا گیا ہو یا جسکی ادا یا حوالہ کرنیکا اقرار ہوا ہو اپنے لئے کچھہ حق رکہلے ۔

(ج) قانون پیشہ ہو کر اپنے یا کسی اور شخص قانون پیشہ کے کسی کام قانونی پر متعین کرانے کے لئے یا متعین کرا کے کسی طرح کا حق پیش یا حوالہ کرنے یا اوسکے رکہہ لئے جانے پر راضی ہو تو ایسا شخص کسی میعاد تک قید محض کی سزا پانیکا مستوجب ہوگا جو چہہ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کا تا حد [illegible] یا دونوں سزاؤن کا سزاوار ہوگا ۔

شرح مطلب اس دفعہ کا یہہ ہے کہ وہ خراب اور ناجائز طریق عمل یعنی دلالی مقدمات جس سے کہ بے ایمانی اور دغابازی کو ترقی اور موکلون کو بالعموم اور وکلا کو بالخصوص نقصان پہونچتا ہے نیست و نابود ہو جاوے ۔ دلالی مقدمات کی اسطور پر ہوتی ہے کہ بعض دلال اشخاص جنکے لئے اور کوئی ذریعہ جائز معاش کا نہیں ہے سریع الاعتقاد و ناواقف اہل مقدمات کو باتیں بنا کر اپنے ساتھ کسی شخص قانون پیشہ کے پاس لیجاتے ہیں اور وہ شخص قانون پیشہ اوس دلال کو ایک جزو اپنے محنتانہ مقدمہ سے جو معرفت دلال مذکور کے آیا ہے دیتا ہے اس دفعہ ایکٹ ہذا کا ہمارے اشخاص قانون پیشہ پر بہت اچھا اثر ہوا اور اس دفعہ کی وجہہ سے گو دلالی مقدمات قطعی طور پر موقوف نہیں ہوئی ہے مگر یہہ بالیقین کہا جا سکتا ہے کہ جب سے ایکٹ ہذا کا نفاذ ہوا ہے تب سے بہت کم ہو گئی ہے اور امید کیجاتی ہے کہ رفتہ رفتہ بالکل معدوم ہو جاویگی ۔ ایکٹ ہذا کے نفاذ سے پہلے ہمارے عالی کورٹ ممالک مغربی و شمالی نے بذریعہ سرکلر چٹھی نمبر ۹ [illegible] یہہ ہدایت کی ہے کہ ہر عدالت میں اشتہار آویزان کیا جاوے اور اوسمین موجودگی اشخاص دلالان مقدمات سے آگاہ کر کے اپیلانٹان کو یہہ فہمائش ہو کہ جب اپیل وکیٹ کو وہ اپنا مقدمہ سپرد کیا چاہیں تو بذات خود یا بذریعہ کسی ایسے دوست یا کارپرداز کے جس سے وہ بخوبی واقف ہون مقرر کریں

باب ۸

متفرقات

دفعہ ۳۷ - بنظر سہولت دریافت استعداد و لیاقت متذکرہ دفعات ۶ و ۷ و ۱۰ ایکٹ ہذا کے لوکل گورنمنٹ کو لازم ہے کہ وقتاً فوقتاً اغراض مذکور کے لئے اشخاص ممتحن مقرر فرماوے اور وقتاً فوقتاً امتحان کی تعمیل وغیرہ کے لئے قواعد منضبط کرے -

شرح - قواعد منضبط لوکل گورنمنٹ نسبت وکلا اور مختاران کے سرکلر نمبر ۵ ۱۸۸۶ء مطبوعہ ضمیمہ نمبر ۱ کتاب ہذا میں شامل ہیں اور قواعد نسبت ریونیو ایجنٹان کے سرکلر صاحبان بورڈ مال نمبر ۳ مد ۲ مطبوعہ ضمیمہ اوّل کتاب ہذا میں شامل ہیں -
نیز دیکھو نظیر مقدمہ تصدق حسین بنام گربہر نرائن زیر دفعہ ۳۲ - ایکٹ ہذا -

دفعہ ۳۸ - بحفاظت شرائط مندرجہ دفعات ۴ و ۵ و ۱۶ و ۲۷ و ۳۲ و ۳۶ کے کوئی عبارت اس ایکٹ کی اون ایڈوکیٹون اور وکلا اور اٹرنیون سے متعلق نہیں ہے جو اس ایکٹ کی دفعہ کے مطابق اوس فرمان شاہی کے جسکی رو سے وہ کورٹ خود موضوع ہوئے بھرتی اور درج فہرست کیا ہو یا اون مختارون سے جو ایسی عدالت میں پیشہ کرتے ہوں یا اون ایڈوکیٹون سے درج فہرست کئے گئے ہون -

دفعہ ۳۹ - جب کوئی شخص جسکے پاس سارٹیفکٹ مختاری حسب دفعہ ۷ اور سارٹیفکٹ ریونیو ایجنٹی حسب دفعہ ۱۸ موجود ہو اون دونون حیثیتون میں سے کسی حیثیت سے معطل یا موقوف ہو سکے تو یہ سمجھا جائیگا کہ وہ دوسری حیثیت سے بھی معطل یا موقوف کیا گیا جیسی صورت ہو -

دفعہ ۴۰ - باوصف احکام مندرجہ صدر کوئی وکیل یا مختار یا ریونیو ایجنٹ اس ایکٹ کے مطابق معطل یا موقوف نکیا جاویگا تاوقتیکہ اوسکو موقع پیش کرنے اپنے عذرات بریت کا بروبرو اوس حاکم کے جو اوسکو معطل یا موقوف کرے نہ دیا گیا ہو -

شرح - دیکھو نظیر معاملہ درخواست کرشنا لال ناگ اور نظیر بمعاملہ موتی لال گرشنا زیر دفعہ ۱۴ - ایکٹ ہذا -

دفعہ ۴۱ — (۱) ایسی ہائی کورٹ جسکا تقرر بذریعہ فرمان شاہی کے ہوا ہو مجاز ہے کہ وقتاً فوقتاً لوکل گورنمنٹ کی منظوری پہلے سے حاصل کرکے قواعد بابتہ لیاقت اور بھرتی کرنے اشخاص مناسب واسطے عہدہ ایڈوکیٹ عدالت کے مرتب کرے اور باتباع قواعد مذکور ایسے اور اُس قدر اشخاص کو بطور ایڈوکیٹ داخل فہرست کرے جو اوسکو مناسب معلوم ہوں

(۲) ہر ایڈوکیٹ جو اس طور پر داخل فہرست کیا جائے مستحق ہوگا کہ عدالت مذکور کے اجلاس مقدمہ کیطرف سے حاضر ہوکر اونکے لئے سوال وجواب یا عمل خواہ سوال وجواب اور عمل جو کچھہ عدالت اپنی قواعد کی رو سے تجویز کرے باتباع اون قواعد کے کرتا رہے۔

(۳) ہائی کورٹ مجاز ہے کہ کسی ایڈوکیٹ کو جو داخل فہرست ہوا ہو موقوف یا اپنا پیشہ کرنے سے معطل کردے۔

(۴) بشرطیکہ کوئی ایڈوکیٹ اس دفعہ کے مطابق موقوف یا معطل نکیا جائیگا تاوقتیکہ اوسکو اوس ہائی کورٹ کے روبرو جسنے اوسکو داخل فہرست کیا ہو موقع اپنی صفائی کی عذرات پیش کرنیکا ندیا گیا ہو اور اگر وہ عدالت چیف کورٹ پنجاب ہو تو تاوقتیکہ حکم ہائی کورٹ کا متضمن اوسکی موقوفی یا معطلی کے لوکل گورنمنٹ سے بحال نکیا گیا ہو۔

دفعہ ۴۲ — ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۴۶ع (متعلق ترمیم قوانین متعلقہ تقرر اور مختارنامہ وکلا عدالتہائے الیسٹ انڈیا کمپنی) اور ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۵۰ع (متعلق ترمیم قوانین متعلقہ وکلا عدالتہائے الیسٹ انڈیا کمپنی) اس تحریر کی رو سے منسوخ کئے گئے۔

ضمیمہ اوّل
قوانین منسوخہ
(متعلقہ دفعہ ۲)

کس قدر منسوخ ہوا	مضمون	نمبر اور سنہ
کل	بغرض ترمیم قانون وکلاء و مختاران	ایکٹ [illegible] سنہ ۱۸۶۵ع
جسقدر پہلے منسوخ نہیں ہوا	بغرض ترمیم ایکٹ مصدرہ سنہ ۱۸۶۵ع متعلقہ وکلاء و مختاران اور ریونیو ایجنٹان	ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۶۵ع
کل	بدین غرض کہ بعض احکام مندرجہ ایکٹ وکلاء و مختاران و ریونیو ایجنٹان مصدرہ سنہ ۱۸۶۵ع معہ ایکٹ ۲۹ سنہ ۱۸۶۵ع عدالت صدر ممالک مغربی و شمالی سے متعلق کرکے جائیں۔	ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۶۶ع
کل	بدین غرض کہ ریونیو ایجنٹان کو بنگالہ کے ممالک مشرقی میں منصف کی عدالتوں میں اپنا پیشہ کرنے کا اختیار بعض مقدمات میں دیا جاوے۔	ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۶۶ع
دفعات ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵	ایکٹ متعلقہ عدالت ہائے پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۶۵ع۔	ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۶۶ع

ضمیمہ دوم
مالیت اسٹامپ سارٹیفکٹ
(متعلقہ دفعہ ۲۵)

قسم ۱

اُس سارٹیفکٹ کے لئے جس میں دارندہ کو پلیڈر کا پیشہ کرنے کا اختیار دیا گیا حسب تفصیل ذیل۔

(الف) ہائی کورٹ اور کسی عدالت ماتحت کے لئے ... ... صہ

(ب) کسی بلدہ پریزیڈنسی کی عدالت مطالبہ خفیفہ کے لئے ... ... صہ

(ج) باقی جملہ عدالتہائے ماتحت کے لئے ... ... صہ

(د) جج ہائے ماتحت اور منصف اور اسسٹنٹ کمشنر اور ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور تحصیلدار کی عدالتون اور اون عدالتہائے مطالبہ خفیفہ کے لیئے جو بیرون بلاد پریزیڈنسی ہون اور تمام عدالتہائے فوجداری ماتحت عدالت ہائی کورٹ کے واسطے ... ... صہ

(ہ) عدالت منصفی اور ہر ایک عدالت دیوانی یا فوجداری مرافعہ اولی کے لئے جسکا ذکر خاص اسسے پہلے نہ آیا ہو ... ... صہ

قسم ۲

اُس سارٹیفکٹ کے لئے جس مین دارندہ کو مختاری کا پیشہ کرنیکا اختیار دیاگیا ہو حسب تفصیل ذیل ہے

(و) ہائی کورٹ اور کسی اور عدالت ماتحت کے لئے ... صہ

(ز) بلدہ پریزیڈنسی کی کسی عدالت مطالبہ خفیفہ کے لئے ... ... صہ

(ح) باقی ہر عدالت ماتحت کے لئے ... ... صہ

(ط) جج ہائے ماتحت اور منصفون کی عدالتون اور اسسٹنٹ کمشنر اور ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور تحصیلدارون کے سرشتون اور بیرون بلدہ پریزیڈنسی کی عدالتہائے مطالبہ خفیفہ اور تمام عدالتہائے فوجداری ماتحت عدالت ہائی کورٹ کے لئے ... ... صہ

(ی) عدالت منصفی اور ہر ایک عدالت دیوانی یا فوجداری مرافعہ اولی کے لئے جسکا تذکرہ خاص اس سے پہلے نہین ہوا ہے ... ... صہ

قسم ۳

...یلنٹ کے لیے جسمیں دارندہ کو ریونیو ایجنٹ کا پیشہ کرنے کا اختیار دیا

...سب تفصیل ذیل ۔

(...) حاکم اعلیٰ نگرانی صیغہ مال کے سررشتہ اور اسکے ماتحت کے ہر سررشتہ مال کے لئے ... عـــہ

(...ل) صاحب کمشنر کے سررشتہ اور اسکے ماتحت کے ہر سررشتہ مال کے لئے ... عـــہ

(...م) صاحب کلکٹر کے سررشتہ اور اسکے ماتحت کے ہر سررشتہ مال کے لئے ... صـــہ

تمام شد

night oil' that I have been able to bring out this work. The language of this book has been kept as simple, intelligible and precise as was possible, consistent with the preservation of Urdu idiom, and I have spared no pains to make it a readable one.

In preparing this work I acknowledge with thanks the material help I received from Broom's 'Commentaries on the Common Law of England,' 'Hints on Advocacy' by Harris, 'Criminal Law of the Bengal, Presidency', 2nd edition, vol. I by the Hon'ble George Knox, Sergeant Ballantyne's 'Some experiences of a barrister's life,' and 'Curiosities of Oratory and Orators'; and although it would appear presumptuous on my part to lay any claim to originality, this much I dare to say that more than half the matter of this book is the outcome of my own experience and reflection. I take this opportunity of expressing my sincere thanks to Lala Baij Nath B. A., now Sub-Judge of Aligarh, who was the first to suggest to me to undertake the preparation of this work and without whose kind suggestion the idea of preparing and publishing this book would have never entered my mind. I have also to thank Mr. R. S. Aikman M. A., C. S., District and Sessions Judge of Mainpuri, for some very useful suggestions and for the encouragement he has given me while the work was in progress.

Last, though not the least, my best and sincerest thanks are due to the Hon'ble Messrs. Douglas Straight, and W. Tyrrell, two of the Judges of Her Majesty's High Court of Judicature for the N.-W. P. who take a deep interest in all that relates to the improvement of the administration of justice in this country, for the encouragement they have given me by lending to this work the prestige of their honoured names.

G. K. D.

dum of appeal as well as suggestions as to arguing a case on the part of the appellant and the respondent respectively. And the XI and last chapter deals in a concise manner with the necessary qualifications and duties of a pleader. To add to the utility of the work I have affixed at the end of it an appendix containing all circulars of the N.-W. P. High Court relating to legal practitioners and the Legal Practitioner's Act (XVIII of 1879) with notes of rulings up to date. This book neither pretends to be an exhaustive or learned work on the subject of advocacy nor professes to help those experienced native legal practitioners who have sufficient light of their own to guide themselves and who from their actions show that they know much more than what is contained in this little book, the object of which is simply to help the inexperienced native members of the bar and to save them from committing serious blunders in the exercise of their noble profession. It was desirable that such a work should have been published by one with greater advantages and longer experience in the Indian Courts, as well as higher legal and professional attainments than the writer, but finding no inclination on the part of such a one to bring out the desired work, I have, though conscious of my short-comings, and in spite of my insufficient experience of only eleven years, come forward to supply in some measure the long-felt want, and in doing so I have acted on the principle that, 'a little light is better than no light at all'. I hope that the learned gentlemen of the bench and the bar will kindly countenance my undertaking and will highly oblige me by communicating to me any errors or impropriety of language or sentiment that they may discover, as well as any suggestions for the improvement of the book in the event of its reaching a second edition. As any one conversant with judicial life will understand that the pressure of my current duties has left me little spare time, and it was only by burning much 'mid-

the qualifications and duties of pleaders in general will not only prove useful to inexperienced native legal practitioners but will also in some measure tend to check verbosity and the introduction of irrelevant matter into judicial proceedings, and conduce to the economy of public time and money, I have ventured to bring out, though with great diffidence, this treatise in Urdu on this most important subject. The arrangement of this work is as follows :—

CHAPTER I introduces the subject of advocacy and contain some remarks on the explanation of the Urdu word 'Vakil', and the sense in which it is used in this book. In Chapter II, which treats of the conduct of a case for the plaintiff, directions are given for the framing of a plaint as well as for the opening speech of the plaintiff's pleader, and the law relating thereto has been given and explained in detail. Chapter III treats of the conduct of a case for the defendant and contains hints for the framing of written statements, and the best way of arguing a case for the defendant. Chapter IV contains hints for arguing a case for the plaintiff after the case for the defence has been closed, technically called the "plaintiff's reply." Chapter V, which treats of the conduct of a case for the prosecution, contains directions for the frame of a petition of complaint, the methods to be observed in conducting such a case, the distinction between the duties of a pleader for the prosecution and one for the accused, definitions of several terms used in criminal cases, and the mode of arguing a case for the prosecution. Chapter VI, which treats of the conduct of a defence in a criminal trial, contains hints for the defence of an accused person as well as the manner of arguing a case for the accused. Chapters VII, VIII and IX treat of the modes of examining, cross-examining and re-xamining witnesses. Chapter X, which treats of the conduct of an appeal case for the appellant and the respondent respectively, contains full directions for framing a memoran-

PREFACE.

It has frequently been remarked that although works on the important subject of Advocacy exist in English, no similar treatise has yet appeared in Urdu. Although the English works are rich in principles and in practical precepts, they are written for English practitioners, practising in English before English Courts, and have very little applicability to the Courts of this country, in the great majority of which Urdu is and is likely to remain the court language. The want of such a work has long been keenly felt, as well by legal practitioners at the outset of their career, as by Police officers and others who are sometimes called on to conduct prosecutions.

There being no school of, or lectures on, Advocacy as applied to the practice of the Courts in India, the newly passed pleader has, in the words of an able writer on the subject " to find his way as he best can, very often to the sacrifice of important interests and at the cost of many unfortunate clients." It is of course vain to expect that a work like the present can supply that readiness and quickness in seizing the points of a case, which can only be gained by practical experience at the bar. But the writer trusts that it may be found useful by young pleaders in saving them from mistakes which they might otherwise commit, and also in preventing them from acquiring faults of manner and style, which they might afterwards find it hard to get rid of. Believing then that a work in Urdu containing practical suggestions on the conduct of the case for the plaintiff and the defendant respectively, on the management of a criminal prosecution and the defence of an accused person, on the examination, cross-examination, and re-examination of witnesses, on the conduct of an appeal case for the appellant and respondent respectively, and on

TO

THE HON'BLE Mr. DOUGLAS STRAIGHT

AND

THE HON'BLE Mr. W. TYRRELL

PUISNE JUDGES OF HER MAJESTY'S HIGH COURT OF

JUDICATURE FOR THE NORTH WESTERN

PROVINCES OF INDIA.

THIS WORK IS,

WITH PERMISSION,

DEDICATED AS A TOKEN OF RESPECT

AND GRATITUDE.

MIRROR OF ADVOCACY
IN URDU

Containing practical suggestions on the conduct of cases Civil and Criminal, on the Examination, Cross-examination and Re-examination of witnesses, and on the qualifications & duties of pleaders in general, to which is appended the Legal Practitioner's Act (No. XVIII of 1879) with Notes of Rulings up to date, and all Circulars of the N.-W. P. High Court relating to Legal Practitioners

BY

PANDIT GIRRAJ KISHOR DATT,

MUNSIF OF ETAH,

Author of an annotated 'Translation from English into Urdu of Colebrooke's Mitakshara and an abstract of Rulings on Hindu Law,' 'Digest of Criminal Rulings in Urdu from 1862 to 1885' and 'Digest of Privy Council judgments (in English) from 1873 to 1887.'

Agra:

PRINTED AT THE "ORNAMENTAL JOB PRESS."

1889.

[illegible] Rs. [illegible]